﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 23 | جمعۃ المبارک 09 دسمبر 2016ء | 08 ربیع الاوّل 1438ھ ہجری قمری ❁ 09 فتح 1395 ہجری شمسی | شمارہ 50

بیماری کا علاج کرو

حضرت اسامہ بن شریکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ہم علاج معالجہ کیا کریں؟ تو آپؐ نے فرمایا: بیماری کا علاج ضرور کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے دوا مقرر کی ہے، کوئی اسے جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ حرام کو چھوڑ کر ہر دوا استعمال کرو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی الرجل یتداوی حدیث نمبر: 3357 و باب الادویۃ المکروھۃ حدیث نمبر: 3376)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

(حقیقت یہ ہے) کہ حضرت عیسیٰ بھی اپنے دوسرے نبی بھائیوں کی طرح وفات پا گئے ہیں اور ان میں شامل ہو گئے ہیں۔ وہ فوت شدہ ہیں اور یوم البعث تک دنیا کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

’’پس اے نوجوانو! بیدار ہو جاؤ۔ تعلیم قرآن سے تم کتنے دور ہو (حقیقت یہ ہے) کہ حضرت عیسیٰ بھی اپنے دوسرے نبی بھائیوں کی طرح وفات پا گئے ہیں اور ان میں شامل ہو گئے ہیں جیسا کہ تم خیر المرسلین کی احادیث میں پڑھتے ہو۔ کیا تم نے سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں پڑھا ہے کہ آپؐ آسمان میں مرنے والوں سے علیحدہ ایک حجرے میں مقیم ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ فوت شدہ ہیں اور یوم البعث تک دنیا کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ جس شخص نے اس کے خلاف عمداً کچھ اور کہا تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو قرآن کا انکار کرتے ہیں سوائے اُن لوگوں کے جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ پس وہ لوگ اپنے رب کے نزدیک معذور ہیں۔ اور قرآن گواہی دیتا ہے کہ آپ (عیسیٰؑ) قیامت کے روز فرمائیں گے کہ مجھے اپنی امّت کے مرتد ہو جانے کا قطعی علم نہیں اور نہ ہی مجھے اس بات کا علم ہے کہ انہوں نے مخلوق کے رب کو چھوڑ کر مجھے معبود بنا لیا ہے۔ آپ اپنے آپ کو نصاریٰ کے بگاڑ اور ان کے گمراہی میں پڑنے کے متعلق علم رکھنے سے بَری قرار دیں گے۔ اگر انہوں نے قیامت سے پہلے نازل ہونا ہوتا تو آپؑ کی شان کا تقاضا تھا کہ آپ اللہ کے حضور سچ بات کہتے جیسا کہ یہ ابرار کا طریق بلکہ رسالت و امامت کا لباس ہے۔ پھر یہ کیسے گمان کیا جا سکتا ہے کہ آپؑ جھوٹ اختیار کریں اور اخفاء شہادت کے جرم کے مرتکب ہوں گے اور یہ کہیں گے کہ اے میرے رب میں دنیا کی طرف واپس نہیں گیا اور نہ مجھے میری امت کے حالات کا کچھ علم ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے میرے بعد کیا کیا۔ پس یہ ایسا جھوٹ ہے جس سے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ [امام بخاری نے مغیرہ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ (قیامت کے دن) لائے جائیں گے اور انہیں پکڑ کر بائیں جانب لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میرے صحابہ ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ تُو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کچھ کیا۔ تو میں وہی کچھ کہوں گا جو ایک عبد الصالح (یعنی عیسیٰ) کہے گا کہ میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پس جب تُو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ہی ان پر نگران رہا۔ اور اسی طرح توفّی کے معنی کے متعلق امام بخاری نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مُتَوَفِّیْکَ کے معنی مُمِیْتُکَ یعنی ’’میں تجھے وفات دوں‘‘ گا کے ہیں۔ منہ] اور اگر ہم فرض کر لیں کہ وہ ایسی باتیں کہے گا اور اللہ ذوالجلال کے سوال کرنے پر دنیا میں اپنے واپس جانے کے زمانے کو عمداً چھپائے گا اور اپنی امت کے کفر پر مطلع ہونے کی حقیقت اور ان کی گمراہی کی راہ پر مصر رہنے کو مخفی رکھے گا تو بلاشک اللہ اس سے کہے گا کہ اے عیسیٰ! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو میری عزت اور میرے جلال سے نہیں ڈرتا۔ اور میرے سوال کرنے پر میرے روبرو جھوٹ بولتا ہے۔ کیا تو اپنی واپسی کے وقت دنیا میں نہیں گیا تھا اور کیا تو اپنی امت کے شرک سے آگاہ نہیں ہے۔ کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے تجھے معبود بنا لیا وہ تمام ممالک میں پھیل گئے اور عمدہ گھوڑوں کی طرح ہر بلندی سے دوڑے چلے آئے اور تو نے ان سے جنگ کی ہے اور اپنی کوشش اور طاقت سے ان کی صلیب توڑی ہے۔ پھر اب تو اپنے نزول سے انکار کر رہا ہے۔ پس تیرے کذب اور افترا نے مجھے حیران کر دیا ہے۔

پس خلاصہ کلام یہ کہ تمہارا رفع عیسیٰ کے بارہ میں قول باطل اور دین کے لئے مضر ہے گویا یہ (دین کا) قاتل ہے۔ اور تم کہتے ہو کہ رفع کا لفظ قرآن میں موجود ہے۔ ہاں موجود تو ہے لیکن اس کے معنی مُتَوَفِّیْکَ کے لفظ سے مشہود ہیں بلکہ آیت کے تمام کلمات رفع روحانی پر شاہد ہیں۔ کیا تم کتاب کے کچھ حصہ پر ایمان لاتے ہو اور کچھ کا انکار کرتے ہو۔ کیا یہ تمہارا اسلام ہے یا کفر اور عناد؟ یا تم اللہ کی کتاب کو یہودیوں کی طرح بدلنا چاہتے ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مُتَوَفِّیْکَ کا لفظ رفع کے لفظ سے پہلے آیا ہے اور قرآن میں موجود ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم رعایت ترتیب کو چھوڑتے ہو اور اسے اختیار کرتے ہو جو تمہارے لئے نقصان دہ ہے۔ اور تم اس سے اعراض کرتے ہو جو تمہیں نفع پہنچاتا ہے اور حدود سے تجاوز کرتے ہو۔ کیا اللہ نے تمہیں قرآن کے معنی میں تحریف کرنے سے منع نہیں فرمایا اور کیا یہ نہیں کہا تم شیطان کی راہوں کی اتباع نہ کرو؟ اور اللہ کی قسم! ہاں اللہ کی قسم!! تمہیں صرف اور صرف تعصب اور عناد نے حق سے ہٹایا ہے اور تم نے فساد کبیر کو یوں سمجھا ہے کہ گویا اسی سے فساد رفع ہو گا۔ اور تم مجھے کہتے ہو کہ تو نے اہل قبلہ کی تکفیر اور خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی مخالفت کی ہے۔ واہ سبحان اللہ! تم جلدی میں اپنے فتووں کو کیسے بھول گئے۔ جبکہ ہم نے نہ تو کبھی تکفیر میں جلدی کی اور نہ تحقیر میں پہل کی۔ کیا تم نے اس ملک اور اس کے آفاق اور گلی کوچوں اور بازاروں میں ہمیں کافر ٹھہرانے کی اشاعت نہیں کی؟ کیا تم فتووں کے پرچہ کو اور وہ جو تم کمال بے حیائی سے کہہ چکے ہو اور کہہ رہے ہو بھول گئے ہو؟ اور تم نے پوری کوشش کی کہ ہمارے عقیدہ کو توڑ دو اور ہمارے ارادہ کو باطل کر دو اور اسی طرح تم نے بیس بلکہ بیس سال سے بھی زیادہ عرصہ سے، ہر قسم کے منصوبے باندھے اور ہر نوع کے فتنے اختیار کئے اور میری ذات کے متعلق گالی گلوچ میں سے تم نے جو چاہا کہہ دیا۔ پھر تم نے اس کی غیروں اور دوستوں میں اشاعت کی۔ گویا تم مؤاخذہ اور حساب سے بَری ہو لیکن اللہ نے اُس نور کو مکمل کیا جسے تم بجھانا چاہتے تھے اور اس سمندر کو بھر دیا جس کے پانی خشک ہونے کی تم امید کرتے تھے۔ اور تم نے ہمارے لئے قحط زدہ زمین کی دعا دی لیکن اللہ نے ہمیں ربوہ [اللہ عزّوجلّ نے وَاٰوَیْنٰـھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ (اور ان دونوں کو ہم نے ایک مرتفع مقام کی طرف پناہ دی جو پُر امن اور چشموں والا تھا) کے الفاظ قرآن کریم میں ارشاد فرمائے ہیں اور جب اللہ نے مجھے مثیل عیسیٰ بنایا تو اس نے سلطنت برطانیہ کو میرے لئے امن و راحت کا ربوہ اور اچھا ٹھکانہ بنا دیا۔ پس سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو مظلوموں کی پناہ گاہ ہے اور تمام حکمتیں اور مصلحتیں اللہ کے لئے ہیں۔ کسی کی کیا مجال کہ وہ ایسے شخص کو اذیّت دے سکے جسے اللہ بچائے اور اللہ ہی سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے۔ منہ] اور سرسبز و شاداب وادی اور باغ میں پناہ دی۔ اور ہمیں وہ وہ نعمتیں، احسانات اور برکات عطا کیں جنہیں نہ تم نے اور نہ ہی تمہارے آباء و اجداد نے دیکھا تھا۔ کیا یہ افتراء کا صلہ ہے؟ کیا تم نے کسی زمانے میں بھی ایسا ہونے کی اطلاع پائی ہے؟‘‘

....(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 107 تا 111۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ) کی آواز۔ عالمی وحدت کا نشان

(نصیر احمد قمر)

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کے 124ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 28دسمبر 2015ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طاہر ہال بیت الفتوح لندن سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی ذرائع سے براہ راست اختتامی خطاب فرمایا۔اس موقع پر قادیان میں مختلف رنگوں اورنسلوں سے تعلق رکھنے والے اور مختلف زبانیں بولنے والے 19134افراد جمع تھے۔اس کے علاوہ بیت الفتوح لندن میں 5340افراد کا اجتماع تھا۔ایم ٹی اے کے ذریعہ آٹھ زبانوں میں براہ راست اس خطاب کے تراجم نشر ہو رہے تھے۔علاوہ ازیں قادیان میں جلسہ میں شامل افراد کے لئے ان کی کئی مقامی زبانوں میں بھی تراجم کا انتظام تھا۔حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج قادیان کا جلسہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور آج ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ نئی ایجادات کے ذریعہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے لئے مقدر تھیں تا کہ دنیا میں اکائی اور وحدت قائم ہو مجھے یہاں لندن سے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرما رہا ہے اور پھر صرف میں ہی نہیں بلکہ آپ جو یہاں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی اس میں شامل ہو رہے ہیں اور لندن میں بیٹھ کر قادیان کے نظارے کر رہے ہیں۔قادیان میں بیٹھے ہوئے لوگ لندن میں بیٹھے ہوئے احمدیوں کو دیکھ رہے ہیں۔پس یہ ٹیکنالوجی جو مسیح موعود کے زمانے میں شروع ہوئی اس میں روز بروز اضافہ اور جدت پیدا ہونا اور اشاعت اسلام کا کام ہونا اور وحدت کا قائم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے الٰہی کلام ہونے کی دلیل ہے۔یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اور چودہ سو سال پہلے کی گئی پیشگوئیوں کو بڑی شان سے پوری کر رہا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعہ سے بھی پیشگوئیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ کچھ آپ کے زمانے میں پوری ہوئیں، کچھ بعد میں پوری ہو رہی ہیں۔

آج ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہی حقیقی اسلام کا پتا چلا ہے۔اُس اسلام کا پتا چلا ہے جس کی تعلیم ہمیشہ جاری رہنے والی تعلیم ہے اور جس کا خدا وہ زندہ خدا ہے جو آج بھی اپنے چنیدہ بندوں سے کلام کرتا ہے۔آج بھی وہ خدا جو اسلام پیش کرتا ہے وہ خدا ہے جو اپنے بندوں کی رہنمائی کرتا ہے اور انہیں حق کے راستے دکھاتا ہے۔آج بھی وہ خدا اس فساد زدہ دنیا کے بندوں کی آہ و بکا سنتا ہے اور ان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ان کے غموں کو دور کرتا ہے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس کے سینکڑوں ہزاروں واقعات لکھے پڑے ہیں اور صرف تاریخ ہی نہیں بلکہ آج بھی حق کے متلاشیوں کو سچائی کی راہیں دکھاتا ہے۔

دنیا کی نئی ٹیکنالوجی کی وجہ سے فاصلے کم ہو گئے ہیں۔مہینوں کے سفر گھنٹوں میں ہونے لگے ہیں۔ہزاروں میل کے فاصلے کے باوجود سیکنڈوں میں ایک دوسرے کی آوازیں اور تصویریں ہمیں پہنچ رہی ہیں۔ایک دوسرے کے چہروں کے تأثرات اور جذبات کو لوگ دیکھ رہے ہیں۔لیکن یہ بھی ہے کہ جہاں نیکی ہے وہاں بدی بھی ہے۔جہاں نور ہے وہاں ظلمات بھی ہیں۔جہاں فرشتے ہیں جو نیکیوں کے پرچار کرتے ہیں تو وہیں شیطان بھی ہے جو برائی اور بے حیائی کو پھیلانے کی ترغیب دے رہا ہے بلکہ زیادہ پُرجوش طریق پر پھیلا رہا ہے۔یہی حال نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ بھی ہے۔یہ اشاعت اور تشہیر کے نئے ذرائع اور ایجادات شیطانی کاموں کو پھیلانے میں اپنی تمام تر صلاحیتیں اور ذرائع صرف کر رہی ہیں جس کے جال میں پھنس کر دنیا دین سے اور خدا سے دُور ہٹ رہی ہے۔اس وقت صرف ایم ٹی اے کا چینل ہے جو 24 گھنٹے اللہ اور رسول کی باتوں اور نیکی اور حیا کی باتوں کی تلقین میں لگا ہوا ہے۔چند اور چینل بھی ہیں یا ہوں گے جو کچھ وقت اس کے لئے دیتے ہیں کہ دین کا پرچار کریں جو اللہ اور رسول کی باتیں بھی کرتے ہیں لیکن بعض دفعہ دوسروں کے جذبات کو زخمی بھی کر جاتے ہیں۔بہرحال زیادہ تر چینل یا دوسرے ذرائع جو ایک دوسرے تک تصویریں یا آوازیں پہنچانے کے ہیں بے حیائی اور شیطانی باتیں کرنے پر ہی تلے ہوئے ہیں۔شیطان اپنی بات پوری کرنے پر زور لگا رہا ہے کہ مَیں ہر راستے سے آدم کی اولاد کو بھٹکانے کے لئے اور اسے سیدھے راستے سے ہٹانے کے لئے آؤں گا۔

ہم احمدی بھی اس دنیا میں رہ رہے ہیں اور ہمیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے نئی ٹیکنالوجی کو اپنے بھٹکنے کے لئے نہیں بلکہ نیکیوں میں بڑھنے کے لئے اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں ترقی کرنے کے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق سے رشتۂ تعلق و محبت میں بڑھنے کے لئے استعمال کرنا ہے۔اس لئے صرف اس پروگرام یا جلسے کی حد تک نہیں بلکہ ہمیشہ اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے وحدت اور اکائی پیدا کرنے کے لئے ہمیں عطا فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا احسان ہے کہ باوجود دنیا میں بہت تھوڑے ہونے کے، باوجود بہت ہی قلیل اور تھوڑے وسائل اور ذرائع ہونے کے ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایسا ذریعہ عطا فرمایا ہے جس سے ہم چوبیس گھنٹے میں جب چاہیں اپنی روحانی پیاس بجھا سکتے ہیں۔دنیا کے پاس بہت مال ہے، بہت زیادہ وسائل ہیں، ذرائع ہیں لیکن کون سا ملک ہے اور کون سا مذہبی سربراہ ہے جس کا رابطہ اس کے ماننے والوں سے اتنے وسیع پیمانے پر اور دنیا میں ہر جگہ ہو۔زیادہ سے زیادہ اگر ہو گا تو تھوڑے سے وقت اور چند منٹ کے لئے اور ملک کے اندر ہوگا اور اگر کسی کا ملک سے باہر رابطہ ہے بھی تو چند منٹ کے لئے اور وہ بھی اس لئے نہیں کہ کسی کی بیعت میں ہیں یا اسے ماننے والے ہیں بلکہ صرف دنیا کی خبروں سے آگاہ ہونے کے لئے۔یہ انعام صرف اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت کو ہی عطا فرمایا ہے۔یہ معجزہ اور یہ نشان صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ہی عطا فرمایا ہے کہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر جس کی پیشگوئی فرمائی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی، نہ صرف اُس خلافت کو قائم فرمایا بلکہ اس کے ذریعہ سے ایک جماعت قائم کر کے جو مغرب میں بھی پھیلی ہوئی ہے اور مشرق میں بھی، شمال میں بھی پھیلی ہوئی ہے اور جنوب میں بھی پھیلی ہوئی ہے۔جو افریقہ میں بھی ہے اور ایشیا میں بھی۔یورپ میں بھی ہے اور امریکہ میں بھی۔جو آسٹریلیا میں بھی ہے اور جزائر میں بھی۔اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ایک لڑی میں پرو دیا اور آج خلیفۂ وقت کی آواز وحدت کا نشان بن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ایک وقت میں ہر جگہ گونج رہی ہے۔

پس خوش قسمت ہیں وہ جو آخرین کا حصہ بن کر اور آخرین میں شامل ہو کر اس وحدت کا حصہ بنے ہیں۔خوش قسمت ہیں وہ جو اس وقت مسیح الزمان کی بستی میں بیٹھ کر جہاں روحانی ماحول سے حصہ پا رہے ہیں وہاں باوجود فاصلے کی دُوری کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادنیٰ غلام اور خلیفۂ وقت کی باتیں سن رہے ہیں اور پھر دنیا کے ہر کونے میں بیٹھا ہوا احمدی یہ باتیں سن رہا ہے۔اس وقت کہیں دن ہے اور کہیں رات ہے۔کہیں صبح ہے کہیں شام ہے۔لیکن قادیان کی بستی کے نظارے سبھی لوگ کر رہے ہیں اور کچھ حد تک اس روحانی ماحول سے بھی فیض پا رہے ہیں جس سے اس وقت قادیان میں بیٹھے ہوئے شاملین جلسہ فیض پا رہے ہیں۔کیسا وعدوں کا سچا ہمارا خدا ہے جو ہمیں اپنے وعدوں کو پورا ہوتا ہوا دکھا کر ہمارے ایمان اور یقین میں اضافہ فرما رہا ہے۔

پس یہ باتیں ہم سے تقاضا کرتی ہیں کہ ہم اپنی تمام تر استعدادوں اور صلاحیتوں کے ساتھ اس خدا کے حکم پر بہ دل و جان عمل کرنے والے بن جائیں۔اس کے حکموں پر ہر طرح سے عمل کرنے والے بن جائیں۔یہی حقیقی شکر ہے جس کی ایک مومن سے توقع کی جا سکتی ہے‘‘۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا مذکورہ بالا اقتباس اپنے اندر بہت سے نکات معرفت لئے ہوئے ہے۔حضور انور ایدہ اللہ نے نہایت جامعیت کے ساتھ بہت ہی خوبصورت اور دلنشیں انداز میں ایک وسیع مضمون کو چند جملوں میں سمیٹ دیا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ہم احمدی جو مبایعین خلافت ہیں یقیناً بہت ہی سعید اور خوش بخت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ حبل اللہ عطا فرمائی ہے جس کو تھامنے کے نتیجہ میں ہم وحدت کی لڑی میں پروئے گئے ہیں۔اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے انٹرنیشنل جیسی نعمت سے نوازا ہے جس کے ذریعہ ہم خلیفۂ وقت کی آسمانی آواز کو براہ راست اور بار بار سننے کی توفیق پاتے ہیں۔اور یہ چیز ہم سب کو خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں بسنے والے ہیں یا کوئی بھی زبان بولتے ہیں ایک ہی رنگ میں رنگنے اور عالمی وحدت کے قیام میں بہت ہی مفید اور ممد و معاون ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب مرد و زن، چھوٹے اور بڑے نہ صرف یہ کہ خلیفۂ وقت کے خطبات وخطابات اور آپ کے دیگر فرمودات وارشادات کو پورے اہتمام کے ساتھ اور دلی محبت اور خلوص اور احترام کے ساتھ نہ صرف خود باقاعدگی سے سنیں بلکہ ان کو بھی جو اس معاملہ میں کسی وجہ سے غفلت یا محرومی کا شکار ہیں، توجہ دلائیں اور اس آسمانی آواز کو گوشِ ہوش سننے اور اس پر دلی خلوص اور وفا اور اطاعت کے جذبہ کے ساتھ عمل پیرا ہونے کے لئے ہر ممکن سعی اور جدوجہد کریں۔خود حضور انور ایدہ اللہ نے بارہا اس امر کی اہمیت کو اپنے خطبات، خطابات اور پیغامات میں واضح فرمایا ہے اور الفضل انٹرنیشنل کے قارئین ان سے بخوبی آگاہ ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء میں فرمایا:

’’یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں فاصلوں کی دوری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے۔اس لئے میرے خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں۔یہ خطبات وقت کی ضرورت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہوں۔اس لئے اپنے آپ کو ان سے ضرور جوڑیں تا کہ دنیا میں ہر جگہ احمدیت کی تعلیم کی جو اکائی ہے اس کا دنیا کو پتہ لگ سکے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء)

اسی طرح آپ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 اکتوبر 2015ء میں فرمایا:

’’اس زمانے میں احمدی خوش قسمت ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے جدید سہولتیں اور ایجادات پیدا فرمائیں وہاں احمدیوں کو بھی ان سے نوازا۔دین کی اشاعت کے لئے جماعت کو بھی یہ سہولت مہیا فرمائی۔ٹی وی، انٹرنیٹ اور ویب سائٹس وغیرہ پر جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام آج موجود ہے جس پر ہم جب چاہیں پہنچ سکتے ہیں۔مختلف بڑی زبانوں میں ان کو دیکھ بھی سکتے ہیں اور سن بھی سکتے ہیں وہاں خلیفۂ وقت کے نصائح اور خطابات بھی وہاں سن پڑھ سکتے ہیں جو قرآن، حدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام پر ہی مشتمل ہوتے ہیں۔اور انہی پر بنیاد ہے اس کی جو دنیا میں آج ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہر جگہ پہنچ رہا ہے۔جس نے جماعت کو اکائی بننے کا ایک نیا انداز دیا ہے۔پس آپ میں سے ہر ایک کو اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے اور اس کی ہر ایک کو ضرورت ہے کہ ایم ٹی اے سے اپنا تعلق جوڑیں تا کہ اس اکائی کا حصہ بن سکیں۔ہر ہفتہ کم از کم خطبہ سننے کی طرف خاص توجہ دیں۔ہر گھر اپنے گھروں کے جائزے لے کہ کیا گھر کے ہر فرد نے یہ سنا ہے یا نہیں۔اگر بیوی سنتی ہے اور خاوند نہیں تو تب بھی فائدہ نہیں۔اگر باپ سنتا ہے اور ماں اور بچے نہیں سن رہے تب بھی کوئی فائدہ نہیں۔یہ انتظام جو اللہ تعالیٰ نے ایک اکائی بننے کے لئے پیدا فرمایا ہے اس کے لئے ایک وقت میں دنیا کے ہر کونے میں خلیفۂ وقت کی آواز پہنچ جاتی ہے اس کا حصہ بننے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔......اگر کسی وجہ سے لائیو نہیں بھی سن سکتے تو ریکارڈنگ سنی جا سکتی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 اکتوبر 2015ء)

اسی طرح خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2016ء میں

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 428

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا اور وہاں کے عرب (2)

قسط گزشتہ میں ہم نے کینیڈا میں پہنچنے والے سیرین احباب کی خلیفۂ وقت کی پہلی بار زیارت، ان کے جماعت احمدیہ کینیڈا کے 50ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کا کچھ احوال اوران کے تاثرات نقل کئے تھے۔ بے مثال محبتوں کا یہ سلسلہ یکطرفہ نہ تھا بلکہ خلیفۂ وقت کی طرف سے انہیں جو پیار مل رہا تھا وہ غیر معمولی اور انمول تھا اور ایسا کیوں نہ ہوتا کیونکہ یہ حضور انور کی دعاؤں سے ہی تو موت کے منہ سے نکل کر، بمبارمنٹ سے تباہ ہونے والے گھروں کو چھوڑ کر، گولے بارود کی سرزمین میں ایسے راستوں سے گزر کر آئے تھے جہاں قدم قدم پر موت کے پہرے اور جا بجا خطرات خیمہ زن تھے۔ لیکن ان کے لئے حضور انور کی توجہ، دعا اور تضرعات خدا کے حضور قبول ہو کر عافیت کا حصار ثابت ہوئی تھیں اور یہ لوگ اپنے ملک سے بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ان میں سے اکثریت کا قیام ترکی میں رہا جہاں انہوں نے تلخ زندگی کے بہت سے رنگ دیکھے اور بار بار پیارے آقا کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے رہے بالآخر خدا تعالیٰ نے پیارے آقا کی دعاؤں کو سنا اور نہ صرف انہیں اس تنگی اور تنگدستی سے رہائی ملی بلکہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انہیں ایسی جگہ لے آیا جہاں یہ حضور انور کی زیارت سے بھی مشرف ہو گئے۔ خلیفہ وقت کی دور سے زیارت اور آپ کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے کے بعد ان کے دلوں میں حضور انور سے ملاقات کی تڑپ عروج پر پہنچ چکی تھی۔

لقاءِ حبیب اور جذبات

کینیڈا میں ملاقات کی درخواست دینے والے احمدیوں کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ ایسی صورتحال میں بھی خلیفۂ وقت کی طرف سے خاص شفقت اور محبت ان کے حصہ میں آئی اور حضور انور کے اس دورہ کے دوران ان سب کی فیملی ملاقاتیں ہو گئیں۔ ان میں چند احباب کے خلیفۂ وقت کے ساتھ ملاقات کے بارہ میں تأثرات پیش خدمت ہیں:

☆ **مکرم عبداللہ درویش صاحب** حضور انور سے اپنی ملاقات کے بارہ میں لکھتے ہیں:

میں نے ایک ہفتہ قبل خواب میں دیکھا تھا کہ حضور انور میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔ چند روز کے بعد مجھے اطلاع دی گئی کہ میری زندگی کا دیرینہ خواب پورا ہونے والا ہے۔ پھر جب مجھے حضور انور کے ساتھ میری ملاقات کی خبر دی گئی تو مجھے اس قدر خوشی ہوئی کہ اگر یہ خبر دینے والا اس وقت مجھ سے میرا بیٹا بھی مانگ لیتا تو میں اسے دینے سے گریز نہ کرتا۔ الحمد للہ کہ پھر وہ وقت بھی آ گیا جب ہماری ملاقات ہوئی تو گو وہ قلیل وقت ایک عجیب کیفیت میں بہت جلد گزر گیا لیکن اس کی یادیں کبھی فراموش نہیں کی جاسکتیں۔ اس ملاقات کے بعد میں اس قدر خوش تھا کہ اسی شام بعض کینیڈین دوست ہمارے گھر آئے اور ہمیں اس قدر خوش دیکھ کر اس کا سبب پوچھا۔ ہم نے بتایا کہ ہماری خوشی کا راز یہ ہے کہ آج ہماری خلیفۂ وقت سے ملاقات ہوئی ہے تو ان میں سے ایک عورت جو کہ آنکھوں کے ہسپتال میں کام کرتی ہے کہنے لگی کہ میں آپ کے امام کو جانتی ہوں وہ بڑے اچھے اور نیک انسان ہیں۔

☆ **مکرمہ مریم یوسف صاحبہ کہتی ہیں:**

قبل ازیں تو ہم حضور انور کو صرف ٹی وی پر ہی دیکھتے تھے اور حضور انور سے ملاقات ایک خواب تھا جس کی تعبیر یہاں آ کر ملی ہے۔ حضور انور سے ملاقات کے وقت میں کچھ نہ بول سکی اور حضور انور کے چہرۂ مبارک کو دیکھتی رہی جیسے میں کوئی بہت ہی خوبصورت خواب دیکھ رہی ہوں۔ میں بعض امور کے بارہ میں حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرنا چاہتی تھی لیکن میری زبان سے ایک حرف نہ نکل سکا۔ حتی کہ جب حضور انور نے مجھ سے پوچھا کہ تم کینیڈا میں کیا کرتی ہو؟ تب بھی میری زبان لڑکھڑا گئی اور میں کچھ نہ بول سکی۔

پیارے آقا کے تشریف لانے سے اور آپ کو قریب سے دیکھنے سے ہمارے اندر بہت بڑی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ میری خواہش اور عزم ہے کہ جب میری حضور انور سے اگلی ملاقات ہو تو میں ایک مختلف خادمہ کے رنگ میں آپ کے سامنے آؤں یعنی ایک ایسی کارکن کے طور پر جو ہر طرح سے جماعتی خدمت کے کاموں میں شریک ہونے والی ہو۔

☆ **مکرم مہند شریقی صاحب لکھتے ہیں:**

میں خاصے فربہ جسم کا مالک ہوں لیکن ملاقات والے دن حضور انور کے آفس میں داخل ہوتے ہی میں نے محسوس کیا کہ اپنے بھاری بھرکم جسم کے باوجود میں آسمان کی فضاؤں میں اڑ رہا ہوں۔ میری زندگی کے دو ہی خواب تھے۔ ایک حضور انور سے ملاقات، اور دوسرا حضور انور سے معانقہ کا شرف حاصل کرنا۔ اور الحمد للہ کہ اس ملاقات میں یہ دونوں خواب ہی پورے ہو گئے۔

میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن زبان سے ایک حرف بھی نہ نکل سکا۔ میں نے تو اپنی آنکھ بھی نہیں جھپکی تا ایک لمحہ کے لئے بھی حضور انور میری نظروں سے اوجھل نہ ہوں۔ حضور انور سے ملاقات نے ہمارے اندر بہت سی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ اور اب اس ملاقات کے بعد اگلی ملاقات کے خواب آنے شروع گئے ہیں کیونکہ پیارے آقا کے چہرہ مبارک کی زیارت اور آپ کی باتیں سننے سے زیادہ پُرلذّت دنیا میں کوئی مشغلہ نہیں ہے۔

☆ **مکرمہ یاسمین شریف صاحبہ نے ملاقات کے بعد بتایا** کہ ہم ان لوگوں کو نگاہِ رشک سے دیکھتے تھے جنہوں نے حضور انور کو دیکھا اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہوتا تھا۔ اب خدا نے اپنا فضل فرمایا اور ہمیں بھی اس شرف سے نواز دیا ہے۔ یہ سراسر خدا کا احسان ہے اور اس نعمتِ عظیمہ کے بیان کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اس رُوئے مبارک کی زیارت ہمارا دیرینہ خواب تھا جو پورا ہو گیا ہے۔ حضور انور کے چہرۂ مبارک کو دیکھا تو اس کی برکت کو ہم نے خود محسوس کیا ہے۔ میرا چھوٹا بیٹا گھر آ کر کہتا ہے کہ امی مجھے ٹی وی پر حضور لگا دیں۔ اسی طرح میری اڑھائی سالہ بیٹی کو ملاقات میں حضور انور کے دستِ مبارک کو چھونے کا شرف حاصل ہوا۔ ملاقات کے بعد جب ہم عورتوں کے ہال میں آئے تو میری بیٹی کہنے لگی کہ امیر المومنین یہاں نہیں ہیں، مجھے حضور کے پاس لے چلیں۔ مجھے خوشی ہے کہ میرے بچے خلافت سے اس طرح وابستہ ہو گئے ہیں۔ اور خلیفہ وقت کی محبت ان کے دل میں بیٹھ گئی ہے۔

دستِ شفقت۔۔دستِ شفا

☆ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت کا یہ بھی اعجاز ہے کہ اس سے ملنے سے اور خلیفہ وقت کی دعا، نظر اور کلمات طیبات بلکہ دست مبارک کے لمس سے اللہ تعالیٰ عجیب وغریب نتائج پیدا فرماتا ہے۔

مکرم فراس شعلان صاحب نے 2010ء میں بیعت کی تھی اور فروری 2016ء میں یہ فیملی سمیت کینیڈا آ گئے۔ ان کی حضور انور کے ساتھ 9 اکتوبر 2016ء کو پہلی فیملی ملاقات تھی لیکن یہ میاں بیوی ہی آئے اور اپنے چھ بچوں کو گھر میں ہی چھوڑ آئے۔ حضور انور نے پوچھا کہ بچوں کو کیوں نہیں لے کر آئے تو انہوں نے جواب دیا کہ حضور میری ایک بچی ذہنی مریضہ ہے جو بہت شور کرتی ہے۔ ہم نے سوچا کہ یہاں آ کر وہ شور کرے گی اور سب کو ڈسٹرب کرے گی اس لئے سب بچوں کو گھر ہی چھوڑ آئے ہیں۔ حضور انور کے استفسار کے بعد انہیں غلطی کا احساس ہوا۔ یہ فیملی Scarborough میں رہتی ہے۔ حضور انور نے کمال شفقت سے انہیں فرمایا کہ میں نے پرسوں وہاں آنا ہے آپ بچوں کو وہاں لے آئیں اور خصوصًا اس بیمار بچی کو بھی لے کر آئیں۔ چنانچہ Scarborough میں مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے موقع پر یہ فیملی وہاں پر موجود تھی۔ حضور انور نے چند لمحے ان کو عطا فرمائے اور بیمار بچی کے سر پر ہاتھ پھیرا، چاکلیٹ دیا اور دعا دی۔ ملاقات کے بعد مکرم فراس صاحب کی حالت تو نہایت جذباتی تھی۔ وہ رو رہے تھے اور بار بار کہہ رہے تھے کہ اللہ نے ہم پر خاص فضل فرمایا ہے کہ خلیفۂ وقت خود چل کر ہمارے پاس آیا ہے اور ہمیں برکتوں سے نوازا ہے۔

ملاقات کے بعد خاکسار نے ان کی بیمار بیٹی سے اس کا نام پوچھا تو اس نے فورًا بتادیا۔ پھر باری باری اس کے والدین اور بہن بھائیوں کے نام پوچھے تو وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بتاتی چلی گئی۔ ایسے میں بچی کے والد کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پوچھنے پر کہنے لگے کہ خدا کی قسم یہ اس کی زندگی میں پہلا موقع ہے کہ سب کے نام اسے یاد رہے ہیں اور ترتیب کے ساتھ بتا رہی ہے۔

بچی کی والدہ سے بھی پوچھا گیا کہ کیا یہ درست ہے کہ ایسا پہلی بار ہو رہا ہے؟ اس نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ اس کی آنکھیں بھی اشکوں سے بھری ہوئی تھیں۔

بچی کی والدہ نے حضور انور کی خدمت میں دورانِ ملاقات ذکر کیا تھا کہ میں نے حضور انور کو رؤیا میں دیکھا تھا اور میں حضور انور سے اپنی بیٹی کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کر رہی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی دعا سے انہیں یہ نشان دکھایا اور ان کا رؤیا بھی پورا ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

بعد میں بچی کے والد نے بتایا کہ حضور انور سے ملاقات اور پیارے آقا کی دعا کے بعد ہر روز میری بچی کی حالت بہتر سے بہتر ہوتی جا رہی ہے۔

پیاروں سے پیار کرنے والوں کا ذکر

مکرمہ جنان عنانی صاحبہ آف سیریا نے لقاء مع العرب کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے عہد مبارک میں بیعت کی تھی اور ام احمد الاحمد کے نام سے مشہور ہوئی تھیں۔ خلافت سے ان کے عشق اور محبت کا کسی حد تک اندازہ اس مثال سے کیا جاسکتا ہے کہ ایک بار حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی شکایت تھی اور خطبہ جمعہ کے بالکل آخر پر حضور انور کو شدید کھانسی آئی اور چونکہ خطبہ ختم ہو چکا تھا جس کے بعد نماز جمعہ شروع ہو گئی اور لائیو نشریات ختم ہو گئیں۔ اس روز شام تک مکرمہ جنان عنانی صاحبہ کی طرف سے عربک ڈیسک کے ای میل پر تقریبًا دس ای میل آ چکے تھے جن میں انہوں نے نہایت درد اور الحاح کے ساتھ یہ لکھا تھا کہ براہ کرم مجھے حضور انور کی صحت کے بارہ میں فورًا بتائیں میں اگلے جمعہ تک انتظار نہیں کر سکتی۔

اس مخلص خاتون نے متعدد بار جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہونے کے لئے کوشش بھی کی، جس کا اصل مقصد خلیفۂ وقت سے ملاقات تھی، لیکن ویزہ نہ لگ سکا۔ پھر شام کے حالات کی خرابی کے بعد یہ ترکی کی طرف ہجرت کر گئیں اور وہاں سے ان کا کینیڈا منتقل ہونے کا پورا انتظام ہو گیا لیکن اچانک انہیں ہڈیوں کے کینسر کا سامنا کرنا پڑا اور چند ہفتوں کی بیماری کے بعد ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ حضور انور نے کمال شفقت سے اس بہن کا ذکر خیر بھی فرمایا اور نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی تھی۔

اس بہن نے ترکی میں قیام کے دوران عرب احمدی خواتین اور بچوں کی تربیت پر بہت زور دیا۔ انہیں نظام جماعت سکھایا اور ان کے دلوں میں اطاعت کی روح اور خلافت کی محبت پیدا کی۔ اس لئے ترکی کے راستے کینیڈا پہنچنے والی تمام سیرین احمدی خواتین غیر معمولی طور پر ان کے محاسن کا ذکر کرتی ہیں اور ان کی مخلصانہ کاوشوں کو بنظر احسان دیکھتی ہیں۔ اس فدائی اور مخلص خاتون نے اپنا تمام زیور خلیفۂ وقت کی خدمت میں پیش کرنے کی وصیت کی تھی اور کینیڈا میں ملاقاتوں کے دوران ان کی بیٹی نے اپنی والدہ کی اس وصیت پر عمل کرتے ہوئے ان کا زیور حضور انور کی خدمت میں پیش کر دیا۔

ترکی کے راستے آنے والی سیرین بہنوں میں سے ایک بہن مکرمہ امیرہ شریف صاحبہ بھی ہیں انہوں نے حضور انور سے ملاقات کے بعد بڑے جذباتی انداز میں بتایا کہ آج حضور انور سے ملاقات کر کے میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری ہو گئی۔ پیارے آقا کے سامنے بیٹھ کر بتائی ہوئی گھڑیاں زندگی کا سرمایہ ہیں۔

پھر انہوں نے مکرمہ جنان عنانی صاحبہ کا ذکر چھیڑ لیا اور بتایا کہ آج جب میں ملاقات کے لئے گھر میں تیار ہو رہی تھی تو مجھے جنان عنانی صاحبہ کی یاد آ گئی کیونکہ انہیں حضور انور سے ملاقات کا بے حد اشتیاق تھا لیکن افسوس کہ ان کی یہ خواہش پوری نہ ہوسکی۔ اس وقت میرے ذہن میں ایک بات آئی اور میں نے فورًا اس پر عمل کیا۔ وہ یہ تھی کہ جنان عنانی صاحبہ اور میرے کپڑوں کا سائز تقریبًا ایک تھا اور ان کے کچھ نئے کپڑے ان کے بچوں کی طرف سے مجھے دیئے گئے تھے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ آج میں حضور انور سے ملاقات کے لئے جنان عنانی صاحب کے کپڑے پہن کر جاؤں گی۔ چنانچہ آج میں انہی کے کپڑے، انہی کا کوٹ اور انہی کا حجاب پہن کر آئی ہوں اور ان کے لئے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے، آمین۔

(باقی آئندہ)

ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو روحانی پانی اُتارا اور ہمارے دِلوں کو روشن کرنے کے لئے جس شخص کو اپنے نور سے منور کر کے بھیجا ہم اُس کی جماعت میں شامل ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی شکر واحسان ہے کہ ہم سے اُس نے وعدہ فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جو میرے بھیجے ہوؤں کو مان لیتے ہیں، میں اُن کی تمکنت، عزت اور رعب کے سامان بھی پیدا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے بھیجے ہوؤں کو اپنے پاس بلا لیتا ہوں تو پھر یہ بھی وعدہ ہے کہ خلافت کے ذریعہ سے جماعت کی مضبوطی، تمکنت اور رعب دنیا میں قائم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ مومنین کی جماعت سے ہے۔ یہ وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی جماعت کے بارہ میں ہے اور قیامت تک کے لئے ہے۔ لیکن ہم میں سے ہر شخص کے ساتھ مشروط ہے۔ ہر فرد کے ساتھ اس شرط کے ساتھ یہ وعدہ ہے اور ہر اس شخص کے ساتھ جو ایمان پر مضبوط ہو اور اعمالِ صالحہ بجالانے والا ہو، اس کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ ان انعاموں سے تب ہی فیض پائے گا جب نیک اعمال کرنے کی کوشش کرے گا۔ ان نیک اعمال کی بھی ایک لمبی فہرست ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔

سورۃ الفرقان میں مذکور عبادالرحمن کی علامات کے حوالہ سے اہم نصائح

ہم میں سے ہر ایک بچے، جوان، بوڑھے کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایمان کی مضبوطی کا باعث بنتی ہے اور آپ جو احمدی عورتیں اور لڑکیاں ہیں جن کے ذمہ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا کام ہے۔ آپ کو اپنی نمازوں کی حفاظت، اپنی عبادتوں کی حفاظت کی طرف بھی اور اپنے بچوں کی عبادتوں کی حفاظت کی طرف بھی ہر لحظہ نظر رکھتے ہوئے توجہ دینی چاہئے۔

عورتوں میں بعض دفعہ دیکھا دیکھی ضرورت سے زیادہ اپنے پر یا اپنے کپڑوں پر یا زیور پر خرچ کرنے کا رجحان ہوجاتا ہے۔ زینت بڑی اچھی چیز ہے۔ صاف ستھرا لباس پہننا اور ایک حد تک سنگھار کرنا بڑا اچھا ہے۔ عورت کے لیے جائز ہے اور کرنا بھی چاہئے۔ لیکن فیشن میں اس قدر ڈوب جانا اور اس کے لیے بے انتہا خرچ کرنا اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے

جھوٹی گواہی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اسے شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ کسی حالت میں بھی غلط بیانی اور جھوٹ کی ایک مومن سے توقع نہیں کی جاسکتی۔

بعض ٹی وی چینلز ہیں، ویب سائٹس ہیں جو فضول اور لغو ہیں ان کو نہ دیکھیں۔ آج کل کی بعض ایجادوں کا جو غلط استعمال ہے یہ بھی شیطان کے حملوں میں سے ہی ہے۔ اس لئے ہر احمدی بچی کو اِن سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیشہ سوچیں کہ ہم احمدی ہیں اور اگر ہم نے احمدی رہنا ہے تو پھر اِن لغویات سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے نیشنل سالانہ اجتماع کے موقع پر 04 نومبر 2007ء بروز اتوار بمقام طاہر ہال، بیت الفتوح مورڈن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا اور ہمیں آپ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ زمانہ جس میں مادیت کا زور ہے۔ یہ زمانہ جس میں خدا تعالیٰ کے احکامات کو پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے۔ یہ زمانہ جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کو عجیب عجیب نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کو تمام قدرتوں کا مالک سمجھنے والوں کا مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ مذہب اور خدا کا تصور ایک ایسی چیز سمجھی جاتی ہے جو جہالت کی نشانی ہو۔ بظاہر بعض ایسے لوگ بھی جو مذہب کو صحیح سمجھنے والے ہیں عملاً خدا سے زیادہ مادّیت کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں اور اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے نور سے فائدہ نہیں اُٹھا رہے۔

پس ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو روحانی پانی اُتارا اور ہمارے دِلوں کو روشن کرنے کے لئے جس شخص کو اپنے نور سے منور کر کے بھیجا ہم اُس کی جماعت میں شامل ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی شکر و احسان ہے کہ ہم سے اُس نے وعدہ فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جو میرے بھیجے ہوؤں کو مان لیتے ہیں، میں اُن کی تمکنت، عزت اور رعب کے سامان بھی پیدا کروں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے بھیجے ہوؤں کو اپنے پاس بلا لیتا ہوں تو پھر یہ بھی وعدہ ہے کہ خلافت کے ذریعہ سے جماعت کی مضبوطی، تمکنت اور رعب دنیا میں قائم کرتا ہوں۔ جب بھی میرے پیارے کی جماعت میں کوئی ایسی صورت پیدا ہو جس سے بے چینی اور گھبراہٹ کی صورت پیدا ہو، جب بھی کوئی ایسی صورتِ حال پیدا ہو جس سے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے جو ماننے والے ہیں اُن میں کوئی خوف کی صورت پیدا ہو تو فوراً اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کے ماننے والوں کو اپنے پیار اور محبت کی آغوش میں لے کر جس طرح ایک ماں اپنے بچے کو اُس کے ڈر اور خوف کی وجہ سے چیخنے چلّانے پر اپنے سینے سے لگا لیتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بھی اپنے پیارے کی جماعت کو سینے سے لگا لیتا ہوں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں سے اُس سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچے سے کرتی ہے۔

پس ہمارے پیارے خدا کا ہم پر یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں اِس زمانے میں اپنے اُس پیارے کی جماعت میں شامل فرمایا جس کی ہر تکلیف دُور کرنے کا، ہر خوف دُور کرنے کا، ہر خوف اور تکلیف کی حالت کو امن اور خوشیوں میں بدلنے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کو ہمارے اعمال کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ یہ نہیں کہ جو چاہے کرتے پھرو، کسی قانون قاعدے کی پابندی نہ کرو، اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا نہ کرو تو پھر بھی اللہ تعالیٰ ہمیں سینے سے لگائے رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ مومنین کی جماعت سے ہے۔ یہ وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی جماعت کے بارہ میں ہے اور قیامت تک کے لئے ہے۔ لیکن ہم میں سے ہر شخص کے ساتھ مشروط ہے۔ ہر فرد کے ساتھ اس شرط کے ساتھ یہ وعدہ ہے اور ہر اس شخص کے ساتھ جو ایمان پر مضبوط ہو اور اعمالِ صالحہ بجالانے والا ہو، اس کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ ان انعاموں سے تب ہی فیض پائے گا جب نیک اعمال کرنے کی کوشش کرے گا۔ ان نیک اعمال کی بھی ایک لمبی فہرست ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ یہ سات سو احکامات ہیں اور ان کا ماننا ضروری ہے اگر آپ کی جماعت میں شامل ہونا ہے۔

ایک جگہ قرآنِ کریم میں مومن کی یہ نشانی بتائی گئی ہے، رحمان خدا کے بندوں کی یہ نشانی بتائی گئی ہے۔ چند مثالیں مَیں دیتا ہوں۔ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (الفرقان: 64) یعنی جو زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ایک بہت بڑی بات ہے کہ عاجزی دکھائی جائے۔

بعض دفعہ ذرا ذرا سی بات پر بعض لوگوں کے جذبات بھڑک جاتے ہیں مثلاً بعض بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ کسی کے بچے کو دوسرے نے کچھ کہہ دیا تو فوراً غصہ آ گیا، ڈیوٹی والوں نے کچھ کہہ دیا تو غصہ آ گیا، چلتے چلتے کسی کے کام کئے ہوئے قیمتی دوپٹے پر پاؤں آ گیا تو غصہ آ گیا۔ اوّل تو ایسے اجتماعوں میں، جلسوں میں ایسے قیمتی دوپٹے پہن کر نہیں آنے چاہئیں۔ مَیں نے دیکھا ہے شادیوں میں بعض دفعہ شکائتیں آتی ہیں۔ تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ کسی سے کسی بات میں اختلافِ رائے ہوگیا تو غصہ آ گیا۔ یہ باتیں ایسی ہیں جو پھر انسان کے اخلاق پر اثر انداز ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ نیکیوں کو کھا جاتی ہیں اور تکبّر اور غرور پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر رحمان کے بندے بن کر رہنا ہے، اگر یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مان کر اپنی اصلاح کی طرف قدم بڑھانے کا عہد کیا ہے تو یہ بھی یاد رکھو کہ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔ (الفرقان: 64) کہ جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں سلام۔ کتنی خوبصورت تعلیم ہے کہ اگر تم سے کوئی سختی سے بھی بات کرے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر تم سے تُو تکار کرنے کی اگر کوئی کوشش کرے تو تم اس کا جواب سختی سے نہ دو بلکہ سلام کہہ کر علیحدہ ہوجاؤ۔ اپنی زبان گندی کرنے کی بجائے، اپنے دل میں نفرتوں کے بیج بونے کی بجائے، ایسی فتنوں کی جگہ سے سلام کہہ کر اُٹھ جاؤ۔ تمہارے دل تب ہی سب سے حقیقی محبت کا اظہار کرنے والے ہوں گے جب جاہلوں کی طرف سے پہنچنے والی جو تکلیف ہے اسے بھی تم نظر انداز کرنے والی ہوگی۔ جب تمہارے بچوں یا تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اُلٹا کر جواب دینے کی بجائے ایک طرف ہوجاؤ۔ تمہارے دل میں ان کے لئے سختی یا ظلم کے خیالات نہ آئیں اور انسانیت کی خدمت کے لئے ہمیشہ تیار رہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”رحمٰن کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں کہ جو زمین پر بُردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنی بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں“۔ (براہین احمدیہ چہارم حصص، روحانی خزائن جلد نمبر 1، صفحہ 449۔ حاشیہ)

پس یہ ایک احمدی کا فسادوں کو دُور کرنے کا کردار ہے۔ اگر ہر عورت اس کو سمجھ لے تو گھروں کی لڑائیاں بھی ختم ہوجائیں۔ ساس بہو کی لڑائیاں بھی ختم ہوجائیں۔ رنجشیں اور بدمزگیاں بھی ختم ہوجائیں۔ آپس میں عزیزوں کی رنجشیں بھی دُور ہوجائیں۔ عہدیداران کے لئے دلوں میں پلنے والی، بعض لوگوں کے دلوں میں رنجشیں ہوتی ہیں وہ بھی ختم ہوجائیں۔ عہدیداران کے دلوں میں بعض ممبرات کے لئے رنجشیں ہوتی ہیں وہ ختم ہوجائیں۔ اور جب آپس میں صلح صفائی اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے کے جذبات پیدا ہوں گے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا باعث بنے گی۔ اس سے پھر جماعتی مضبوطی میں

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

گزشتہ دنوں مَیں کینیڈا کے دورے پر تھا۔ تقریباً چھ ہفتے کا پروگرام تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دورہ ہر لحاظ سے، جماعتی پروگراموں کے لحاظ سے بھی اور غیروں کے ساتھ پروگراموں کے لحاظ سے بھی بابرکت رہا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی جماعت بھی دنیا کی بہت سی دوسری جماعتوں کی طرح اخلاص و وفا میں آگے قدم بڑھانے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نوجوان لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی جماعتی کاموں کے لئے آگے بڑھنے کی روح لئے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر پریس اور میڈیا کے حوالے سے نوجوانوں نے بہت کام کیا ہے۔ وسیع پیمانے پر تعارف کی کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی ان کوششوں کو پھل بھی لگایا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا ہے۔ ان لوگوں نے تو انگلی لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس میں بے انتہا برکت ڈالی۔ بلکہ یہ کام کرنے والے لڑکے خود اعتراف کرتے ہیں کہ ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر ہمیں رسپانس ملی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں تین نئی مساجد بنائی ہیں لیکن دو کا ایسا فنکشن تھا جس میں غیروں کو بلایا گیا تھا۔ پارلیمنٹ میں بھی ایک فنکشن ہوا۔ York یونیورسٹی میں بھی خطاب ہوا۔ ٹورانٹو میں پیس سمپوزیم ہوا۔ کیلگری میں پیس سمپوزیم ہوا جن میں غیروں کے سامنے اسلامی تعلیمات پیش کرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ لوگوں نے اسلامی تعلیمات کی خوبصورتی کا اعتراف کیا۔

ٹورانٹو میں تین انٹرویوز ہوئے۔ جن میں ایک گلوبل نیوز ٹورانٹو کا تھا۔ دوسرا انٹرویو CBC کا تھا جو وہاں کا نیشنل نیوز چینل ہے۔ اسی طرح گلوب اینڈ میل ایک نیشنل اخبار کا انٹرویو ہے۔

پارلیمنٹ ہل اور دیگر مختلف پروگراموں کی کسی قدر تفصیل اور ان میں شامل ہونے والے معزز مہمانوں کے تأثرات کا دلچسپ اور روح پرور تذکرہ

کینیڈا کے دورے کے دوران جو مجموعی طور پر میڈیا کی کوریج ہوئی ہے اس میں 32 ٹی وی چینلز نے پانچ زبانوں میں خبریں نشر کیں جن کے ذریعہ چالیس ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ مجموعی طور پر چھ زبانوں میں مختلف ریڈیو سٹیشنز پر تیس خبریں نشر ہوئیں اور ان کے ذریعہ سے آٹھ لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ مجموعی طور پر 227 اخبارات میں بارہ مختلف زبانوں میں خبریں اور انٹرویو شائع ہوئے جن کے ذریعہ سے 4.8 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ سوشل میڈیا جو دوسرا میڈیا ہے اس میں الیکٹرانک میڈیا وغیرہ کے ذریعہ 14.6 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ اس طرح وہاں لوگوں کا اندازہ ہے کہ تمام ذرائع اگر ملا لئے جائیں تو مجموعی طور پر ساٹھ ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا ہے۔ الحمدللہ۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس فضل کی ہمیں قدر بھی کرنی چاہئے اور اسے سنبھالنا بھی چاہئے اور خاص طور پر کینیڈا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل مزید بڑھیں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے ہر کام میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی نیت ہونی چاہئے۔ توحید کو دنیا میں قائم کرنے کی نیت ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے کی نیت ہونی چاہئے۔ اگر یہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکت بھی عطا فرمائے گا۔

پیس ویلج (Peace Village) والے اور ابوڈ آف پیس (Abode of Peace) کے رہنے والے احمدیوں کو خاص طور پر تاکیدی نصیحت کہ وہاں اپنا احمدی ماحول پیدا کریں اور قائم کریں اور زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ صحیح اسلام کا نمونہ آپ قائم کرنے والے ہوں اور خلافت کے ساتھ جس طرح محبت اور اخلاص کا اظہار وہاں میری موجودگی میں کرتے رہے بعد میں بھی اس میں اضافہ کرنے والے ہوں اور بڑھتے چلے جائیں اور اپنے اصل مقصد کو نہ بھولیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اس کی عبادت میں ہمیں کبھی سست نہیں ہونا چاہئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18 نومبر 2016ء بمطابق 18 نبوت 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

جیسا کہ سب جانتے ہیں گزشتہ دنوں مَیں کینیڈا کے دورے پر تھا۔ تقریباً چھ ہفتے کا پروگرام تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دورہ ہر لحاظ سے، جماعتی پروگراموں کے لحاظ سے بھی اور غیروں کے ساتھ پروگراموں کے لحاظ سے بھی بابرکت رہا۔ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے بعد وہاں کے جلسہ کے تعلق سے لوگوں کے تأثرات اور انتظامی باتیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر شکر کا ذکر تو میں نے وہیں جلسہ سے اگلے خطبہ میں کر دیا تھا۔ آج جو باقی مصروفیات اور پروگرام رہے ان کا کچھ ذکر کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی جماعت بھی دنیا کی بہت سی دوسری جماعتوں کی طرح اخلاص و وفا میں آگے قدم بڑھانے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نوجوان لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی جماعتی کاموں کے لئے آگے بڑھنے کی روح لئے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر پریس اور میڈیا کے حوالے سے نوجوانوں نے بہت کام کیا ہے۔ وسیع پیمانے پر تعارف کی کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی ان کوششوں کو پھل بھی لگایا۔ سیاستدانوں اور حکومتی اہلکاروں سے تو پہلے بھی وہاں تعارف تھا اور اچھے تعلقات بھی تھے۔ ان میں بھی انہوں نے اضافہ کیا۔ لیکن اس دفعہ میڈیا سے تعلق میں واضح فرق نظر آیا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا ہے۔ ان لوگوں نے تو انگلی لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس میں بے انتہا برکت ڈالی۔ بلکہ یہ کام کرنے والے لڑکے خود اعتراف کرتے ہیں کہ ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر ہمیں رسپانس ملی ہے۔ یا تو یہ کوشش ہوتی تھی کہ پریس میں ہماری کوئی خبر آ جائے، کوئی ذکر آ جائے تاکہ جماعت کا تعارف بھی ہو، اسلام کا تعارف بھی ہو لیکن پریس اور میڈیا بڑے نخرے کیا کرتا تھا۔ یا اس دفعہ یہ حالت تھی کہ میڈیا والے پیچھے پھرتے تھے کہ ہمیں وقت دو۔ ہم نے امام جماعت احمدیہ کا انٹرویو لینا ہے۔ ان سے

بات کرنی ہے۔ لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے مجبوری تھی اس وجہ سے میڈیا کے ساتھ جتنا رابطہ یا انٹرویو ہوسکا اتنا ہی ہوسکا۔ باقیوں سے معذرت کرنی پڑی۔ ہماری وہاں جو میڈیا ٹیم ہے ان کو بھی چاہئے کہ جن لوگوں سے معذرت کی گئی تھی اب ان سے تعلق بھی رکھیں اور مل کر بھی معذرت کریں یا تحریری معذرت کریں۔ یہ اگلے رابطوں کے لئے ضروری چیز ہے۔

بہرحال اب میں خلاصۃً مختلف فنکشنز کے بعض تأثرات پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں تین نئی مساجد بنائی ہیں لیکن دو کا ایسا فنکشن تھا جس میں غیروں کو بلایا گیا تھا۔ پارلیمنٹ میں بھی ایک فنکشن ہوا۔ York یونیورسٹی میں بھی خطاب ہوا۔ ٹورانٹو میں پیس سمپوزیم ہوا۔ کیلگری میں پیس سمپوزیم ہوا جن میں غیروں کے سامنے اسلامی تعلیمات پیش کرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ لوگوں نے اسلامی تعلیمات کی خوبصورتی کا اعتراف کیا۔

پہلے مَیں مختصراً ٹورانٹو میں میڈیا کوریج کا ذکر کردیتا ہوں۔

ٹورانٹو میں تین انٹرویوز کے علاوہ جو خصوصی مصروفیت تھی، وہ یونیورسٹی کا ایڈریس ہے۔ اس کا ذکر تو آگے آجائے گا۔ جو تین انٹرویو ہوئے ان میں ایک گلوبل نیوز ٹورانٹو کا تھا۔ یہ کینیڈا کا ایک مشہور نیوز نیٹ ورک ہے اور یہ انٹرویو نشر کیا گیا اور تقریباً تین لاکھ افراد نے دیکھا۔ اور جب تک یہ رپورٹ آئی ایک لاکھ افراد اس کو آن لائن بھی دیکھ چکے ہیں۔

اسی طرح دوسرا انٹرویو سی۔بی۔سی (CBC) کا تھا جو وہاں کا نیشنل نیوز چینل ہے اس کا ایک بہت مشہور جرنلسٹ، چیف کارسپانڈنٹ پیٹرز مین برج ہیں۔ انہوں نے انٹرویو لیا۔ لیا تو یہ پہلے گیا تھا لیکن دو ہفتے بعد انہوں نے اپنے پروگرام میں دیا اور تقریباً آدھے گھنٹے کا یہ پروگرام تھا جو نیشنل ٹیلیویژن پر دکھایا گیا۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ وہاں کے سب سے سینئر جرنلسٹ ہیں اور بڑے اہم سمجھے جاتے ہیں۔ اسلام کے بارے میں، دنیا کے حالات کے بارے میں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بارے میں اور آجکل جو شدت پسندوں نے اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے اس کے بارے میں بہت ساری باتیں ہوئیں جس کا کچھ حصہ انہوں نے دیا اور کچھ نہیں۔ لیکن بہرحال ایک اچھی کوریج ہوگئی تھی۔

اسی طرح گلوب اینڈ میل ایک نیشنل اخبار ہے۔ یہ جو پہلے میں نے انٹرویو کا ذکر کیا ہے جو سی۔بی۔سی (CBC) کا تھا اس سے ان کا اندازہ ہے کہ دس ملین کینیڈین افراد تک پیغام پہنچا۔ اور یوٹیوب چینل پر بھی آیا اس کے ذریعہ سے بھی ایک ملین افراد تک خبر پہنچی۔ اور پھر اخبار کے ذریعہ سے جس میں بڑی تفصیلی خبریں شائع ہوئیں۔ پھر یونیورسٹی میں لیکچر تھا۔ اس لیکچر کے حوالے سے اخبارات اور رسائل نے خبر دی۔ اور اس کی کوریج بھی تقریباً پانچ لاکھ افراد تک ہوئی۔

اب میں اگلے پروگرام کا ذکر کرتا ہوں۔ جلسے کے بعد پہلا پروگرام آٹوا میں ہوا جو اُن کا کیپیٹل ہے وہاں پارلیمنٹ میں تقریباً سارا دن پروگرام رہا۔ مختلف مصروفیات رہیں۔ لوگوں سے ملنا جلنا رہا۔ وزیر اعظم سے علیحدہ ملاقات بھی ہوئی۔ پھر ان کے کچھ وزراء کے ساتھ بڑے اچھے ماحول میں بیٹھ کے ملاقات ہوئی۔ اور ان کا جو تعاون ہمیشہ جماعت کے ساتھ رہا ہے اس کا شکریہ بھی میں نے ادا کیا۔

پھر وہاں پارلیمنٹ ہاؤس کے ایک ہال میں جو تقریب تھی اُس میں وہاں کینیڈین گورنمنٹ کے چھ وزیر شامل ہوئے۔ ستاون (57) نیشنل ممبران پارلیمنٹ شامل ہوئے۔ گیارہ مختلف ممالک کے ایمبیسیڈرز شامل ہوئے اور امریکہ کی ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری اور لیبیا کی ایمبیسی کے نمائندگان شامل ہوئے۔ صوبہ اونٹاریو کے منسٹر بھی موجود تھے۔ تیس سے زائد اہم شخصیات پروگرام میں شامل ہوئیں جس میں چیف آف سٹاف اور منسٹرز شامل تھے۔ پھر evangelical fellowship کے ڈائریکٹر تھے۔ کینیڈین ریڈ کراس کے چیف کمیونیکیشن آفیسر شامل تھے۔ آر۔سی۔ایم۔پی کے اسسٹنٹ کمشنر شامل تھے۔ یونیورسٹی آف آٹوا کے اور کارلٹن یونیورسٹی (carleton university) کے پروفیسر شامل تھے۔ بعض dean اور وائس پریذیڈنٹ بھی تھے۔ کینیڈین کونسل فار مسلم کے ڈائریکٹر شامل تھے۔ یُو ایس گورنمنٹ کے نمائندگان اور بعض think tank کے ممبر شامل تھے۔ گویا وہاں ان لوگوں کی ایک بڑی اچھی gathering تھی جو اپنے آپ کو دنیا کے معاملات چلانے والا سمجھتے ہیں۔ وہاں اسلام کی تعلیم کی روشنی میں بیان کرنے کا موقع ملا اور اسی طرح جو ان کا کردار ہے اور یہ لوگ جو دوعملی دکھاتے ہیں اس کو بھی میں نے واضح کیا کہ صرف مسلمانوں پہ الزام نہ دو بلکہ تمہارے اپنے جو کام ہیں ان کی طرف بھی دیکھو اور تم لوگوں کی وجہ سے بعض دفعہ دنیا میں بعض فساد پیدا ہوئے ہیں۔

بہرحال بعد میں اس کے جو تأثرات تھے وہ پیش کرتا ہوں۔

ممبر پارلیمنٹ ہیں جوڈی سگرو (Judi Sgro)۔ انہوں نے کہا کہ امام جماعت کا یہ خطاب ان نصائح سے پُر تھا کہ ہم کس طرح تیسری جنگ عظیم سے بچ سکتے ہیں۔ یہ بالکل واضح تھا کہ ہمیں اس تباہی سے بچنے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون اور محنت کی ضرورت ہے۔ یہ کہتی ہیں کہ یہ پیغام جو اس وقت دیا گیا یہ ساری دنیا تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک ممبر پارلیمنٹ کیون واگ (Kevin Waug) ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مختصر الفاظ میں بہت سے عناوین پر روشنی ڈالی۔ میں خاص طور پر اس بات سے متاثر ہوں کہ امام جماعت نے اپنے خطاب میں قرآن کریم کے بہت سے حوالہ جات پیش کئے۔ یہ امر خاص طور پر مجھ جیسے شخص کے لئے جس کا دینی علم بہت کم ہے نہایت خوشکن تھا۔ اس سے میرے علم میں بھی اضافہ ہوا۔

ہر ایک نے اپنی اپنی سوچ کے مطابق بیچ میں سے پوائنٹ نکالے اور تبصرے بھی کئے۔

اسی طرح اسرائیلی سفیر بھی وہاں موجود تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ امن کے لئے اہم پیغام تھا اور یہ کہ تمام مذاہب کو کس طرح ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ کہتے ہیں کہ آج اسلام کے بارے میں میری سوچ بدل گئی ہے اور اس کی قدردانی بھی بڑھ گئی ہے۔ اس خطاب کو شائع کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہئے۔ اور اگر لوگ اس پیغام کی پیروی کریں تو دنیا کے گھمبیر سے گھمبیر مسائل بھی حل ہوسکتے ہیں۔ مجھے اس خطاب میں برداشت کا پہلو بہت پسند آیا اور یہ کہ تمام لوگوں کے حقوق ادا کئے جانے چاہئیں، چاہے وہ مسلمان ہوں یا یہودی ہوں، سب کے حقوق ادا ہونے چاہئیں۔

پھر سینیئر امیگریشن جج اور وہاں جو سر ظفر اللہ خان ایوارڈ دیا جاتا ہے، اس سال اس کے حاصل کرنے والی لوئس آربر (Louise Arbour) نے اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نہایت صاف زبان میں امام جماعت نے ہماری کمیوں اور کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی اور ساتھ ساتھ مغربی معاشرے کے مسائل پر بھی روشنی ڈالی اور یہ کہ بعض دفعہ ان کے عملوں میں منافقت نظر آتی ہے اور اقلیتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے۔

پھر ممبر پارلیمنٹ راج سینی (Raj Saini) نے کہا کہ اسلام کے بارے میں بتایا کہ امن پسند مذہب ہے اور جو مسلمان اس امن کے پیغام کی پیروی نہیں کرتے وہ سچے مسلمان نہیں۔

اس طرح پارلیمنٹ کے ایک ممبر ماجد جواہری ہیں۔ غالباً کسی عرب ملک سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے آج پیغام میں سنا کہ دنیا میں قیام امن کس طرح ہوسکتا ہے؟ یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے اور اس کو ہم نے مل جل کر حل کرنا ہے۔ اور بھی بہت سے چیلنج ہیں جیسے معاشی بحران، دہشتگردی۔ ان سب کے لئے ہمیں سخت محنت اور مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

کرسٹی ڈنکن (Kirsty Duncan) صاحبہ ممبر پارلیمنٹ ہیں اور سائنس کی وزیر بھی ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ ایک بات جو خاص طور پر میرے دل کو لگی وہ یہ (ان سے ویسے بھی باتیں ہوتی رہی تھیں۔ یہ ذاتی تبصرہ انہوں نے کیا) کہ ایک بار جو دوست بن جائے وہ ہمیشہ کے لئے دوست ہوجاتا ہے۔ خطاب میں کئی پہلو بیان کئے مثلاً عدل و انصاف، امن، نوجوان، اقوام متحدہ اور ہم سب کو مل کر انسانیت کی بہتری کے لئے کوشش کرنا۔ کہتی ہیں کہ احمدیہ جماعت میرے لئے ایک مہربان فیملی کی طرح ہے۔

اسی طرح ممبر پارلیمنٹ نکولا ڈی اوریو (Nicola Di Iorio) نے اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بڑی اچھی تقریر تھی جس میں تمام دنیاوی مسائل کو اختصار کے ساتھ پیش کیا۔ آپ نے مذہب کے پس منظر میں دنیا کے مسائل پر روشنی بھی ڈالی۔ جماعت احمدیہ ایک زبردست جماعت ہے اور مذہبی تنظیموں کے لئے ایک مثال ہے۔ آپ نے ہمیں اس طرف متوجہ کیا کہ مذہبی معاملات میں برداشت ہونی چاہئے اور یہ کہ جارحیت کا نتیجہ مزید جارحیت ہی ہوتا ہے۔ اگر ہم برداشت جیسی ایک صفت کو ہی اختیار کرلیں تو ہم ایک بڑی تبدیلی لاسکتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ امام جماعت احمدیہ یہاں آئیں گے اور رسمی قسم کی باتیں کر کے چند الفاظ شکر گزاری کے ادا کر کے بیٹھ جائیں گے۔ لیکن جو خطاب ہوا تو کہتے ہیں کہ شاید ہی میں نے اس سے بہتر کوئی ایڈریس سنا ہو۔ انہوں نے تمام مسائل پر روشنی ڈالی جن کا تمام دنیا کو سامنا ہے۔ جیسے آب و ہوا میں تبدیلی، اقتصادی مسائل، خانہ جنگی۔ بنیادی وجہ ناانصافی بھی بیان کیا۔ دورِ حاضر کے مسائل کے حل بھی بیان کئے۔ اور یہ بھی کہا کہ مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ یہ بھی کہا کہ اسلحے کی خرید و فروخت نہیں ہونی چاہئے جو مغربی ممالک کرتے ہیں۔ کہتے ہیں مجھے اس پروگرام میں شامل ہو کر بیحد خوشی ہوئی کہ کسی امن پہ بات کرنے والے کو سنا۔ کہتے ہیں یہ جس طرح تمام دنیا کو اسلام سے متعارف کرا رہے ہیں یہی اصل طریقہ ہے۔

جرمن سفیر ورنر وینٹ (Werner Wnendt) نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ نے مستقبل کی تصویر کشی کی ہے۔ ہم سب بھی ایسا ہی پُرامن مستقبل چاہتے ہیں۔ ان کے خطاب سے ہمیں پتا چلا کہ اسلام پُرامن مذہب ہے اور ہم سب یورپ میں آنے والوں کے ساتھ مل کر رہ سکتے ہیں۔ اس تقریر کا سب سے اہم پیغام یہ تھا کہ ہم سب کو دنیا کی بہتری کے لئے کوشش کرنی ہوگی اور اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ عوام الناس کو انفرادی طور پر اپنی زندگیاں گزارنے کی اجازت ہو۔

یہ بھی مَیں نے کہا تھا کہ حکومتوں کو مذہب کے معاملے میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے اور بھی بعض مسائل ہیں حجاب ہے یا مسجدیں ہیں تو اس قسم کی چیزوں کے بارہ میں یورپ میں سوال اٹھتے رہتے ہیں۔ یہ ایسے سوال ہیں جو فتنہ پیدا کریں گے۔

اسی طرح ایک چیف امام اور سکالر محمد جبار جو غالباً کسی عرب ملک سے ہیں۔ وہاں ایک مسجد کے امام ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں ایک سنی امام ہوں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ اس تقریر نے دنیا میں قیام امن کی بنیاد رکھی ہے۔ اس تقریر کی آج دنیا کو اشد ضرورت ہے۔ امام جماعت کی تقریر حکمت سے پُر تھی کیونکہ آپ نے کسی ایک فریق پہ الزام نہیں لگایا بلکہ یہ کہا کہ دنیا کی بے چینی تمام گروہوں کی کمزوریوں کی وجہ سے ہے۔ ہمیں اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو قبول کرنا چاہئے اور پھر بہتری کی طرف قدم اٹھانا چاہئے۔ اس میں آپ نے اس اسلامی تعلیم کی طرف توجہ دلائی کہ کوئی انسان غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ کہتے ہیں بڑا اچھا خطاب تھا اور وہ سب مضمون بیان ہوئے جن کی ضرورت تھی اور قانون ساز لوگوں کو متبادل حل بھی بتائے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ اسلامی نظریے کو نہایت خوبصورت رنگ میں پیش کیا اور بہت سے مشکل پہلوؤں کو اس خوبصورت انداز میں بیان کیا کہ لوگوں کے جذبات کو بھی ٹھیس نہ پہنچے۔

پھر ایک مہمان گارنیٹ جینس (Garnett Genuis) کہتے ہیں کہ پیغام بہت اچھا تھا کہ کس طرح مذہب اور مذہبی رہنما معاشرے میں قیام امن اور عصر حاضر کے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ یہ بات بھی اجاگر کی کہ کس طرح اسلحہ کی خرید و فروخت کو کنٹرول کر کے ہم ایک دوسرے کے ساتھ امن سے رہ سکتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ عموماً ہم ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے رہتے ہیں لیکن امام جماعت نے وضاحت کی کہ کس طرح مغرب اور دوسرے ممالک اپنے اپنے کردار ادا کرتے ہوئے دنیا کی حالت بہتر بنا سکتے ہیں۔

ایک سکھ مہمان نے کہا کہ ایک مغربی پارلیمنٹ میں آ کر کہا کہ دنیا کی بے چینی میں مغربی ممالک کا بھی ہاتھ ہے۔ مثلاً انہوں نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ جو اسلحہ مغربی ممالک بیچتے ہیں وہ دہشت گردوں کے ہاتھ میں کیسے پہنچ جاتا ہے۔ اس بات کو بھی واضح کیا کہ جو کینیڈین لوگ دہشتگردی کے لئے جاتے ہیں ان میں سے بیس فیصد خواتین ہوتی ہیں اور وہ آنے والی نسلوں کو بھی اس رنگ میں رنگین کر دیں گی۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں کبھی نہیں سوچا تھا۔ کہتے ہیں یہ بات بھی مجھے اچھی لگی کہ انہوں نے قرآن کے حوالے سے بھی بات کی کہ ہمیں اپنے عہد اور امانتیں پوری کرنے کی ضرورت ہے اور بڑے خوبصورت انداز میں یہ کہا کہ حکومت بھی ایک امانت ہے اور حکومتی عہدیداران کو اپنے ان عہدوں کو کماحقہٗ ادا کرنا چاہئے۔ پھر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امام جماعت نے یہ بھی کہا کہ مسلمان علماء نے عوام کو گمراہ کیا ہے اور اس وجہ سے فساد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مغربی ممالک کو بھی چیلنج کیا کہ وہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ وہ آزادئ ضمیر اور آزادئ حقوق کو قائم کرتے ہیں۔ اس لئے اب ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ان دعووں پر عمل کر کے دکھائیں اور مذہبی امور میں مداخلت نہ کریں جیسے حجاب پر پابندی یا عبادتگاہوں پر پابندی۔ کہتے ہیں بڑے عمدہ طریقے سے مغرب کو توجہ دلائی۔

یہ چند مثالیں میں نے دی ہیں۔ اس طرح کے بیشمار تبصرے منسٹروں کے بھی اور دوسروں کے بھی تھے۔

اسی طرح پارلیمنٹ ہِل میں جو فنکشن تھا اس کی جو میڈیا کوریج ہوئی۔ ایک تو پہلے خود وزیر اعظم صاحب نے اپنے ٹویٹ اکاؤنٹ پر لکھا کہ مجھے آج آٹوا میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا مسرور احمد سے مل کر خوشی ہوئی اور ساتھ انہوں نے تصویر بھی دی اور پھر یہ ٹویٹ چلتی رہی۔ اسی طرح اس سارے فنکشن کی خبر کی اخباروں کے ذریعے سے جو کوریج تھی یہ مختلف ذریعوں سے تقریباً ساڑھے چار ملین افراد تک پہنچی ہے۔

اسی طرح ٹورانٹو میں ایوان طاہر میں ایک پیس سمپوزیم تھا جس میں 614 غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان شامل ہوئے جن میں مختلف علاقوں کے میئرز، کونسلرز، اخبارات کے صحافی، ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

presbyterian church کے پادری پیس سمپوزیم سن کے کہتے ہیں کہ آج امام جماعت کے خطاب سے مجھے بڑا اثر ہوا کیونکہ یہ پیغام امن، محبت اور امید کا پیغام تھا جس کا رنگ و نسل، شرق و غرب یا کسی خاص وقت یا جگہ سے تعلق نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے تھا۔ اس خطاب کی اہمیت یہ بھی ہے کہ دنیا میں بہت سی غلط فہمیاں اور خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ لیکن آج کے پیغام میں یہ بات واضح تھی کہ ہمارے درمیان مشترک چیزیں زیادہ ہیں اور اختلاف کی باتیں کم۔ یہ ایک بہت بڑی خوشخبری ہے جسے لوگوں کو سننے کی ضرورت ہے۔

ایک مہمان گریگ کینیڈی (Greg Kennedy) جن کی بہن نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے، کہتے ہیں کہ میں آج اپنی بہن کے ساتھ آیا ہوں کیونکہ اس نے ماضی قریب میں اسلام قبول کیا ہے اور ہم دیکھنا چاہتے تھے کہ جماعت احمدیہ کی کیا تعلیمات ہیں اور امام جماعت کا پیغام سن کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ میری بہن اتنی محبت کرنے والے اور ساتھ دینے والے اور لوگوں کی خدمت کرنے والے لوگوں میں شامل ہوئی ہے۔ جو باتیں میں نے آج سیکھی ہیں میں ان سے بہت خوش ہوں۔ اس پیس سمپوزیم میں بھی میں نے امن کے ساتھ جماعت کی دنیا میں جو خدمات ہیں ان کا بھی ذکر کیا تھا۔

اسی طرح ایک محمد الحلاواجی (Muhammad al halawaji) صاحب جو پارلیمنٹ میں تھے اور نائل ایسوسی ایشن کے صدر ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ آج کا پیغام نہایت واضح تھا کہ ہم سب کو محبت کے ساتھ رہنا چاہئے اور ہمیں کسی سے نفرت کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم ایک دوسرے سے نفرت کرتے رہیں گے تو امن قائم نہیں ہو سکتا۔ کہتے ہیں کہ جب میں نے پارلیمنٹ میں امام جماعت کا خطاب سنا تو مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ پارلیمنٹ میں اس طریق پر کوئی مسلمان رہنما اس طرح خطاب کر سکتا ہے۔ خوف کی کوئی جھلک نظر نہیں آئی اور نہایت نڈر طریق پر اپنی تقریر کی اور لوگوں کو یقین ہو گیا کہ یہی اسلام کا صحیح اور سچا پیغام ہے۔ جو جنگیں ہو رہی ہیں ان کے پیچھے کچھ لوگ ہیں جو اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں آج کے خطاب میں بھی ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے حوالے سے بات کی اور یہی ہمارا لائحہ عمل ہونا چاہئے اور یہی سچ ہے۔

پھر زمیتا (Zumita) کمیٹی کے ممبر ابو یوسف صاحب ہیں۔ کہتے ہیں آج جو میں نے سنا اور دیکھا اس سے میں بہت متأثر ہوا۔ امام جماعت نے اپنے خطاب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی مثالیں پیش کیں اور ہمیں توجہ دلائی کہ ہمیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ امام جماعت احمدیہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ سے یہ بھی ثابت کیا کہ انہوں نے جبراً کبھی بھی کسی کو اسلام میں داخل نہیں کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح تمام انسانیت کی خدمت کی۔ قرآن کریم کے حوالے سے بھی اسلامی تعلیم پر روشنی ڈالی جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ۔ اور کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائی، یہودی، ہندو یا کسی بھی مذہب کے ماننے والے کو ان کے حقوق دیئے اور توجہ دلائی کہ بحیثیت انسان ہم سب ایک ہیں۔

پھر تیسرا فنکشن یارک یونیورسٹی میں ہوا۔ اور اس یارک یونیورسٹی کا شمار کینیڈا کی بڑی یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ اس میں گیارہ فیکلٹیز ہیں اور اس کا جو مین کیمپس ہے اس میں ترپّن (53) ہزار سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس یونیورسٹی میں اساتذہ کی تعداد سات ہزار کے قریب ہے۔ اس یونیورسٹی سے اب تک تین لاکھ کے قریب طلباء تعلیم سے فارغ ہو چکے ہیں۔ مَیں نے چانسلر سے پوچھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کینیڈا کی تیسری بڑی یونیورسٹی ہے۔

اس تقریب میں ایک دوست شامل ہوئے کیٹ کوریئر (Cat Courier) صاحب جو یونیورسٹی آف ٹورانٹو کے Indigenous ایلڈر ممبر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آج کا دن ایک تحفہ تھا۔ ایسی باتیں سن کر بہت لطف آیا کہ ہم سب مل کر دنیا کے امن کے لئے کام کر رہے ہیں جو پرانے مقامی لوگ ہیں ان لوگوں کے بھی حقوق مارے گئے ہیں۔ کم از کم یہ ان کا خیال ہے کہ حکومت کو جو ہمارے ساتھ کرنا چاہئے تھا، ان کا وہ حق ادا نہیں ہو رہا۔ تو کہتے ہیں کہ جو بات مجھے خاص طور پر پسند آئی وہ یہ تھی کہ امام جماعت احمدیہ نے جو کچھ بھی کہا وہ دل کی گہرائی سے کہا۔ جب کوئی سچائی کی باتیں دل سے کرتا ہے تو ہمیشہ یادگار رہتی ہیں۔ وہ دنیا کی دوسری طرف سے آ کر وہی پیغام پیش کر رہے ہیں جسے ہم پسند کرتے ہیں۔

اور پھر اسی طرح ایک طالبہ شیرل کریس (Sheryl Cress) جو تھیں۔ یہ کہتی ہے کہ بہت اچھا موقع تھا جس میں ہم سب کو اسلام کی بعض حقیقی تعلیمات کا پتا لگا۔ اب مجھے اسلام کا کچھ علم حاصل ہو گیا ہے۔ اب میں صرف گمان پر نہیں چل رہی بلکہ امام جماعت نے امن کے حوالے سے خوب اچھی باتیں کی ہیں۔ یہ باتیں خاص طور پر تعریف کے لائق ہیں کہ امام جماعت نے سمجھایا کہ ہم میں بہت ساری باتیں تعلیمات کے حوالے سے ملتی جلتی ہیں اور یہ مجھے بہت اچھا لگا کہ ہماری اور آپ کی یعنی جماعت کی بنیادی اقدار ایک ہی ہیں۔

ایک دوسری یونیورسٹی کے جرنلزم ڈیپارٹمنٹ کے پروفیسر نے اپنے سارے سٹوڈنٹ وہاں لیکچر سننے کے لئے بھیجے ہوئے تھے۔ ایک خاتون صحافی یوسر البارانی (Yousar Albrani) کہتی ہیں کہ یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ امام جماعت نے آپس میں صلح کے ساتھ رہنے کے بارے میں بتایا۔ ایک جرنلسٹ ہونے کے لحاظ سے میں اکثر امن اور عورتوں کے حقوق کے بارے میں لکھتی ہوں۔ لیکن جب ایک مذہبی لیڈر اس بارے میں بات کرے تو وہ ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ امام جماعت نے بڑی وضاحت سے اسلامی دنیا کے مسائل کو بیان کیا کہ ان کے پیچھے دوسری حکومتوں کا ہاتھ ہے۔ یہ سن کر بہت اچھا لگا کہ امام جماعت جب دنیا کے حالات کے بارے میں پڑھتے ہیں تو انہیں دکھ ہوتا ہے۔

پھر ایک پادری صاحب کہتے ہیں کہ جو باتیں قرآن کریم سے پیش کیں وہ نہایت آسان زبان میں سمجھ آ گئیں اور یہ بات خاص طور پر مجھے پسند آئی کہ دنیا میں جو مختلف جنگیں ہو رہی ہیں وہ کسی خاص طاقت کی مدد یا اس کی سرپرستی میں ہو رہی ہیں اور اگر بڑی حکومتیں امداد کرنا چھوڑ دیں تو یہ سب کچھ ختم ہو سکتا ہے۔

پھر ہم سسکاٹون (Saskatchewan) گئے تھے۔ وہاں بھی کچھ پریس کانفرنسیں ہوئیں۔ جماعتی پروگرام بھی تھے۔ غیروں کے ساتھ پروگرام تو نہیں تھا لیکن وہاں بھی مختلف ریڈیو اور پریس کے ذریعہ سے مجموعی طور پر تقریباً 1.78 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

پھر مسجد محمود رجائنا کا افتتاح تھا۔ وہاں بھی جمعہ کے بعد شام کو مسجد کے حوالے سے ہی ایک ہوٹل میں

ریسیپشن تھی جس میں دوسو مہمان شامل ہوئے۔ اس میں سسکاٹون (Saskatchewan) صوبہ کے وزیراعلیٰ، نائب وزیراعلیٰ، رجائنا سٹی کے میئر، منسٹر برائے پبلک سیفٹی، اپوزیشن کے ڈپٹی ہاؤس لیڈر، قریبی شہروں کے موجودہ اور سابق میئرز، یونیورسٹی آف سسکاٹون کے صدر اور نائب صدر، یونیورسٹی آف رجائنا کے ریلیجس سٹڈیز کے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ، پروفیسرز، پادری، پولیس چیف اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔

مذاہب عالم کے ایک پروفیسر صاحب رجائنا کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایڈریس سننے کے بعد کہتے ہیں کہ نہایت پُر معارف اور دلکش خطاب تھا۔ ان تمام خطابات میں سے نمایاں تھا جو میں نے مذاہب عالم کے پروفیسر کے طور پر سنے ہیں۔ امام جماعت کی جو بات مجھے بہت اچھی لگی وہ آپ کا واضح اور قابل عمل پیغام تھا کہ اگر دنیا میں سب امن چاہتے ہیں تو یہ ان غریبوں کو نظر انداز کر کے نہیں حاصل ہو سکتا جو تکالیف میں مبتلا ہیں۔ میرے خیال میں یہ پیغام بہت ہی واضح تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ میرے خیال میں موجودہ حالات کے پیش نظر جبکہ دنیا کے مسائل کے اسلامی حل پر لوگ کچھ غلط فہمیوں میں الجھے ہوئے ہیں، ان کا پیغام بہت ضروری ہے یعنی جو مَیں نے کہا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ان خدشات کو دور کرنے کا ذمہ لیا اور ان کا پیغام ہمارے اس ملٹی کلچرل اور ملٹی ریلیجس سوسائٹی میں باہمی تعاون، اتفاق اور احترام کو ترویج دینے کے لئے بہت اہم تھا۔

پھر لیجسلیٹو اسمبلی سسکاٹون (Saskatchewan) کے ممبر پال میری مین (Paul Merryman) ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سیاسی اور دنیاوی فنکشنز مختلف ہوتے ہیں۔ وہاں پر لوگ زور لگا کر اپنے خیالات کو ظاہر کرتے ہیں اور لوگوں پر اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن امام جماعت احمدیہ میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی۔ مجھے لگا کہ وہ بہت ہی محبت سے اپنی طرف بلا رہے ہیں اور سب سے محبت کرنے کے لئے تیار اور مستعد ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مذہب اور روحانیت اصل میں اسی بات کا نام ہے یعنی اپنے ہمسایوں سے محبت کرنا اور دوسروں کی مدد کرنا۔ (ہمسایوں سے سلوک کی جو اسلامی تعلیم ہے اس کا بھی مَیں نے وہاں ذکر کیا تھا اس کی طرف ان کا اشارہ ہے۔) پھر کہتے ہیں کہ نہایت ضروری ہے کہ ایک ایسی جماعت مسجد بنائے جو اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلانے والی ہو کیونکہ سسکاٹون (Saskatchewan) کے تمام لوگ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں اور سب کو ایک دوسرے سے احترام اور رواداری کا سلوک اختیار کرنا چاہئے۔

پھر سسکاٹون (Saskatchewan) کے لیڈر آف اپوزیشن Trent Weatherspoon کہتے ہیں کہ آج ایک خوبصورت اجتماع تھا۔ امام جماعت احمدیہ کا پیغام طاقتور اور ضروری پیغام تھا جس نے ہمارے مذاہب میں قدر مشترک باتوں کی نشاندہی کی۔ ہمیں بتایا کہ کینیڈا کے احمدی انسانیت کو ترجیح دینے کے عقیدے کو فوقیت دیتے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ کا پیغام کہ ہم دوسروں کے لئے وہی پسند کریں جو ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں ہم سب کے لئے اہم ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ پیغام یہ تھا کہ باہمی رواداری اور امن قائم ہو۔ امام جماعت نے ان اقدار کی نشاندہی کی جس پر ہم سب کو چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اقدار نہ صرف ہمارے شہر رجائنا یا ہمارے صوبے سسکاٹون (Saskatchewan) کو مضبوط کرنے کے لئے بلکہ ہمارے ملک اور ہماری دنیا کو مضبوط کرنے کے لئے ہیں۔

پھر رجائنا میں رجائنا کی مسجد کے افتتاح کے بعد جو میڈیا کوریج ہوئی، اس میں مختلف ٹی وی اور اخباروں کے ساتھ پریس کانفرنس بھی ہوئی اور انفرادی انٹرویو بھی ہوئے اور ٹی وی، ریڈیو، اخبارات اور پریس کے، مختلف میڈیا کے تقریباً چھ سات لوگ تھے۔ اس طرح رجائنا کی اس مسجد کے افتتاح کی وجہ سے اور پریس کانفرنس کے نتیجہ میں جو خبریں آئیں ان سے تقریباً 1.97 ملین لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔

اسی طرح وہاں رجائنا کے بعد لائڈ منسٹر ''مسجد بیت الامان'' کا افتتاح ہوا۔ وہ چھوٹی سی جگہ ہے اور زیادہ تر تیل کا کاروبار کرنے والے لوگ وہاں جاتے ہیں۔ 49 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی جس میں سسکاٹون (Saskatchewan) کی legislative assembly کے ممبر اور سابق ممبران پارلیمنٹ، نئے منتخب شدہ میئر، قریبی علاقوں کے میئرز، ڈپٹی میئرز، کونسلر، پروفیسرز، ٹیچرز، صحافی اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

سابق منسٹر برائے امیگریشن اینڈ ڈیفینس Jason Kenney ان کے ہمارے پرانے تعلقات ہیں۔ جماعت سے اور مجھ سے بھی ذاتی طور پر ان کا کافی تعلق ہے۔ وہ بھی وہاں آئے ہوئے تھے اور کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی جماعت ہے لیکن بہت بڑھ چڑھ کر کام کرتی ہے اور اسلام کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اس وقت جو دنیا کے حالات ہیں اور انتہا پسندی کے بارے میں غلط تصورات ہیں کہ اسلام انتہا پسندی کی اجازت دیتا ہے ایسی صورتحال میں جماعت احمدیہ ایک اکسیر کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ وہ اسلام ہے جو کینیڈا کی تہذیب کے عین مطابق ہے اور امن کا ضامن ہے۔ اور کہتے ہیں میرے خیال میں مسجد کا افتتاح اور امام جماعت احمدیہ کا دورہ اس پورے علاقے کے لئے علم میں اضافے کا باعث ہوگا اور لوگوں کے سامنے اسلام کا خوبصورت چہرہ پیش کیا جائے گا۔ پھر کہتے ہیں کہ آج کے خطاب میں امام جماعت احمدیہ نے ان تمام منفی تصورات کا جواب دیا جو لوگوں کے دلوں میں اسلام اور مسجد کے بارے میں آ سکتے ہیں۔ مسجد کا افتتاح ایک نہایت مثبت قدم ہے اور ہماری مذہبی آزادی کی اقدار کے عین مطابق ہے۔

میں نے یہ بتایا ہے کہ ان کا تعلق ہے۔ لاہور میں دارالذکر اور ماڈل ٹاؤن کی جو شہادتیں ہوئی تھیں اس وقت یہ منسٹر تھے۔ سب سے پہلے ان کا مجھے تعزیت کا فون آیا تھا اور اس کے بعد انہوں نے یہ بھی وعدہ کیا کہ ہم شہداء کی فیملیوں کو کینیڈا میں آباد کرنے کی کوشش کریں گے اور اس لحاظ سے انہوں نے وعدہ پورا بھی کر دیا۔ اللہ کے فضل سے تقریباً تمام شہداء کی فیملیاں وہاں جا چکی ہیں۔

تقریب میں شامل ایک مہمان جان گورملے (John Gormley) جو ریڈیو پر ایک پروگرام کے میزبان بھی ہیں۔ کہتے ہیں کہ مسجد کے کردار کے حوالے سے بہت سے اہم نکات پیش کئے ہیں۔ پھر میرے حوالے سے بات کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مسجد صرف عبادت ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ ہیومینٹی کے جمع ہونے کی بھی جگہ ہے اور جماعت احمدیہ اس حوالے سے بہت کام کر رہی ہے۔ جب بھی کوئی دہشتگردی کا واقعہ ہوتا ہے تو جماعت احمدیہ ہی سب سے پہلے آپس کے تعلقات بڑھانے اور مختلف مذاہب کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ پیغام بھی دیا کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ جماعت احمدیہ کے لوگ پوری طرح معاشرے کا حصہ ہیں اور جہاں کہیں بھی آباد ہیں وہاں بھرپور طور پر لوگوں میں گھل مل گئے ہیں۔ جہاں بھی جماعت کے لوگ ہیں وہ وہاں کی کمیونٹی کو مضبوط کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

پھر اس کے بعد کیلگری بڑا شہر ہے وہاں جماعت بھی بڑی ہے اور ہماری مسجد بھی بہت بڑی اور خوبصورت ہے۔ وہاں 11 نومبر کو جمعہ کے بعد پیس سمپوزیم تھا۔ اس میں تقریباً 644 مہمانوں نے شرکت کی اور ان مہمانوں میں کینیڈا کے سابق وزیراعظم بھی شامل ہوئے جو ابھی چند مہینے پہلے وزارت عظمیٰ سے ہٹے ہیں اور نئے وزیراعظم آئے ہیں۔ البرٹا کے منسٹر برائے ہیومن سروسز شامل ہوئے۔ کیلگری کے سابق اور موجودہ میئر شامل ہوئے۔ سابق وزیر Jason Kenney جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے وہ بھی وہاں آئے۔ یونیورسٹی آف کیلگری کے ڈین اور وائس چانسلر بھی آئے۔ بعض قریبی علاقوں کے میئرز اور ڈپٹی میئرز بھی آئے۔ ریڈ ڈیئر (Red Dear) کالج کے پریذیڈنٹ، legislative assembly کے ممبران اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے اور چھ سو سے اوپر کی حاضری تھی۔ پڑھے لکھے لوگوں کی اچھی gathering تھی۔

کینیڈا کے سابق وزیراعظم سٹیفن ہارپر (Stephen Harper) نے یہاں اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے امام جماعت احمدیہ کو متعدد مقامات پر خطاب کرتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے ہمیشہ اسلام کا پُرامن پیغام دنیا تک پہنچایا ہے اور پھر خطاب کے بعد اپنا تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آج شام بھی یہی کیا۔ یہ ایک عظیم الشان پیغام ہے جو اُن کی جماعت کے تمام ممبران کا عکس بھی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ میرے خیال میں امام جماعت کے ریمارکس بہت ہی ضروری اور اہم ہیں اور ہر ایک کو ان کو سننے کی ضرورت ہے کیونکہ آج کے دور میں انتہا پسند عناصر اسلام کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ یہی اصل اسلام ہے۔ اور پھر کہتے ہیں خلیفۃ المسیح نے یہ کہا کہ اسلام کا مطلب ہی امن ہے۔ اسلام کا مطلب اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق سے محبت ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ امام جماعت نے تمام مسائل پر اور دنیا کے دیگر مسائل، خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے موضوع پر نہایت پر حکمت روشنی ڈالی۔ پھر یہ کہتے ہیں یہ بہت ہی مشکل امر تھا لیکن انہوں نے بڑی دانشمندی کے ساتھ اس پر بحث کی۔ مَیں تمام لوگوں کو اس بات کی تلقین کروں گا کہ اگر انہوں نے امام جماعت کا خطاب نہیں سنا تو وہ ضرور اسے سنیں۔

اسی طرح ناہید نینشی (Naheed Nenshi) صاحب جو کیلگری کے میئر ہیں، کہتے ہیں کہ بڑا اچھا خطاب تھا۔ بڑی جرأت کے ساتھ اسلام کی پرامن تعلیم کو پیش کیا اور کہا کہ اسلام میں کسی بھی قسم کی شدت پسندی کی گنجائش نہیں۔ مسلمانوں کی نمائندگی میں ایسی بات سننا خوش آئند ہے۔ وہاں کے یہ میئر آغا خانی ہیں۔

پھر یونیورسٹی آف کیلگری کے ایک پروفیسر اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ یہ پیغام امن کا پیغام تھا جو بہت ضروری ہے۔ ہم بنیادی طور پر ڈچ ہیں اور ہمارے ہاں کہاوت ہے کہ unknown is unloved۔ یعنی جس چیز کا علم ہی نہیں اس سے محبت کیسے ہو سکتی ہے؟ یہی حال اسلام کا ہے جب اسلام کی حقیقت کا پتا چلتا ہے تو اچھا لگنے لگتا ہے۔ ہمیں آج امام جماعت کو سننے کا موقع ملا ہے۔ آج سے اسلام کو ہم بہتر سمجھیں گے اور اسلام سے پہلے سے زیادہ محبت کریں گے۔

پھر لیڈر آف دی البرٹا پارٹی اور کیلگری ایلبو (Elbow) کی legislative assembly کے ممبر گرین کلارک (Gren Clark) نے کہا کہ بڑا متاثر کرنے والا پیغام تھا۔ بروقت اور دنیا کے موجودہ حالات کے مطابق تھا۔ کیلگری اور کینیڈا کے لوگوں کو پتا چلا ہے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے۔ یہ بات

ہمیں دوسروں تک بھی پہنچانی چاہئے کہ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے اور حقیقت یہی ہے۔

پھر برائن لٹل شیف (Bryan Little Chief) اپنے تأثر کا اظہار کرتے ہیں کہ امام جماعت نے امن کے قیام پر اپنے خطاب کو مرکوز رکھا۔ یہ بہت ہی اچھا انداز تھا۔ میں اسلام کے بارے میں بہت کم جانتا تھا۔ ڈرتا تھا اور میڈیا میں منفی کوریج کی وجہ سے مخمصے کا شکار تھا۔ میں سوچا کرتا تھا کہ کیا قرآن واقعی فساد کی تعلیم دیتا ہے۔ آج بالآخر مجھے اپنے سوالات کا جواب مل گیا ہے۔ امام جماعت نے قرآن کریم کے حوالے پیش کئے اور ثابت کیا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ پہلے میں جب بھی سفر کے دوران کسی مشرق وسطی سے تعلق رکھنے والے فرد سے ملتا تو ڈرتا تھا کہ وہ دہشتگرد حملہ نہ کر دے لیکن آج مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسلامی تعلیم سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ امام جماعت نے جو پیغام دیا ہے ہمیں اس پیغام کی بہت ضرورت ہے کیونکہ دنیا میں بہت فساد پیدا ہو چکا ہے اور امام جماعت احمدیہ نے سب کو بتایا کہ ہمیں نفرت کا مقابلہ ہمدردی اور پیار سے کرنا ہے۔

پھر کیلے (Kelly) صاحبہ ایک خاتون ہیں کہتی ہیں کہ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کس قدر اہم پروگرام میں شرکت کرنے جارہی ہوں۔ کہتی ہیں میں تو صرف اپنے ایک دوست کو خوش کرنے آئی تھی جس نے مجھے دعوت دی تھی کہ ضرور شامل ہونا۔ یہ بھی بڑی پڑھی لکھی خاتون ہیں۔ لیکن میں بہت ہی خوش ہوں کہ میں آ گئی۔ میں نے کبھی ایسا پروگرام نہیں دیکھا جس میں ہر طرف مثبت سوچ ہو۔ جماعت احمدیہ کے امام کا پیغام بہت ہی اعلیٰ ہے۔ مجھ جیسے کم علم کو بھی یہ بات اچھی طرح سمجھ آ گئی کہ اسلام ایسا مذہب ہے کہ ہر قوم، نسل اور مذہب کو خوش آمدید کہتا ہے۔ چنانچہ ہمیں ہرگز اسلام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم مسلمانوں کو بہتر طور پر جاننے کی کوشش کریں۔ پھر کہتی ہیں کہ غیر مسلم سکالرز کے جو حوالہ جات پیش کئے گئے۔ (یہاں میں نے کچھ اورئینٹلسٹس (Orientlists) کے، سٹینلے پول (Stanley Pool) وغیرہ کے حوالے پیش کئے تھے) جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تھے کہ آپ نے کس طرح امن قائم کیا اور کس طرح اس وقت برداشت تھی۔ اس کے حوالے سے یہ بات کر رہی ہیں کہ غیر مسلم سکالرز کے جو حوالے پیش کئے گئے وہ مجھے بہت اچھے لگے ہیں۔ کس طرح انہوں نے اپنا نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے اسلام کے پیغمبر کو امن پسند ثابت کیا ہے۔

صرف واقفیت کی وجہ سے ایک فنکشن پر تو یہ لے آئے لیکن احمدیوں کو بھی چاہئے کہ جن سے واقفیت ہے ان کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بھی بتایا کریں اور اسی طرح پھر آہستہ آہستہ باتوں سے ہی تبلیغ کے راستے کھلتے ہیں۔ یہ نہیں کہ عام دنیاوی باتیں ہوتی جائیں اور اسلام کے بارے میں کچھ پتا نہ ہو۔ اب یہ پرانی دوست تھی جس کو یہ خیال تو آیا کہ اپنے دوست کی خاطر فنکشن میں شامل ہوں لیکن جو احمدی دوست تھی اس نے اس کو اسلام کے بارے میں کبھی بتایا نہیں ہوا تھا۔ اس بارے میں ہمارے نوجوان لڑکوں، لڑکیوں کو توجہ دینی چاہئے۔

کیلگری پولیس کے ایک آفیسر باب رچی (Bob Richie) کہتے ہیں کہ نہایت دلچسپ خطاب تھا۔ امام جماعت نے بتایا کہ اسلام کس طرح ملٹی کلچرازم کو فروغ دیتا ہے۔ کہتے ہیں ہماری سوسائٹی میں اس چیز کی بہت ضرورت ہے اور امام جماعت تمام لوگوں کو یکجا کر رہے ہیں اور بین المذاہب ڈائیلاگ کو فروغ دے رہے ہیں۔ امام جماعت کی باتیں میرے دل کو جا کر لگی ہیں۔ بالخصوص جب انہوں نے عالمی تعلقات کے حوالے سے بات کی اور بتایا کہ ان مسائل کا کیسے حل نکل سکتا ہے اور انہوں نے قرآن کریم کے حوالے دے کر ثابت کیا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور مسلمانوں کو ہر حال میں صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے کی تعلیم دی گئی ہے خواہ دوسرے فریق کی نیت خراب کیوں نہ ہو۔

ایک مہمان انیلہ لی یوان (Anila Lee Yeun) صاحبہ کہتی ہیں کہ مجھے بہت اچھا لگا کہ امام جماعت نے کینیڈا کے سابق وزیر اعظم کے سامنے مغربی دنیا کو بتایا کہ انہیں انصاف کرنا چاہئے اور دنیا کے مسائل میں اپنے کردار پر غور کرنا چاہئے۔ امام جماعت نے بالکل درست کہا کہ دنیا کے مسائل کا ذمہ دار کسی ایک فریق کو نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

کینیڈا کی Indigenous community جو ہے۔ وہاں کے جو پرانے مقامی لوگ ہیں اپنے اپنے قبیلوں میں رہتے ہیں، اکثر شہروں میں بھی آتے ہیں لیکن بہرحال یہ فرسٹ نیشن کہلاتی ہے اور مقامی ہیں۔ ان میں ایک لی کروشیلڈ (Lee Crowchild) کہتے ہیں مجھے بہت اچھا لگا کہ امام جماعت نے نہایت ایمانداری اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام پر لگائے جانے والے اعتراض کہ اسلام دہشتگردی کی تعلیم دیتا ہے کا مقابلہ کیا۔ مجھے یہ بھی بہت اچھا لگا کہ امام جماعت نے اسلامی صحیفے سے یعنی قرآن شریف سے حوالہ جات دے کر ثابت کیا کہ ایسے اعتراضات غلط ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ امام جماعت نے جس طرح مغربی ممالک کو کہا کہ وہ مشرق وسطیٰ میں ہتھیار مہیا کر رہے ہیں وہ بھی بالکل سچ ہے۔ امام جماعت نے اسلامی جنگوں کی حکمت بیان کرتے ہوئے ایک فقرہ کہا کہ to stop hand of oppressor۔ کہتے ہیں یہ فقرہ مجھے بہت پسند آیا۔ مَیں اسے ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ یعنی اسلامی جنگیں اس لئے لڑی گئیں کہ to stop hand of oppressor۔ کہتے ہیں میں جانتا ہوں کہ آپ کے خلیفہ ظلم اور تشدد کا مطلب بڑی اچھی طرح سمجھتے ہیں اس لئے میں نے محسوس کیا کہ خلیفہ ہماری تکلیف کو بڑی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ ان کے مختلف قبیلے ہیں۔ ان کے بھی دس لیڈر وہاں آئے ہوئے تھے ان سے بھی ملاقات ہوئی اور یہاں بھی ہم تبلیغ کے پروگرام بنائیں گے۔ انشاء اللہ۔ رستے بھی کھلیں گے۔

کیلگری میں ٹی وی، ریڈیو کے مختلف نیوز چینل اور میڈیا کے ذریعہ سے جو کوریج ہوئی ہے اس میں آٹھ دس چینلز نے اور اخباروں نے خبریں دیں جن میں نیشنل لیول کے بڑے بڑے اخبار بھی تھے۔ اس طرح کیلگری میں جو انٹرویو اور پریس کانفرنس وغیرہ ہوئی ہیں اس کے ذریعہ سے مجموعی طور پر پانچ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔

کینیڈا کے دورے کے دوران جو مجموعی طور پر میڈیا کی کوریج ہوئی ہے اس میں 32 ٹی وی چینلز نے پانچ زبانوں میں خبریں نشر کیں جن کے ذریعہ چالیس ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ مجموعی طور پر چھ زبانوں میں مختلف ریڈیو سٹیشنز پر تیس خبریں نشر ہوئیں اور ان کے ذریعہ سے آٹھ لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔

مجموعی طور پر 227 اخبارات میں بارہ مختلف زبانوں میں خبریں اور انٹرویو شائع ہوئے جن کے ذریعہ سے 4.8 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔

سوشل میڈیا جو دوسرا میڈیا ہے اس میں الیکٹرانک میڈیا وغیرہ کے ذریعہ 14.6 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ اس طرح وہاں لوگوں کا اندازہ ہے کہ تمام ذرائع اگر ملا لئے جائیں تو مجموعی طور پر ساٹھ ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا ہے۔ الحمد للہ۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس فضل کی ہمیں قدر بھی کرنی چاہئے اور اسے سنبھالنا بھی چاہئے اور خاص طور پر کینیڈا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل مزید بڑھیں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے ہر کام میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی نیت ہونی چاہئے۔ توحید کو دنیا میں قائم کرنے کی نیت ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے کی نیت ہونی چاہئے۔ اگر یہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکت بھی عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

اب میں پیس ویلیج (Peace Village) والے اور ابوڈ آف پیس (Abode of Peace) کے رہنے والے جو احمدی ہیں، وہاں کی زیادہ تر اکثریت تقریباً ننانوے فیصد آبادیاں، شاید زیادہ ہی ہوں، احمدی ہیں۔ ان احمدیوں کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ وہاں اپنا احمدی ماحول پیدا کریں اور قائم کریں اور زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ صحیح اسلام کا نمونہ آپ قائم کرنے والے ہوں اور خلافت کے ساتھ جس طرح محبت اور اخلاص کا اظہار وہاں میری موجودگی میں کرتے رہے بعد میں بھی اس میں اضافہ کرنے والے ہوں اور بڑھتے چلے جائیں اور اپنے اصل مقصد کو نہ بھولیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اس کی عبادت میں ہمیں کبھی سست نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی، آپ کو بھی، مجھے بھی، سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: رپورٹ دورۂ کینیڈا 2016ء
......................ازصفحہ نمبر 20

واقفاتِ نَو بچیوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بچیوں نے سوالات کئے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ کیسے پتہ لگے کہ خواب شیطانی ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: نفسیات کے جو ماہرین ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہر انسان کو رات میں تین چار خواب آتے ہیں۔ کچھ یاد رہ جاتے ہیں کچھ انسان بھول جاتا ہے یا پھر سارے بھول جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں خواب نہیں آتی۔ وہ اتنی گہری نیند سوتے ہیں کہ ان کو پتہ ہی نہیں لگتا کہ رات کیا ہوا ہے۔ خوابیں ہر ایک کو آتی ہیں۔ بعض دفعہ اچھی خواب بھی آتی ہے۔ اگر انسان کا دماغ نیک ہے، اس کے خیالات نیک ہیں تو اس کو اچھے خواب آتے رہیں گے۔ اگر رات کو تم لوگ گندی فلم دیکھ کر سوئے ہو یا کوئی اور بیہودہ چیز دیکھ کر سوئے ہو تو بعض دفعہ اس قسم کی خوابیں آتی ہیں۔ دماغ پر ان چیزوں کا ایک نفسیاتی اثر ہوتا ہے۔ بعض خوابیں ہوتی ہیں، جو اللہ تعالیٰ خاص طور پر کسی کی راہنمائی کے لئے دیتا ہے۔ اس میں بعض پیغام ہوتے ہیں۔ بعض چیزیں سمجھ نہیں آتیں۔ حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں جس طرح بادشاہ نے خواب دیکھی تھی۔ جو تعبیر کرنے والے تھے، انہوں نے کہا کہ یہ تمہارے دماغی خیالات ہیں۔ جس کی وجہ سے خواب آ گئی۔ سات گائیاں اور سات بالیوں کا کوئی مطلب نہیں۔ لیکن جو قیدی حضرت یوسفؑ کے ساتھ تھے۔ ان میں سے جو ایک رہا ہوا تھا۔ حضرت یوسفؑ نے اس کو کہا تھا کہ بادشاہ کو جا کر میرے بارہ میں بتانا۔ جب اس نے بادشاہ کی یہ خواب سنی تو اسے حضرت یوسفؑ کی یاد آ گئی۔ پھر حضرت یوسفؑ نے اس کی تعبیر کی کہ کس طرح تم پر اچھا زمانہ آئے گا۔ پھر قحط سالی کا زمانہ آئے گا۔ اس عرصہ میں جو تمہاری اچھی فصلیں ہوں گی ان کو قحط والے سالوں کے لئے سنبھال کر رکھ لینا۔ پھر حضور انور نے بچی کو بتایا کہ فصل کیا ہوتی ہے اور Harvesting کیا ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ گندم کا ایک حصہ ہوتا ہے جس کے اندر دانے بھرے ہوتے ہیں اس کو سٹّہ کہتے ہیں۔ بہرحال وہ ایک خواب تھی جس کی تعبیر حضرت یوسفؑ نے کی۔ پھر قحط آیا پھر حضرت یوسفؑ کو بادشاہ نے قید سے نکال

لیا۔ یہ ان کے لئے ایک رہائی کا ذریعہ بن گیا اور اس نے ان کو اپنا فائنانس منسٹر بنا دیا۔ بعض خوابیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی تعبیر سمجھ نہیں آتی۔ لیکن حضرت یوسفؑ کو اللہ تعالیٰ نے خوابوں کے بارہ میں خاص علم دیا ہوا تھا۔ اس لئے انہیں خواب کی سمجھ آ گئی۔ تو انسانوں کو اللہ تعالیٰ بعض اچھی خوابیں دکھاتا ہے۔ جن کا اثر انسان کے دل پر ہوتا ہے۔ اگر کوئی اچھی خواب نہ ہو تو دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ خیال آتا ہے کہ اس کا اچھا نتیجہ نہ ہوگا۔ اس لئے کہتے ہیں کہ بعض خوابوں کے مطلب کی سمجھ نہیں آتی۔ اس لئے جب بھی کوئی خواب دیکھو، تمہارے دل پر اچھا یا برا اثر ہو، دونوں صورتوں میں صدقہ دے دیا کرو۔ اگر شیطانی خوابیں ہوتی ہیں، وہ اس طرح کی ہوتی ہیں کہ مثلاً بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں خواب آئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جھوٹے ہیں، یہ اگر خواب آئی تو یہ شیطانی خواب ہے۔ جس کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اس شخص نے میرے بعد آنا ہے اور میرے دین کو پھیلانا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنا ہے۔ اس کو کہہ دیں کہ جھوٹا ہے، بالکل غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چیلنج کیا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ہمیشہ ان کے ساتھ ہے۔ تو اس قسم کی خوابیں شیطانی خوابیں ہوتی ہیں۔ سو آدمیوں کو اگر خواب آئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں اور ایک کو خواب آئی کہ وہ جھوٹے ہیں، تو وہ خود جھوٹا ہے، وہ خواب شیطانی خواب ہے۔ خوابوں کی تعبیر بھی مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً ایک دفعہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے بیٹے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں خواب دیکھی کہ محمد احسن نام کا ایک شخص ہے جس کی قبر بازار میں ہے۔ اس کو بازار میں دفن کیا ہوا ہے۔ اب بعض لوگ کہیں گے کہ یہ اچھی خواب ہے، لوگ چلتے ہوں گے اور اس کی قبر پر دعا کرتے ہوں گے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خواب بتائی تو آپؑ نے فرمایا کہ محمد احسن نام کا ایک شخص یا تو احمدیت سے مرتد ہو جائے گا یا منافق ہوگا۔ بعد میں پھر ایسے حالات ہوئے کہ ایک شخص جو صحابی بھی تھے اور نام بھی اِن کا یہی تھا خلافتِ ثانیہ کے وقت میں جماعت چھوڑ گئے۔ تو یہ بات ظاہر بھی ہوگئی۔ اس طرح خوابوں کی لمبی تفصیلات ہوتی ہیں۔ لیکن تمہیں سمجھ آئے یا نہ آئے تم صدقہ دے دیا کرو۔ اس لئے کہ ہر ایک تعبیر ہر ایک کو سمجھ نہیں آ سکتی۔ اس کا سادہ علاج یہ ہے کہ اچھی ہو یا بری ہو صدقہ دے دیا کرو۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ۔ اسلام کا ارتقاء کے بارہ میں کیا نظریہ ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اسلام کہتا ہے کہ ارتقاء ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ارتقاء ہوا ہے۔ انسان کی جو تکمیل ہوئی ہے، وہ ارتقاء کے ذریعہ ہوئی ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں مانتے کہ ڈارون کی ارتقاء کی تھیوری ٹھیک تھی۔ نہ Beetle سے انسان بنا، نہ بندر سے۔ کچھ عرصہ ہوا نیشنل جیوگرافک نے ایک ریسرچ پیش کی کہ Beetle کی مختلف selections ہوئیں، جن سے آخر انسان بنا۔ یہ تمام فضول بات ہے۔ ہاں، انسان کی اپنی الگ ترقی ہوئی، انسان ایک الگ نسل ہے۔ انسان آہستہ آہستہ ترقی کرتا گیا۔ پہلے انسان جانور کی طرح تھا۔ جنگلوں میں جانوروں کی طرح رہتا تھا۔ وہاں شکار کرتا تھا، پھر غاروں میں آ گیا پھر لوہے سے کام لینا شروع کیا۔ پھر Agriculture کا دور آیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ دوروں میں ترقی ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو دیکھ لو، ایک Generation Gap ہی کافی ہے۔ تم دیکھ لو Iphone, Ipad, whatsapp, Instagram اور فلاں فلاں چیزیں آتی ہیں۔ تمہاری دادی کو اس کا تصور بھی نہیں تھا، نہ نانی کو پتہ تھا۔ بلکہ بعضوں کی اماں کو بھی نہیں پتہ کہ یہ کیا چیز ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے دماغ کی ترقی ہوئی۔ جس طرح سوچیں بڑھتی گئیں، زمانہ ماڈرن ہوتا گیا اور علم بڑھتا گیا اسی طرح تمہارے دماغ کی ترقی ہوئی، تمہاری یہ ریسرچ یا علم کی پیاس بڑھتی گئی۔ یہ ہے اصل ارتقاء۔ پہلے چھوٹی سوچ تھی، جنگل کی زندگی، پھر غار کی، پھر لوہے کی، پھر کھیتی باڑی شروع ہوئی۔ چھوٹے چھوٹے آلات بنانے لگ گئے۔ افریقہ میں جب میں اسّی کی دہائی میں تھا بہت سارے چھوٹے کسان، چھوٹی زمینیں تھیں، ان کا آلہ تلوار کی مانند تھا جس سے وہ کاشت کاری اور زمین کو نرم کرتے تھے۔ بس دو آلے ان کے پاس ہوتے تھے۔ ایک Hoe اور دوسرا کٹلس۔ جس سے وہ کاشت کاری کرتے تھے۔ اب تو ماڈرن فارمنگ ہوگئی ہے۔ ٹریکٹر وغیرہ آ گئے ہیں۔ اسی طرح یورپ میں ہے۔ اگر تم ان کے میوزیم میں جاؤ۔ یہ تمہیں اپنے پرانے آلے دکھائیں گے۔ انسان کی ترقی ہی ارتقاء ہے۔ باقی بندر سے انسان نہیں بنا۔ انسان، انسان ہی تھا۔ اگر تم نے مزید پڑھنا ہے تو حضرت خلیفہ رابعؒ کی کتاب RationalityRevelation پڑھ لو۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھ سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کیا ہے؟ ایک جسم تو نہیں ہے۔ وہ تو ایک نور ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا تھا کہ خدا مجھے اپنا آپ دکھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا تم نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن آپؑ نے کہا کہ دکھاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس پہاڑ کو دیکھو۔ میں اس پر اپنا تھوڑا سا جلوہ ڈالوں گا۔ اگر تم نے اسے دیکھ لیا پھر تم مجھے دیکھ سکتے ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ اس پہاڑ پر ایسی بجلی پڑی کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ حضرت موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر انہوں نے کہا اللہ میری توبہ مَیں نہیں دیکھتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ظاہری شکل نہیں ہے۔ وہ نور ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔ اوپر بھی ہے نیچے بھی ہے، دائیں بھی ہے بائیں بھی ہے۔ ابھی کینیڈا میں رات ہو رہی ہے اور ایشیا میں دن ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو دونوں نظر آ رہے ہیں۔ نارتھ پول اور ساؤتھ پول بھی نظر آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی روشنی ہر طرف یکساں پڑ رہی ہے۔ اس طرح کی روشنی نہیں ہے جس کی کچھ روشنی کم ہے۔ کشفی حالت میں اللہ تعالیٰ کی آواز سن سکتے ہو۔ بڑی طاقتور اور پرجوش ایک کیفیت ہے جسے تم سنتے ہی کہتی ہو کہ یہ اللہ ہے۔ جسے تم خواب میں دیکھو کہ ساتھ ہی کہو کہ اللہ نے یہ میرے دل میں بات ڈالی ہے۔ دل میں گڑھ جاتی ہے۔ بعض دفعہ تمثیلی رنگ میں بعض شخصیات میں نظر آتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اللہ ویسا ہے۔ صرف تمہاری تسلی کے لئے ہوتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ دیکھ لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کی شکل میں بول رہا ہے۔ وہ اللہ کی صفات کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے اقبال کے جواب میں ایک نظم لکھی تھی جو انڈیا پاکستان کا بڑا فلاسفر اور شاعر تھا۔ اس نے کہا کہ اللہ تُو کہاں ہے تُو نظر نہیں آتا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے ایک جواب لکھا کہ مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں۔ یعنی میں ظاہری طور پر نظر آ سکتا ہوں لیکن کس طرح؟ درختوں، آسمانوں، قدرت کی خوبصورتی، پہاڑ کی وادیوں، نیاگرا فال میں دیکھو ہر جگہ نظر آ رہا ہے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ بعض دفعہ انسان پر نفس کی وجہ سے غصہ اور سستی حاوی ہو جاتے ہیں، اس سے کیسے بچا جائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: حدیث نبوی میں آتا ہے کہ اگر تم کو غصہ آئے اور تم کھڑے ہو تو تم بیٹھ جاؤ اگر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ اور پانی پی لو۔ سستی کو دور کرنا تو تمہارا کام ہے۔ وہ تو ہمت سے دور ہوتی ہے۔ تمہارے اندر وِل پاور (will power) ہونی چاہئے۔ ''سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو''۔ تم اگر کہو کہ نیند آتی ہے تو تم اٹھارہ گھنٹے بھی سو کر سست ہی رہو گی۔ محنت کرنے والے چند گھنٹے سو کر فریش اٹھتے ہیں۔ باقی جہاں تک غصے کی بات ہے، بہرحال غصہ کے لئے استغفار کرنی چاہئے۔ استغفار زیادہ کیا کرو۔ اللہ سے مدد مانگو۔ دعا کیا کرو کہ اللہ میرا غصہ ٹھنڈا کر دے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ میرے دسویں میں 89 فیصد نمبر آئے ہیں۔ کیا میں ڈاکٹر بنوں؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر داخلہ ملتا ہے تو ضرور بنو۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور کو اپنی والدہ کی کونسی نصیحت یاد آتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:۔ یہی کہتی تھیں کہ نماز پڑھو۔ نصیحت تو بچوں میں یہی کی جاتی ہے۔ جھوٹ کبھی نہیں بولنا۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بتایا تھا کہ کوئی نشان ہوگا جو پہلے کبھی نہیں ہوا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہا تھا کہ کبھی نہیں ہوا بلکہ ایک ہی مہینہ میں چاند سورج گرہن ہوتے رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس وقت ایک دعویدار ہوگا۔ جو دعویٰ کرے گا کہ میں وہی ہوں جو اس پیشگوئی کے مطابق آیا ہوں۔ وہ یہ تھی کہ جب پورا چاند ہوگا، اور چاند کو گرہن لگنے کہ جو تین راتیں ہیں یا تین تاریخیں یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ تو ان تین راتوں میں سے پہلی رات گرہن لگے گا۔ یہ باتیں میں پریس والوں کو بتاتا رہتا ہوں اگر تم ایم ٹی اے دیکھو تو تم کو پتہ ہو۔ بہرحال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ان تاریخوں میں سے پہلے دن چاند کو گرہن لگے گا اور پہلی تاریخ تیرہ بنتی ہے چاند کے مہینہ کی۔ سورج کے دنوں میں سے دوسرے دن کو گرہن لگے گا۔ یعنی ستائیس اٹھائیس انتیس کے دنوں میں سے۔ اُس وقت سارے مہینے چاند کے حساب سے ہوتے تھے۔ یہ Gregorian Calendar نہیں تھا۔ لُونر مہینہ میں سے ستائیس اٹھائیس اور انتیس سورج کے گرہن کے دن ہوتے ہیں۔ ان میں سے دوسرے دن سورج کو گرہن لگے گا جو اٹھائیس رمضان کو لگا۔ رمضان کے مہینہ کی تیرہ کو چاند کو گرہن لگا۔ 1894ء میں یہ ایسٹرن ہیمیسفئیر میں لگا۔ مشرقی دنیا میں دیکھا گیا۔ 1895ء میں ویسٹرن ہیمیسفئیر (Western Hemisphere) میں لگا۔ یہاں امریکہ میں دکھائی دیا۔ اخباروں نے تمام واقعہ لکھا۔ تو یہ نشانی تھی جو پوری ہوگئی۔ یہ نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے بعد دعویٰ کیا۔ آپؑ نے اس سے پہلے ہی دعویٰ کیا ہوا تھا۔ آپؑ نے مولویوں کو فرمایا کہ تم یہ کہا کرتے تھے کہ یہ حدیث ہے کہ جب مسیح اور مہدی آئے گا تو چاند اور سورج کو ایک مہینہ میں گرہن لگے گا۔ وہ نشانی اب پوری ہو گئی۔ پہلے کہتے تھے کہ گرہن کی نشانی پوری نہیں ہوئی اس لئے آپ کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اب گرہن لگ گیا۔ پھر مولوی کہنے لگے کہ حدیث جھوٹی ہے۔ قصہ ہی ختم ہوگیا۔ مولویوں نے تو اپنی جان چھڑانی ہوتی ہے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ میری دوست کہتی ہے کہ امام مہدی نے سیّدوں میں سے ہونا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے دوست سے پوچھو کہ کہاں لکھا ہوا ہے؟ جب سورۃ جمعہ نازل ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کہ آخرین میں سے بھی ایک شخص ہوگا جو پہلوں سے ملے گا۔ جو ابھی نہیں ملا وہ بعد میں ملے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہیں دیا۔ دوسری دوبارہ پوچھا۔ پھر جواب نہیں دیا۔ تیسری دفعہ پوچھنے کے بعد حضرت سلمان فارسیؓ جو کہ صرف ایک غیر عرب شخص تھے، اس عربوں کی مجلس میں۔ ایران کے رہنے والے تھے۔ ان کے کندھے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھا۔ فرمایا کہ وہ ان میں سے ہوگا۔ ان میں سے کیا مراد ہے؟ یا تو وہ فارسی نسل میں سے ہوگا یا وہ غیر عرب ہوگا۔ جب غیر عرب ہو گیا تو سیّد کہاں سے ہو گیا۔ سیّد کا مسئلہ حل ہوگیا۔ اس لئے یہ مسئلہ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حل کر دیا کہ وہ سیّد نہیں ہوگا۔ یہ بھی بتا دیا کہ وہ عرب نہیں ہوگا۔ سیّد کون ہے؟ یہاں پر ہم سیّد سیّد کہتے ہیں لیکن عربوں میں چلے جائیں تو پتہ نہیں چلتا کہ سیّد کون ہے۔ وہاں ہر ایک فرقے کے اپنے اپنے پیر ہیں۔ اسے کہو کہ کوئی حدیث یا قرآن سے ثابت کرو۔ ہم تو قرآن اور حدیث سے ثابت کرتے ہیں۔ پھر لوگ پوچھتے ہیں کہ وہ عربوں میں سے کیوں نہیں آیا۔ یا کوئی اور ملک میں سے کیوں نہیں آیا۔ کیا صرف ہندوستان کی حالت ہی خراب تھی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تو سب سے بڑا مسلم ملک وہی تھا۔ بڑے ملکوں میں سے ایسا ملک تھا جس کی اکثریت خراب ہو رہی تھی۔ اسلام کے دین کے لحاظ سے۔ اسلامی تعلیم سے دور جا رہے تھے۔ تیس لاکھ مسلمان عیسائی ہو گئے تھے۔ عیسائی اتنی تبلیغ وہاں کرتے تھے۔ اس زمانہ میں وہی جگہ تھی جہاں مسیح موعود کو آنا چاہئے تھا اور وہ آ گیا۔ اس لئے یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔

❁......ایک بچّی نے سوال کیا میری ایک سِکھ دوست کہتی ہے کہ آپ کی جماعت میں کوئی مرتد کیسے ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر جماعت سے نکالا جائے تو مرتد نہیں ہوتا۔ مرتد وہ ہوتا ہے جو خود جماعت کو

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

چھوڑے۔ ارتداد کا مطلب ہوتا ہے چھوڑنا، رد کرنا۔ اس کو مرتد کہتے ہیں۔ ایک ہوتا ہے جس کو اخراج کی سزا دیتے ہیں۔ اگر کسی نے دوسرے کا حق ادا نہیں کیا۔ قضاء نے فیصلہ کیا کہ خاوند نے بیوی کا حق ادا نہیں کیا۔ یا کسی نے کسی کو مارا یا کسی نے کسی کے حقوق چھین لئے۔ یا کسی بھی قسم کا ظلم کیا۔ یا جماعت کے نظام کی خلاف ورزی کی۔ اس کو بتانے کیلئے کہ تم نے غلط کام کیا۔ تو جماعت اخراج کی سزا دیتی ہے۔ اگر معافی مانگ لے تو واپس بھی آجاتے ہیں۔ جو نہ معافی مانگے وہ نہیں آتا۔ اکثریت تو معافی مانگ کر آجاتی ہے۔ سزا تو ملنی چاہئے ناں۔ برے کام کرو تو سزا ملنی چاہئے۔ تو اخراج اس کو کہتے ہیں۔

یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ مُخْرَج اور مُرتد میں فرق ہے۔ اگر کوئی لڑکی کسی غیر مذہب والے سے شادی کرے تو اخراج ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اسلام کیا تعلیم دیتا ہے؟ اسلام کہتا ہے کہ لڑکی کو اپنی عصمت، اپنی عزت کی حفاظت کرنی چاہئے۔ جو نہیں کرتا وہ غلط کرتا ہے۔ جس کے بارہ میں پتہ لگ جائے کہ وہ اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کر رہی۔ تو پھر ہم کہتے ہیں کہ تم اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کر رہی اس لئے ہمارا اور تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ ہم نے اس کو ڈنڈا نہیں مارا، اس کا سر نہیں پھاڑا، کسی کو کچھ نہیں کہا۔ بس یہی کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے تمہارا ہم سے تعلق نہیں۔ تمہارا نام ہم جماعت میں شامل نہیں کرتے ہیں۔ تمہارے سے چندہ نہیں لیں گے، اور تمہارے سے کوئی خدمت نہیں لیں گے۔ جب اثر ہی کوئی نہیں ہونا تو ہمارے بیچ بیٹھنے کا فائدہ ہی کیا ہے۔ جن کا اثر تم پر زیادہ ہے، تم انہی کے ساتھ ہی رہو۔ صرف اس لئے نکالا جاتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ شادیاں کرو، اپنی پسند سے بھی کرو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ شادی کرنے کے لئے لڑکا اور لڑکی کی پسند ہونی چاہئے۔ لیکن اس کا جو صحیح طریقہ ہے اس پر چلنا چاہئے۔ اگر ماں باپ نہیں مانتے تو خلیفہ وقت کو لکھ کر دے سکتی ہو۔ کئی لڑکیاں ایسے لکھتی ہیں۔ پھر ان کی پسند سے شادیاں بھی کروا دی جاتی ہیں بشرطیکہ وہ احمدی ہو۔ لیکن تم کسی بھی جگہ چلی جاؤ، کسی کالج یا یونیورسٹی میں یہاں تک کہ کسی کلب میں بھی، ہر جگہ اصول و قواعد ہیں۔ جب تم ان کو توڑتے ہو تو وہ تمہیں باہر کر دیتے ہیں۔ تو جماعت کے بھی اصول ہیں۔ ان کے اندر رہنا چاہئے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم ہیں۔ تم لوگ جو احمدی وقفِ نو لڑکیاں ہو۔ تمہیں چاہئے کہ تم اپنا دینی علم بڑھاؤ۔ تاکہ اس قسم کے سوالات کے جواب جو نئے نئے اٹھتے ہیں وہ خود دیا کرو۔

❁......سوال۔ پیارے حضور میرا سوال ہے کہ محرم کا مہینہ کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:۔ محرم کا مہینہ اسلامی مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے۔ دس محرم میں امام حسینؓ کو شہید کیا گیا تھا۔ اس لئے جو شیعہ لوگ ہیں خود ہی یزید کے ساتھ مل کر انہوں نے آپؓ کا قتل کیا اور خود ہی وہ اپنے آپ کو پیٹتے ہیں۔ حضرت امام حسینؓ کو قتل کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ایک شیعہ فرقہ بن گیا۔ بعض لوگ سوگ مناتے ہیں کہ امام حسینؓ کو قتل کیا گیا ہے۔ اپنے آپ کو پیٹتے ہیں۔ اس لئے دس محرم ان کے لئے بڑا افسوس کا دن ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اگر ان دنوں میں کسی کی شادی ہونی ہے خاص کر کے ہمارے اردگرد شیعہ رہتے ہیں ان دنوں میں ہم نہ تقریب رکھیں۔ اس لئے نہیں کہ ہم انہیں ٹھیک سمجھتے ہیں۔ صرف ان کے احترام میں۔ اگر کوئی ویسے چراغاں کیا ہوتا ہے تو نہ کریں۔ مثلاً یہاں تم نے لائیٹنگ کی ہوئی تھی تو میں نے روک دیا تھا کہ شاید پاس کوئی شیعہ ہو اور اس کے جذبات کو ٹھیس نہ لگے۔ حالانکہ اس کا کوئی عقلاً ثبوت نہیں ہے۔ بہر حال یہ افسوس تو ہوتا ہے کہ ظالمانہ طریق پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کیا گیا۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ واقفاتِ نَو شادی کے بعد اپنی زندگی کیسے گزاریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:۔ پہلے تو یہ ہے کہ اپنے امّاں ابّا کو کہو اور خود بھی کوشش کرو کہ ایسے لڑکے سے شادی کرو جو نیک ہو، دیندار ہو، نمازیں پڑھنے والا ہو تا کہ وقفِ نَو کے کام کو پورا کرنے میں روک نہ ڈالے۔ دوسرا یہ کہ جب شادی ہو جاتی ہے تو مختلف طبیعتیں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ ایڈجسٹ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ کوئی کامل نہیں ہوتا۔ ہر ایک میں چھوٹی چھوٹی کمیاں، برائیاں، خامیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر کوئی خاوند کوئی بیوی دوسرے کی برائی دیکھے تو اپنی آنکھ بند کر لے۔ بولنے کی جہاں ضرورت پڑے اور تبصرہ کرنا ہو تو زبان بند کر لو۔ اگر کوئی تمہارے پاس آکر ایک دوسرے کی برائی سنانا چاہے تو کان بند کر لو۔ اگر اچھی چیز دیکھو تو منہ سے تعریف کرو۔ اچھی بات ضرور سنو، دیکھو۔ بس یہ تین برائیوں سے منہ پھیر لو اور تین اچھائیاں کر لو تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ آپ کی پسندیدہ دعا کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہر دعا مختلف وقتوں میں پسندیدہ بن جاتی ہے۔ سب سے زیادہ میں درود شریف پڑھتا ہوں اور یہ بھی مجھے پسند ہے "رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ"۔

واقفات نَو بچیوں کی یہ کلاس سات بجکر 25 منٹ پر ختم ہوئی۔

....

واقفین نَو بچوں کی کلاس

بعد ازاں پروگرام کے مطابق واقف نو بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم صالح احمد نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم نعمان احمد نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم عدنان احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا عربی متن پیش کیا اور اس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزم شعیب کلیم نے پڑھا۔

[حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دو بھائی تھے۔ جن میں سے ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہتے اور دوسرے کوئی پیشہ کرتے تھے۔ کاریگر بھائی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بھائی کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تمہیں اسی کے سبب رزق دیا جا رہا ہو۔]

(جامع ترمذی۔ کتاب الزہد، باب فی التوکل علی اللہ)

اس کے بعد عزیزم مفلح احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

انسان حیات طیّبہ کا وارث نہیں ہوسکتا جب تک کہ وقف کی روح پیدا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ ایک نیستی اور تذلّل کا لباس پہن کر آستانہ الوہیت پر گرے اور اپنی جان، مال، آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے خدا ہی کے لئے وقف کر دے اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 364)

بعد ازاں عزیزم رامش احمد نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہو

خوش الحانی سے پڑھا۔

واقفین نَو بچوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بچوں نے سوالات کئے۔

❁......ایک نوجوان واقف نَو نے سوال کیا کہ ایک احمدی وقفِ نَو بچہ جماعت کا کس طرح مفید وجود بن سکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: وقفِ نَو کا مطلب ہے کہ تمہارے والدین نے تمہاری پیدائش سے پہلے تمہیں وقف کیا تھا۔ جب تم پیدا ہوئے تو اس سے پہلے ہی تمہاری والدہ نے یہ دعا کی تھی کہ جو بھی پیدا ہونے والا ہے اس کو میں دین کی خدمت کے لئے پیش کرتی ہوں۔ دین کی خدمت کس طرح ہوسکتی ہے؟ دین کی خدمت تب ہی ہوتی ہے جب دین جانتے ہو۔ اور دین کیا ہے؟ ہم کون ہیں؟ مسلمان ہیں؟ ایک مسلمان کے لئے دین کی گائیڈ لائین کہاں سے ملتی ہے؟ قرآن مجید سے ملتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وقفِ نَو کو یہ پتہ ہونا چاہئے کہ ایک خدا ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے اور جس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ میری عبادت کرو۔ تو ایک نوجوان وقفِ نَو بچے کو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نمازیں پڑھو۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ پھر اس کے بعد نمازیں ہیں۔ نمازوں کا حق ادا کرو۔ پھر اگر نفل پڑھ سکو تو زائد عبادتیں بھی کرو۔ اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی محبت بھی عطا کرے اور اس کے حکموں پر چلنے کی توفیق بھی دے۔ اللہ کے حکموں پر چلنا کیا ہے؟ قرآن کریم ہمارے لئے رہنما ہے۔ اور اس میں بہت سارے حکم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ تمہیں ایک ایسی زندگی بسر کرنی چاہئے کہ تمہیں لوگوں کی خدمت کرنی چاہئے۔ جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔ انصاف پر قائم رہنا چاہئے۔ اور انصاف ایسا کہ پھر اگر تمہیں گواہی دینی پڑے تو کوئی پرواہ نہیں کرنی۔ اگر تمہیں کہا جائے کہ تمہارے بھائی یا کوئی اور قریبی کے خلاف شکایت ہے کہ اس نے فلاں غلط کام کیا تھا تو تم بھی وہاں موجود تھے تو بتاؤ کہ کیا واقعی کیا تھا۔ تم اس سے ڈر کر یا اس لئے کہ وہ میرا رشتہ دار ہے یہ کہہ دو کہ مجھے نہیں پتہ، تو یہ غلط ہے۔ اگر تم اس کی بات کو خود پھیلاؤ تو یہ صحیح نہیں۔ لیکن اگر تمہیں گواہی کے لئے بلایا جائے تو بتاؤ کہ سچ کیا ہے۔ بہت سارے اور حکم ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نے دیئے ہیں۔ یہ سوچو کہ وقفِ نو صرف ٹائٹل نہیں ہے، دین کی خدمت کا جذبہ ہونا چاہئے۔ تم جو پڑھائی کرتے ہو اگر جماعت کو ضرورت ہوگی تو تمہیں جماعت کہے گی کہ ٹھیک ہے تم آجاؤ اور باقاعدہ وقف میں شامل ہو کر جماعت کا کام کرو۔ اور اگر فوری طور پر ضرورت نہیں ہے تو کہیں گے کہ فی الحال تم اپنا کام کرو لیکن اس صورت میں بھی ایک وقفِ نو جو ہے اس کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کی سب سے بڑی اوّلیت یہی ہے کہ اس نے دین کا خادم بننا ہے۔ اس کے لئے جہاں بھی ہے اس نے اپنا نمونہ قائم کرنا ہے۔ جس قسم کا کام بھی کر رہا ہے، اس نے اپنی دینی تعلیم کے مطابق عمل کرنا ہے۔

❁......اس کے بعد ایک واقف نَو خادم نے سوال کیا: عشاء کی نماز میں اگر تین رکعت چھوٹ جائیں تو وہ تین رکعت پڑھنے کے دو طریق ہیں۔ ایک یہ کہ سب سے پہلی رکعت میں کھڑے ہوتے ہیں اور دوسری میں بیٹھتے ہیں اور تیسری میں سلام کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: سوال بھی کر رہے ہو اور جواب بھی دے رہے ہو۔ اگر تمہاری تین رکعتیں چھوٹ جائیں تو پہلی رکعت میں تم کھڑے ہو۔ سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھو۔ اور پھر بیٹھ جاؤ۔ پہلی رکعت میں ہی بیٹھ جاؤ۔ اور پھر کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھو۔ اور پھر سلام پھیرو۔

❁......ایک نوجوان نے سوال کیا کہ مستقبل میں احمدی جب وزیرِ اعظم بن جائیں گے تو اس وقت خلافت کا سیاست میں کتنا اثر ہوگا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:۔ مختلف قومیں جو دین میں شامل ہوں گی۔ کوئی افریقن ہوگا، کوئی یورپین، کوئی ایشین۔ یا مختلف ملکوں میں ہوں گے۔ جہاں تک ان کے حکومت کے معاملات کا تعلق ہے وہ اپنی حکومت کے کام چلائیں گے۔ جہاں دین کی گائیڈنس لینے کی ضرورت ہوگی، وہ خلافت سے اپنی گائیڈنس لیں گے۔ اس کے لئے بھی قرآن کریم نے حکم دیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کہ ایسا ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکومتوں کے بارہ میں بھی ہمیں گائیڈ لائین دے دی کہ انصاف سے چلاؤ۔ اپنی امانتوں کا حق ادا کرو۔ اگر کوئی بھی ایک حکومت دوسری حکومت پر ظلم کرتی ہے، ایک احمدی حکومت دوسری ہمسایہ حکومت پر حملہ کر دیتی ہے۔ کہتی ہے کہ میں نے خلیفہ وقت کی بھی بات نہیں مانی۔ اس وقت باقی جو مسلمان حکومتیں اس کے اردگرد ہیں، وہ اکٹھی ہو کر ظلم کو روکنے کی کوشش کریں گی۔ پھر اگر وہ رک جائے تو کوئی بے انصافی نہیں ہوگی۔ ایک حد تک روحانی گائیڈ لائین انہیں خلافت سے ملے گی۔ کچھ حد تک ان حکومتوں کو قرآن کریم کے حکموں کے تحت ہی خلیفہ وقت کی بات ماننی ہوگی اور اکٹھے ہو کر ظلم کو روکنا ہوگا تاکہ اس ملک کو سزا ملے جو ظلم پر آمادہ ہے۔

❁......ایک نوجوان نے سوال کیا کہ غیر احمدی اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ کی 50 جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا تھا مگر پانچ جلدیں لکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ جب پہلی چار جلدیں لکھی تھیں، تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ تواتر سے آپ کو کہنا شروع کر دیا کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ پھر آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پا کر موقعہ کے لحاظ سے مختلف کتابیں لکھنی شروع کر دیں۔ اس کے بعد پھر موقعہ کے لحاظ سے غیروں سے مباحثے شروع ہو گئے۔ پھر ان مباحثات کے مطابق کتابیں لکھنی شروع کر دیں۔ تراسی چوراسی کتابیں لکھیں۔ عربی میں بھی لکھیں، اردو میں بھی لکھیں۔ "براہین احمدیہ" کی جو چار کتابیں لکھی تھیں وہ 1881ء سے لے کر تین چار سالوں میں لکھیں تھیں۔ آپؑ نے مزید لکھنے کا وعدہ اُس وقت کیا تھا جب آپؑ نے دعویٰ نہیں کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ مقام نہیں دیا تھا۔ جب مسیح و مہدی کا مقام اللہ نے آپ کو دے دیا پھر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی راہنمائی کی کہ فلاں Contemporary Issue پر لکھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے خیال میں جو میں نے باتیں لکھنی تھیں، وہ ان چار میں آگئی ہیں۔ پھر پانچویں جلد جو لکھی، وہ 1905ء میں تحریر فرمائی۔ یہ بھی فرمایا کہ جو مضمون میں نے بیان کیے

ہیں وہ اتنے بھاری ہیں کہ ایک مضمون میرے خیال میں دس جلدوں کے برابر ہیں۔ تو اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مضمون کے لحاظ سے پانچ ہی پچاس کے برابر ہوگئی ہیں۔ اصل مقصد یہ تھا کہ عیسائیت کے خلاف اسلام کا دِفاع کیا جاتا۔ وہ آپؑ نے اپنے تمام لٹریچر میں کر دیا۔ جو کہنا چاہتے تھے وہ کہہ دیا۔ پچاس کیا، اس کی جگہ پچاسی لکھ دیں۔ اسلام کے دِفاع میں جو لکھا جانا چاہئے تھا وہ آپؑ نے تحریر کیا۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ پانچ تھیں یا پچاس۔ سوال یہ ہے کہ ساری لکھ دیں اور اسی میں سارا کچھ سمویا گیا۔

❁......ایک نوجوان نے سوال کیا کہ نماز پڑھتے وقت کبھی کبھی توجہ ہٹ جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر تمہاری توجہ کبھی کبھی ہٹتی ہے تو تم بڑے نیک آدمی ہو۔ ماشاء اللہ۔ اس میں کوئی بات نہیں۔ لیکن ہر دفعہ یہ نہیں کہ تم نماز کے لئے کھڑے ہو اور تمہیں یاد آجائے کہ ٹی وی پر فلاں پروگرام آنا ہے جو میں نے جا کر دیکھنا ہے اور پچھلی قسط کہاں ختم ہوئی تھی۔ یا کمپیوٹر پر فلاں کام کرنا ہے یا کوئی اور فضول خیالات آتے ہیں۔ تو یہ ٹھیک نہیں ہیں۔ لیکن اگر کبھی خیال آجاتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے حل کا یہ طریق بتایا ہے کہ نماز کے دوران جہاں سے کبھی تمہیں خیال آتا ہے، پھر تمہیں خیال آجائے کہ یہ مجھے غلط خیال آیا ہے۔ تو تم پہلے اعوذُباللّٰہ من الشّیطان الرجیم، پڑھو۔ اگر تم نے نیت باندھی ہوئی ہے اور تم رکوع میں نہیں گئے تو پھر دوبارہ اسی جگہ سے شروع کرو۔ بار بار اس دعا کو پڑھو اور اگر رکوع میں چلے گئے ہو تو توجہ کرو، استغفار کر کے اس خیال سے بچنے کی کوشش کرو۔ خیالات آجاتے ہیں۔ لیکن یہی جنگ ہے۔ نماز قائم کرنے کا حکم قرآن کریم میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ نماز قائم کرنے کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے بار بار خیالات آجاتے ہیں۔ تو جب بھی خیال آئے، ان خیالات کو چھوڑ کر نماز کی طرف توجہ کرو، یہ بھی نماز کو قائم کرنا ہے۔ کوشش کرو، آہستہ آہستہ جب انسان کوشش کرتا ہے تو عادت پڑ جاتی ہے۔ پھر خیالات نہیں بھٹکتے۔

❁......ایک نوجوان واقفِ نَو نے سوال کیا کہ جب آپ گھانا گئے تھے تو آپ کو کیا مشکلات پیش آئی تھیں، سننے میں آیا ہے کہ وہاں پانی بھی بعض اوقات میسر نہیں ہوتا اور وہاں پر کتنے احمدی ہوگئے ہیں اب تک؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: میں تو وقف کر کے گیا تھا۔ مشکلات کیسی۔ مجھے تو کبھی احساس بھی نہیں ہوا کہ کچھ مشکل ہے۔ مشکل تو وہ ہوتی ہے کہ جب پیش آئے تو انسان سوچے کہ یہ مشکل ہے۔ پانی اگر نہیں تھا تو میں اپنی گاڑی پر ڈرم رکھ کر لے جاتا تھا اور کسی گندے تالاب سے ڈرم بھر کر لے آتا تھا اور گھر آکر صاف کر لیتا تھا۔ یا بعض دفعہ وہاں کام کرنے والے مل جاتے تھے، وہ خود ہی پانی ڈال جاتے تھے۔ تو یہ چھوٹی موٹی چیزیں وقف کے سامنے آتی ہیں۔ اس کو مشکل نہیں کہتے، اس کے لئے تیار ہو کر جانا چاہئے۔ جب زندگی وقف کی ہو تو پھر یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ یہ میرے لئے مشکل ہے۔

غانا میں میرا اندازہ ہے کہ کوئی ایک ملین سے زیادہ ہی ہوں گے۔ جب میں 80ء کی دہائی میں وہاں تھا تب جلسوں پر بھی حاضری بہت نہیں ہوتی تھی۔ آٹھ دس ہزار ہوتی تھی۔ لیکن 1981ء میں حکومت کی طرف سے جو مردم شماری ہوئی تھی، جن لوگوں نے اپنے آپ کو احمدی لکھوایا تھا ان کی تعداد بھی تین لاکھ سے زیادہ تھی۔ جب اس وقت تین لاکھ تھی تو اب تو بہت زیادہ بیعتیں ہوگئی ہیں۔ میں بہت محتاط اندازہ لگا رہا ہوں۔ شاید اس سے زیادہ ہی ہوں۔ اب تو ہر سال احمدی ہوتے ہیں اور ہزاروں میں ہوتے ہیں۔ کچھ بیعتیں ہوئی تھیں، آج سے پندرہ سولہ سال پہلے لیکن کیونکہ وہ دور دراز علاقوں میں تھیں تو ان سے رابطہ نہیں رہا۔ بعض مولوی نے ان کو ڈرا کر بھگا دیا۔ لیکن جب میری 2003ء میں خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد مربیان سے میٹنگ ہوئی تھی۔ میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ افریقہ میں جو بیعتیں ہوئی ہیں، ان سے رابطہ کیا جائے۔ ان کو واپس لے کر آئیں۔ جو نہیں ہیں ان کو تبلیغ کر کے بتائیں۔ اب ہم چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں بھی بیعتیں کرواتے ہیں۔ کوشش کرتے ہیں کہ وہاں مسجد بن جائے۔ تاکہ ان کا رابطہ جماعت سے رہے۔ بعض دور دراز علاقے ہیں جہاں جانے کا کوئی طریق نہیں ہے۔ صرف جنگلوں میں ایک سائیکل کا راستہ بنا ہوا ہے۔ جس میں ایک آدمی جاسکتا ہے۔ وہاں کوئی گاڑی بھی نہیں جا سکتی۔ مجھے یاد ہے جب میں شمالی علاقہ میں تھا ہمارا اسکول وہاں تھا لیکن کوئی احمدی وہاں نہیں تھا۔ میں بس اکیلا احمدی تھا۔ پھر آہستہ آہستہ ایک لڑکا سکول میں آیا۔ پھر دو تین احمدی ہوگئے۔ پھر لوکل مشنری کو رکھا۔ پھر میرے بیوی بچے آگئے۔ جب میں نے پہلی عید پڑھی تھی، وہاں ہم تین آدمی تھے۔ لیکن کیتھولک چرچ بڑا خوبصورت تھا۔ میرے گھر میں تو مٹی کے تیل سے لیمپ جلتا تھا۔ بجلی بھی نہیں تھی۔ ان کے ہاں جنریٹر چل رہے ہوتے تھے۔ موٹر سائیکل حتّٰی کہ ہر چیز ان کو مہیا تھی۔ ہم نے اگر پھرنا ہوتا تھا تو سائیکل پر پھرتے تھے۔ میں نے دیکھا تھا کہ پادری موٹر سائیکل پر دور دراز علاقے میں پہنچ جاتے تھے۔ کیونکہ شمال میں اکثر مشرک لوگ رہتے ہیں۔ ٹریڈیشنل (Traditional) قبیلہ کے لوگ ہیں۔ ہمارے تو پہلے یہ حالات تھے لیکن اب اللہ کے فضل سے وہاں جماعت بن چکی ہے۔ اس علاقہ میں جہاں مشرک لوگ تھے وہ اسلام کے بہت مخالف تھے لیکن اب ان کے بڑے بڑے امام بھی مسلمان ہوگئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے مسجدیں بھی بڑی بڑی ہیں۔ ایک ٹمالے شہر تھا میری رہائش سے ستّر میل دور کے فاصلہ پر تھا، وہاں چھوٹی سی مسجد ہوتی تھی۔ جس میں میرے خیال سے زیادہ سے زیادہ سو لوگ نماز پڑھ سکتے تھے۔ اب وہ ڈبل سٹوری مسجد ہے۔ اس مسجد کے دو ہال ہیں جو یہاں کی اِس مسجد کے ہال سے بڑے ہیں۔ تو جماعت ترقی کر رہی ہے تو بڑی بڑی مسجدیں بن رہی ہیں۔ لوگ آتے ہیں اور مسجدیں بھر جاتی ہیں۔ کئی کئی گاؤں وہاں پر بعد میں احمدی ہوئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے جماعت بہت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔

❁......ایک واقفِ نو طالب علم نے سوال کیا کہ بعض لوگ پڑھنے کے بعد اور اچھی نوکری ملنے کے بعد اپنے والدین کی امداد کرتے ہیں مگر جو جامعہ میں پڑھتے ہیں وہ اپنے والدین کی مدد کیسے کریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: بات یہ ہے کہ ماں باپ نے اگر وقف اس لئے کیا تھا کہ وقفِ نو کا ٹائٹل مل جائے، بس یہ کافی ہے۔ لیکن اگر وقف حضرت مریمؑ کی والدہ کی طرح کیا تھا کہ جو کچھ میرے پیٹ میں ہے مَیں اسے وقف کرتی ہوں، دین کی خاطر دیتی ہوں۔ انہوں نے یہ غرض نہیں رکھی تھی کہ دنیا کمائے گا، بلکہ دین کمائے گا۔ جو دین کمانے والے ہوتے ہیں۔ اگر وقفِ نو ہو تو یہ دیکھنا ہوگا کہ تمہیں وقف کرنا ہوگا تو پھر دنیا کو بھول جاؤ۔ پھر یہ بھول جاؤ کہ والدین کی مدد کرنی ہے۔ والدین کی مدد دوسرے بچے کر لیں۔ اگر کسی کے والدین اتنے غریب ہیں یا ایسی حالت میں ہیں کہ اور کوئی بچے بھی نہیں کہ ان کی مدد کریں تو پھر وقفِ نو جماعت کو لکھ کر اپنے آپ کو وقف سے فارغ کر لیں اور پھر دنیا کمائے۔ اصل وقفِ نو وہی ہے جو جماعت کی خدمت کر رہا ہے اور اسے پیسے کا کوئی لالچ نہیں ہے۔ اسے اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے کہ پیسے آتے ہیں یا نہیں آتے۔ اور وہ وہی لوگ ہیں جو وقفِ زندگی کر کے یا مربی بن کر یا مبلغ بن کر جامعہ میں پڑھ کر دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو ایم ایس سی کر کے، پی ایچ ڈی کر کے وقف کرتے ہیں۔ سکول کے ٹیچر لگے ہوئے ہیں۔ یا کوئی اور جماعت کا کام کر رہے ہیں۔ قادیان میں ہمارے بعض انجینئر ہیں، ربوہ میں بھی ہیں اور پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ ڈاکٹر ہیں، بہت تھوڑے پیسے لیتے ہیں۔ پاکستان میں بعض ڈاکٹر ہیں، ہوسکتا ہے کہ اگر وہ باہر اپنی سروس کر رہے ہوں تو روز کے دو تین لاکھ روپے کمائیں۔ جبکہ یہ ڈاکٹر جماعت کا کام کر رہا ہوتا ہے تو اسے مہینہ کے بعد چند ہزار روپے ملتے ہیں۔ وقف کا مطلب یہ ہے کہ دین کی خدمت کرنی ہے، دنیا کو نہیں دیکھنا۔ اس لئے مدد کا تو سوال ہی نہیں۔ ہاں، اگر مدد کرنی ہے، ایسے حالات ہیں تو جماعت ظالم نہیں ہے، نہ خلیفہ وقت کوئی ظلم کرتا ہے، اس لئے اس شخص کو کہے گا، ٹھیک ہے، حالات ایسے ہیں تو تم اپنے ماں باپ کی خدمت کرو۔ وقف سے تم فارغ ہو۔ وقفِ نو یا واقفِ زندگی دنیا نہیں دیکھتا بلکہ دین دیکھتا ہے۔ عہد کرتے ہو ”میں دین کو دنیا پر مقدم کرتا رہوں گا“۔ تو اس کا کیا مطلب ہے، مقدم رکھنا کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ بس دین کو دیکھا جائے اور یہ نہ سوچا جائے کہ پیسے آتے ہیں یا نہیں۔ اللہ کے فضل سے ابھی تو جماعت کے حالات بڑے اچھے ہیں۔ مبلغین اور مربیان کو الاؤنس ملتا ہے۔ مہینے کا گزارہ بھی ہو جاتا ہے۔ جو پرانے ہمارے مبلغین گئے تھے وہ تو اس طرح رہتے تھے کہ، بعض پرانے مبلغین نے مجھے بتایا ہوا ہے کہ، وہ بریڈ خریدتے تھے اور ایک دو ٹکڑے پانی کے ساتھ کھا لیتے تھے کیونکہ سالن نہیں ہوتا تھا۔ یہی ان کا کھانا ہوتا تھا۔ تو یہ وقف ہے۔ کیتھلک پادریوں کا میں نے بتایا تھا کہ ایک پادری سے میں نے پوچھا کہ تم وہاں جا کر کیا کرتے ہو۔ وہاں ایک قبیلہ تھا جس کی دس ہزار آبادی تھی اور وہ اپنی زبان بولتے ہیں۔ اس نے کہا کہ ہم بائبل کا ترجمہ کرنا چاہتے ہیں تو میں وہاں جاتا ہوں، انہی لوگوں میں رہتا ہوں اور جو وہ کھاتے ہیں وہی کھاتا ہوں۔ زمین پر سوجاتا ہوں تاکہ ہم ان کی زبان سیکھ کر بائبل کا ترجمہ کریں۔ تو یہ واقفِ زندگی کی روح ہونی چاہئے۔ پیسہ کمانا واقفِ زندگی کی روح نہیں ہے۔

❁......ایک نوجوان نے سوال کیا کہ حضور آپ نے تمام دنیا گھومی ہوئی ہے، آپ کو کونسی جگہ سب سے زیادہ پسند ہے؟

حضور انور نے فرمایا: دنیا کی ہر جگہ اچھی ہے۔ یورپ میں بہت خوبصورتی ہے۔ اور سبزہ وہاں زیادہ ہے۔ یہاں بھی ویسٹ کوسٹ کا علاقہ کیلگری وغیرہ بہت خوبصورت ہے۔ لیکن یہاں ٹورانٹو کا جو علاقہ ہے، نیاگرا فالز کے علاوہ کوئی خوبصورت چیز مجھے قدرتی خوبصورتی کے لحاظ سے نظر نہیں آئی۔ ویسے لوگ بڑے اچھے ہیں۔ بڑے خوبصورت ہیں۔ ویسٹ افریقہ کا جو کوسٹل علاقہ ہے یا ایسٹ افریقہ کا علاقہ، وہاں بہت خوبصورتی ہے۔

❁......ایک بچے نے سوال کیا آج کل سکول میں سب پارٹی کرتے ہیں۔ مجھ سے جب کوئی پوچھے کہ تم کیوں نہیں کرتے، تو میرا جواب کیا ہونا چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کس نے کہا ہے کہ نہ کرو۔ برتھ ڈے (Birthday) پارٹیز منع کی ہوئی ہیں، ان کے علاوہ اپنے دوستوں کو بلاؤ، دعوت ان کی کرو۔ برتھ ڈے ہم نہیں مناتے۔ ہمارا طریقہ منانے کا الگ ہے جو میں کئی مرتبہ بتا چکا ہوں۔ تم اپنے دوستوں کو بلانے کی بجائے، کیک کاٹنے اور وقت ضائع کرنے اور پیسے لگانے اور مغرب عشاء کی نماز بھی چھوڑ دینے سے بہتر ہے کہ کسی صدقہ میں پیسے دو۔ Save the Children Charity ہے، اور دوسری Charity بھی ہے جو یتامیٰ کو پالتے ہیں، دوسرے بچوں کو تعلیم دلاتے ہیں۔ دو نفل پڑھو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں توفیق دی۔ وقفِ نو کو تو خاص طور پر یہ کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق دی کہ میرا ایک سال اچھا گزر گیا۔ آئندہ بھی اللہ گزارے اور مجھے نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس طرح سے اپنی برتھ ڈے مناؤ۔ تم کہو کہ ہم اس طرح مناتے ہیں۔ ہاں ایک دوسرے کی دعوت کرنی چاہئے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعوتیں کرو اور دعوتیں قبول کرو، اس سے محبت بڑھتی ہے۔ یہ نہیں کہ اپنے آپ کو دنیا سے الگ تھلگ کر لو۔ ہم نے اپنے آپ کو الگ نہیں کرنا۔ دنیا میں رہنا ہے لیکن اپنی دین کی خوبیاں بتا کر رہنا ہے۔ دوستی بڑھاؤ گے تو تبھی تمہاری کوئی بات سنے گا۔ تبھی تم تبلیغ کر سکو گے۔

❁......ایک نوجوان نے سوال کیا کہ دہریہ یہ سوال کرتا ہے کہ عورت کبھی خلیفہ کیوں نہیں بنتی، اس سے لگتا ہے کہ مذہب میں مردوں کی طاقت ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ دہریہ کا سوال تو نہیں ہے۔ اگر عورت خلیفہ بن جائے گی تو کیا وہ خدا کو مان لیں گے۔ سوال یہ ہے کہ عورت کیوں نہیں بن سکتی؟ یہ بھی تو سوال ہے کہ عورت نبی کیوں نہیں بن سکتی؟ یہ سوچ کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو دین کے اصول مقرر کئے ہیں، ان میں سے یہ ہے کہ انبیاء ہمیشہ مردوں میں سے آتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء کے نائبین ہوتے ہیں جو خلفاء ہوتے ہیں وہ بھی مردوں میں سے ہوتے ہیں۔ یہ اللہ کا قانون چل رہا ہے۔ دوسرا عورتوں کے بعض دن ایسے ہوتے ہیں، اسلام کے مطابق جن میں انہیں نماز پڑھنے سے رخصت ہے۔ قرآن کریم پڑھنے سے رخصت ہے۔ تو کیا ان دنوں میں وہ دینی کاموں سے رک جائیں گے۔ عورت کہے گی کہ آج تو مجھ پر پابندیاں ہیں۔ نہ میں تم کو کوئی دعا سکھا سکتی ہوں۔ نہ نماز پڑھا سکتی ہوں، نہ قرآن کریم کی کوئی بات سکھا سکتی ہوں۔ یہ سسٹم تو چل نہیں سکتا۔ ایک سہولت عورت کو دی ہوئی ہے، اس کی مجبوری کی وجہ سے۔ باقی جو نیکی کے کام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں مردوں اور عورتوں کو برابر کا ثواب دیا ہے۔ مرد کو تیس دن پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم ہے، عورت کو تئیس یا پچیس دن نمازیں پڑھ لے تو اسے مرد جتنا ثواب ہے۔ یہ تو عورتوں کے حق میں بات جاتی ہے۔ اسی طرح اَور بہت ساری باتیں ہیں۔ عورتوں کو اللہ نے نہیں کہا کہ تم جہاد کرو، اگر کہیں لڑنا پڑے، کہیں جہاد پر جانا پڑے، اسلام کی دفاعی جنگیں ہوئیں لیکن جب ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مرد جہاد پر جاتے ہیں تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے تو کیا ہمیں بھی ثواب ہوگا کہ ہم گھروں میں رہتی ہیں اور بچوں کو سنبھالتی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں بھی جہاد کا ثواب ملے گا۔ جو ڈیویژن آف لیبر (Divison of Labour) اسلام میں ہے، اس میں مردوں کو خاص اور عورتوں کو خاص کام دیئے گئے ہیں۔ دونوں کو ثواب ایک جتنا دیا گیا ہے۔ یہ اصول تو ہر جگہ مقرر ہیں۔ دنیا کے اصولوں میں بھی مقرر ہیں۔ اسلام نے اگر کام کو تقسیم کر دیا تو

اس پر ان کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ یہ صرف اعتراض کی باتیں ہیں۔ باقی دہریہ تو مذہب پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مذہب کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہر ایک بات کا اصول ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں میں نے ایک تقریر میں بھی ذکر کیا تھا۔ جو بھی پڑھانے والے ہیں اور دنیا کے لوگ ہیں وہ مانتے ہیں کہ جب تک مذہب نہیں آیا تھا، اخلاق بھی نہیں آئے تھے۔ مذہب نے آکر اخلاق دیئے۔ ان فلاسفر یا دہریوں نے اگر کوئی اخلاق لئے ہیں تو انہیں سے لئے ہیں۔ جب غیر مہذب لوگ تھے، جنگلوں میں یا غاروں میں لوگ رہتے تھے۔ اس وقت کیا اخلاق تھے، جانوروں کی طرح رہتے تھے۔ بلکہ یہ لوگ فلمیں بھی بناتے ہیں کہ جانوروں والی حرکتیں کررہے ہیں۔ یہ اخلاق مذہب نے سکھائے ہیں۔ مذہب پر اعتراض اب اس لئے کرتے ہیں کہ پابند نہیں رہنا چاہتے۔ یہ مذہب کو جانتے ہی نہیں، اس کو دیکھا اور سمجھا ہی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کسی چیز کا علم نہ ہونا اور اس کو نہ دیکھنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس چیز کا وجود ہی نہیں ہے۔ پاکستان میں ایک گاؤں یا قصبہ ہے، منڈی بہاؤالدین، اگر کسی کینیڈین نے نہیں دیکھا تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ نہیں ہے۔ اگر وہ کہے کہ اس شہر کو نقشے میں ایسے ہی ڈال دیا ہے۔ تو اسے لوگ پاگل ہی کہیں گے۔ اسی طرح جس نے مذہب سے تعلق ہی پیدا نہیں کیا، کچھ دیکھا اور سیکھا ہی نہیں اس کو پتہ ہی نہیں کہ مذہب کیا چیز ہے، اس کو پتہ ہی نہیں کہ اللہ کیا چیز ہے۔ اور اس کے لئے اس نے کبھی کوئی کوشش ہی نہیں کی۔ اس کا اعتراض کر دینا کہ کوئی خدا ہے ہی نہیں۔ بیوقوفی کی باتیں ہیں۔ ''ہمارا خدا'' جو کتاب ہے، آپ نے پڑھی ہے؟ انگریزی میں اس کا نام Our God ہے۔ اسے ضرور پڑھو۔ ہر وقفِ نو کو یہ کتاب پڑھنی چاہئے کیونکہ آج کل دہریت کا زور ہے۔ پھر یہ جو اعتراض کرنے والے ہیں۔ ان کو اگر دلیل سے جواب دو، تو بات نہیں کرتے۔ Richard Dawkins جو مشہور دہریہ ہے۔ ہمیشہ خدا پر اعتراض کرتا رہتا ہے۔ اسے میں نے تفسیر کبیر کا انگریزی کا سیٹ اور خلیفہ رابعؒ کی کتاب Revelation and Rationality بھجوائی اور کہا کہ یہ پڑھ کر بتاؤ کہ خدا ہے کہ نہیں۔ تو اس کا جواب یہ تھا کہ مجھے کتابیں پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، میں نہیں مانتا۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہمیں کہتے ہیں کہ ان کی کتابیں پڑھیں اور جب ہم کہتے ہیں کہ ہماری کتابیں پڑھو تو کہتے ہیں کہ ہمیں ضرورت نہیں۔ میں نے یہ تمام کتابیں امام عطاء المجیب راشد صاحب کے ذریعہ بھیجی تھیں۔

❁...... **ایک نوجوان نے سوال کیا کہ کیا آپ کینیڈا جماعت سے خوش ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: ناراضگی کی کوئی وجہ ہے؟ اگر خوش نہیں ہوں تو ناراضگی کی کوئی وجہ ہونی چاہئے۔ کیا تمہیں کوئی وجہ نظر آتی ہے؟ اگر ناراضگی کی کوئی وجہ نہیں تو بلاوجہ میں نے ناراض کیوں ہونا ہے۔ میں نے تو جلسہ پر ڈیوٹی دینے والوں کی تعریفیں کر دی ہیں۔ بس تمہاری بھی تعریف کر دی ہے جن لوگوں نے ڈیوٹی دی ہے۔

❁...... **ایک طفل نے سوال کیا کہ کیا Genetic Modifcation جو انسانیت کے لئے فائدہ مند ہے، غلط ہے، اگر ہے تو کیوں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: کسی بیماری کا اگر علاج کرنا ہے تو وہ درست ہے۔ لیکن Cloning کی اجازت نہیں ہے یا کسی کی شکل بدل دینا بھی درست نہیں ہے۔ اگر Stem Cell یا کسی اور Tissue کے ذریعہ سے ٹھیک کرنا ہے تو جائز ہے۔ ماں کے پیٹ میں جب embryo ہو تو اس کا علاج کرنا بھی جائز۔ جو ناجائز ہے وہ یہ ہے کہ کسی چیز کی شکل نہیں بدلنی جو Cloning ہے۔ دوسری چیز ناجائز یہ ہے کہ خاوند اور بیوی کے نطفہ سے ہی پیدائش ہوسکتی ہے، کسی غیر مرد کے نطفہ کو عورت سے ملانا کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔

❁...... **پھر اسی بچہ نے دوسرا سوال کیا کہ پھل، سبزیاں اور اناج کو Genetically Modified کرنا جائز ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: بہت سارے جو پھل سبزیاں ہیں وہ اس طرح سے تیار کی جاتی ہیں۔ تو تم کر سکتے ہو۔ مثلاً گندم، اس کی کاشتکاری آج سے پچاس سال پہلے ایک ایکڑ پر اڑھائی سو کلو ہوتی تھی۔ تو آج وہ ہزار یا دو ہزار کلو ایک ایکڑ پر ہوتی ہے۔ تو اس کو انہوں نے اسی طرح ہی تیار کیا ہے۔ اسی طرح انسانوں میں بھی اگر Genetically اس کی بیماری کا علاج کیا جا سکتا ہے تو وہ جائز ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کے ان کے پاس مختلف طریقے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تم ریسرچ میں جاؤ تو Genetics میں ماسٹر کرو اور پی ایچ ڈی کرو اور پھر ریسرچ کرو۔

....

واقفین نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور نے اس کلاس میں شامل تمام واقفین نو کو قلم عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

....

15/اکتوبر بروز ہفتہ 2016ء

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور اپنے دست مبارک سے ان خطوط اور رپورٹس پر ہدایات تحریر فرمائیں۔

دارالحکومت آٹوا کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ملک کینیڈا کے دارالحکومت آٹوا (Ottawa) کے لئے روانگی تھی۔ احمدیہ دارالامن (Peace Village) کے مکین صبح سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائشگاہ ''بشیر سٹریٹ'' اور احمدیہ ایونیو پر جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا گیارہ بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے تو ایک بہت بڑی تعداد احباب جماعت مرد و خواتین کی باہر جمع ہوچکی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ آٹوا (Ottawa) کے لئے روانہ ہوا۔

احمدیہ پیس ویلیج (Maple) سے آٹوا کا فاصلہ 495 کلومیٹر ہے۔ پروگرام کے مطابق راستہ میں Kingston شہر میں کچھ دیر کے لئے رُک کر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی جماعت نے یہ انتظام Travelodge ہوٹل کے ایک حصہ میں کیا ہوا تھا۔

....

کنگسٹن میں مختصر قیام

285 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی تو مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا۔ اس موقعہ پر صدر جماعت Kingston طیّب مبارک احمد قریشی صاحب اور دو سابقہ صدران جماعت طاہر احمد مرزا صاحب اور عثمان ورک صاحب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

لوکل صدر لجنہ کنگسٹن محترمہ مشال رحمان ملک صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے اندر تشریف لے آئے۔

کنگسٹن شہر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ 1841ء میں کینیڈا کا پہلا دارالحکومت بنا تھا۔ اِس شہر میں قریباً تیس سال قبل جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا۔ یہاں مختلف وقتوں میں احمدی خاندان آکر آباد ہوتے رہے اور پھر ایک عرصہ قیام کے بعد یہاں سے نقل مکانی کرتے رہے اور یہی سلسلہ آج تک جاری ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں جماعت کی تعداد بڑھ نہیں سکی۔ اس وقت ان کی تجنید 40 کے لگ بھگ ہے۔

پروگرام کے مطابق پہلے نمازیں ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ڈائننگ ہال کے ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

بعد ازاں کھانا کھایا گیا۔ یہاں سے آگے روانگی سے قبل مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں جماعت کے تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

....

آٹوا میں ورود مسعود

بعد ازاں یہاں سے ساڑھے تین بجے آٹوا (Ottawa) کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے آٹوا کا فاصلہ 210 کلومیٹر ہے۔ دو گھنٹے دس منٹ کے سفر کے بعد پانچ بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آٹوا جماعت کے پہلے احمدیہ سینٹر میں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو یہاں کے مبلغ سلسلہ امتیاز احمد سراء صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آٹوا جماعت کا یہ پہلا سینٹر جو کہ 100 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے، 1992ء میں تین لاکھ ساٹھ ہزار ڈالرز کی مالیت سے خریدا گیا۔ بعد ازاں مزید 23.5 ایکڑ کا قطعہ زمین ایک لاکھ ڈالر کی قیمت میں 2007ء میں خریدا گیا۔ اس طرح اس سینٹر کا کُل رقبہ 123 ایکڑ سے زائد ہے۔ اس سینٹر میں ایک رہائشی حصہ اور نمازوں کے لئے ایک ہال پہلے سے ہی تعمیر شدہ ہے۔ مہمانوں کے قیام کے لئے بھی ایک ہال نما کمرہ موجود ہے۔ نماز کے لئے جو ہال ہے اس میں دو صد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی سینٹر کے رہائشی حصہ میں حضور انور کا قیام ہے۔

2011ء تک یہی جگہ آٹوا جماعت کے سینٹر کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ سال 2011ء میں جماعت نے چھ لاکھ پچاس ہزار ڈالرز کی مالیت سے 21 ہزار مربع فٹ پر مشتمل ایک وسیع و عریض عمارت اپنے نئے سینٹر کے طور پر خریدی۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ 5.93 ایکڑ ہے۔ یہ عمارت پہلے سکول کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ جولائی 2012ء میں اس کا استعمال مسجد کے طور پر ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام ''بیت النصیر'' رکھا۔

اس عمارت میں مرد حضرات اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ نمازوں کے ہال ہیں جہاں تین سو سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مردوں کے لئے ایک علیحدہ ڈائننگ ہال ہے، ایک لائبریری ہے، تین دفاتر ہیں، بچوں کی تفریح کے لئے ایک علیحدہ کمرہ ہے۔ ایک کمرہ مہمانوں کے لئے مخصوص ہے۔

اسی طرح لجنہ کے لئے ایک ملٹی پرپز ہال (Multipurpose Hall) ہے۔ کھانے کے لئے دو علیحدہ کمرے مخصوص ہیں۔ ان کے تین دفاتر موجود ہیں۔

اس عمارت میں 17 بیوت الخلاء موجود ہیں۔

عمارت سے باہر ایک فٹ بال کا میدان اور ایک کھیل کا میدان ہے، اسی طرح باقاعدہ 57 کاروں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔

پروگرام کے مطابق سات بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے جماعت کے نئے سینٹر مسجد بیت النصیر کے لئے روانہ ہوئے۔ قریباً پانچ چھ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور کی بیت النصیر تشریف آوری ہوئی جہاں 650 سے زائد احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ اور پُر جوش استقبال کیا۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے احباب نے پُر جوش نعرے بلند کئے۔ خواتین نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں کے گروپ نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

اس موقع پر ریجنل امیر آٹوا مکرم اشرف سیال صاحب، صدر جماعت آٹوا ایسٹ علیم الدین احمد صاحب اور صدر جماعت آٹوا ویسٹ خامس الادا صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور مردوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے جہاں بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں، حضور انور کچھ دیر ان کے پاس کھڑے رہے۔ سارا ماحول ہی بڑا ایمان افروز تھا اور آج کا دن اس جماعت کے لئے خوشی و مسرّت اور برکتوں والا دن تھا۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے مقامی جماعت آٹوا کے علاوہ کارنوال، کنگسٹن، مانٹریال، پیٹر برو، کیوبک سٹی اور ٹورانٹو سے احباب یہاں پہنچے تھے۔

بعض جگہوں سے تو احباب اور فیملیز بڑے لمبے فاصلے طے کرکے اپنے آقا کے استقبال کے لئے پہنچی تھیں۔ خصوصاً مانٹریال اور کنگسٹن سے آنے والے دو صد کلومیٹر، پیٹر برو سے آنے والے 293 کلومیٹر، کیوبک سٹی سے آنے والے 414 کلومیٹر اور ٹورانٹو سے آنے والے پانچصد کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے حضور انور کے استقبال کے لئے

آٹوا پہنچے تھے۔

بیت النصیر کی اس عمارت کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے لجنہ ہال اور بعض دفاتر دیکھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

16/اکتوبر بروز اتوار 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت النصیر آٹوا'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ اور مختلف دفتری امور میں مصروفیت رہی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعتی سینٹر بیت النصیر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 54 فیملیز کے 248 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ آٹوا کی مقامی جماعت کے علاوہ مانٹریال اور کارنوال کی جماعتوں سے بھی فیملیز ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ کارنوال سے آنے والے 100 کلومیٹر اور مانٹریال سے آنے والی فیملیز 200 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد ان فیملیز کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے آقا سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ ان کی زندگیوں میں آج کا مبارک اور بابرکت دن ان کے لئے خوشی ومسرّت کا اور ایک یادگار دن تھا۔ انہوں نے نہ صرف اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا بلکہ اپنے آقا کے قرب میں جو چند گھڑیاں گزاریں اور حضور سے باتیں کیں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں اور ان کے بچوں کے لئے بھی یہی لمحات ایک ایسا سرمایہ ہیں جس کا کوئی بدل نہیں ہے۔ اللہ کرے کہ ہم ان برکتوں سے حقیقی رنگ میں فیض پانے والے ہوں۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ کے لئے روانہ ہوئے اور سات منٹ کے سفر کے بعد اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجے اپنے دفتر ''بیت النصیر'' تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 37 فیملیز کے 197 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ آٹوا کی مقامی جماعت کے علاوہ مانٹریال اور کیوبک سٹی کی جماعت سے بھی بعض فیملیز ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ مانٹریال سے آنے والی فیملیز دوصد کلومیٹر اور کیوبک سٹی سے آنے والی فیملیز 414 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے حضور انور سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

اس کے علاوہ بورکینا فاسو، فلسطین اور سیریا سے تعلق رکھنے والی فیملیز نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 35 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

ان خوش نصیب بچوں کے نام درج ذیل ہیں جنہوں نے تقریب آمین میں شمولیت کی:

کاشف ورک، مبین احمد صدیقی، حنان احمد ملک، یوسف احمد چوہدری، فاران احمد، نعمان ملک، صفوان ملک، ابدال احمد نسیم، عاطف احمد نسیم، لقمان احمد، میاں اطہر احمد، کاشف احمد اعوان، یوسف عمر چوہدری، فاران احمد، حیّان زُنیر عقّان، محمد الادہ، سفیر احمد میاں، نوراللہ خان، حارث ابراہیم احمد، حمزہ احمد۔ مناہل خان۔

درِّثمین احمد، منتنہ خان، باسمہ چوہدری، آئزہ اکرام اللہ، وثمہ سعید، تہمینہ رسول، بشریٰ احمد، شافعہ زکی، زارہ احمد، ردا احمد، تنزیلہ علیم سندھو، رومیشہ علیم سندھو، وفا سعید، مریم ایمان چوہدری۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

کینیڈا کا دارالحکومت آٹوا (Ottawa) کینیڈا کے جنوب مشرقی صوبہ اونٹاریو (Ontario) میں واقع ہے۔ اس کی آبادی نو لاکھ ساٹھ ہزار سے زائد ہے۔ 1826ء سے اس شہر کا نام Y Town تھا۔ 1855ء سے اس شہر کا نام Ottawa رکھا گیا اور یہ نام دریائے Ottawa کی وجہ سے رکھا گیا۔ یہ شہر دریائے آٹوا کے کنارے آباد ہے اور اس شہر کا رقبہ 2778 مربع کلومیٹر ہے۔

اس شہر کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ یہ کینیڈا کے سب سے زیادہ تعلیم یافتہ شہروں میں سے ایک ہے اور اس شہر کی نصف سے زائد آبادی کالجز اور یونیورسٹیوں سے گریجوایٹ (Graduate) ہے۔

آٹوا شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو جماعتیں قائم ہیں۔ آٹوا ایسٹ جماعت کی تجنید 274 ہے اور آٹوا ویسٹ جماعت کی تجنید 162 افراد پر مشتمل ہے اور یہاں جماعت کے دو سینٹرز ہیں اور اب یہاں باقاعدہ ایک بڑی مسجد کی تعمیر کا بھی پروگرام ہے۔

17/اکتوبر بروز سوموار 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت النصیر آٹوا'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ کی کینیڈین پارلیمنٹ ہل میں تشریف آوری

الٰہی جماعتوں کی تاریخ میں بعض دن ایسے بھی آتے ہیں جو اپنی خصوصیت کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتے ہیں اور آنے والے انقلاب کے لئے سنگ میل بنتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی فتوحات سے پُر تاریخ میں پہلے بھی ایسے کئی دن آئے جو آسمان احمدیت پر روشن نشانوں کی طرح چمکے۔ آج بھی ایک اور ایسا دن آیا جو انشاء اللہ العزیز کینیڈا کی سرزمین پر آئندہ عظیم الشان انقلابات اور فتوحات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور جماعت کے لئے فتوحات کے لئے باب کھلیں گے۔

آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک انتہائی اہم تقریب کا اہتمام Canadian Parliament Hill کے "Sir John Macdonald Hall" میں کیا گیا تھا۔

کینیڈین پارلیمنٹ ہل کی تعمیر 1895ء سے 1866ء کے دوران مکمل ہوئی۔

13 فروری 1916ء کو کینیڈا کی پارلیمنٹ کی عمارت کے "Commons Rending Room" میں آگ لگی جس نے قریباً ساری عمارت کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ صرف لائبریری اور عمارت کا Northwest Wing محفوظ رہا۔

1922ء میں پارلیمنٹ کی عمارت کی دوبارہ تعمیر مکمل ہوئی اور 92.2 میٹر اونچا ایک Tower بھی بنایا گیا جو 1927ء میں مکمل ہوا۔

کینیڈا کی یہ پارلیمنٹ بلڈنگ "Parliament Hill" کہلاتی ہے۔ آج اسی پارلیمنٹ ہل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حکومتی سرکردہ حکام کے ساتھ مختلف میٹنگز اور اپنے تاریخی خطاب کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔

صبح دس بج کر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور "Parliament Hill" کے لئے روانگی ہوئی۔ دس بج کر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ''پارلیمنٹ ہل'' تشریف آوری ہوئی۔

پارلیمنٹ کی کسی بھی عمارت میں جانے کے لئے یا اس کے کسی بھی حصہ میں جانے کے لئے بار بار سیکیورٹی کی سخت ترین چیکنگ سے گزرنا پڑتا ہے۔ قدم قدم پر سیکیورٹی سٹاف چیکنگ کے لئے موجود ہوتا ہے لیکن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے یہ سیکیورٹی پہلے سے ہی Waive کی جا چکی تھی اور حضور انور کو سیکیورٹی چیکنگ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔

پارلیمنٹ ہل پہنچنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی پارلیمنٹ کی بلڈنگ کے مین دروازہ پر لائی گئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو درج ذیل ممبران پارلیمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پورے اعزاز اور احترام کے ساتھ خوش آمدید کہا:

ممبر آف پارلیمنٹ Judy Sgro
ممبر آف پارلیمنٹ Kamal Khera
ممبر آف پارلیمنٹ Ramesh Sangna
ممبر آف پارلیمنٹ Deborah Schulte

پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر احباب جماعت مرد وخواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی وہاں موجود تھے۔ ان سب نے نہایت پُرجوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ ان میں سے ہر ایک جذبۂ ایمان سے پُر تھا اور اُن کے دل خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھے کہ آج کینیڈا کی سرزمین پر بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہو رہی تھی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا: ''ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ سوا ے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔''

آج وہ دن آیا تھا کہ کینیڈین قوم بھی اس چشمہ سے سیراب ہو رہی تھی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کے اندر تشریف لے گئے۔ ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پارلیمنٹ کے بعض حصے دکھائے اور لائبریری کا بھی وزٹ کروایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کی چھٹی منزل پر Spousal Lounge میں تشریف لے آئے۔ استقبال کرنے والے چاروں ممبران پارلیمنٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تھے۔

اس موقع پر موصوفہ Judy Sgro صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں پروگرام پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں اِس لاؤنج میں بعض منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹرز وغیرہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگز اور ملاقاتیں ہوں گی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیچے ایک ہال میں تشریف لے جائیں گے جہاں ریفریشمنٹ کا بھی انتظام ہوگا اور بہت سے ممبران پارلیمنٹ وہاں حضور انور کو ملیں گے۔ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام بھی اسی ہال کے ایک حصہ میں ہوگا۔ پھر Lunch کے وقفہ کے بعد مزید ممبران لاؤنج میں آ کر ملیں گے اور وزیر اعظم بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملیں گے۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران وزٹ گیلری میں تشریف لے جائیں گے جہاں حضور انور کو سپیکر اور ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے خوش آمدید کہا جائے گا۔ اس کے بعد شام کو وہ تقریب ہوگی جس میں حضور انور اپنا ایڈریس پیش فرمائیں گے۔

چنانچہ گیارہ بجے ملاقاتوں کا یہ پروگرام شروع ہوا۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: خلیفۃ المسیح کی آواز۔ عالمی وحدت کا نشان

..............................از صفحہ نمبر 2

حضور انور نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کو خلافت سے جماعت کا تعلق جوڑنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ اگر گھروں میں آپ لوگ اس طرف توجہ نہیں دیں گے تو آہستہ آہستہ آپ کی اولادیں پیچھے ہٹنا شروع ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ضرور پورے کرے گا انشاء اللہ۔ مخلصین بھی آئیں گے...... لیکن یہ نہ ہو کہ نئے آنے والے تو سب کچھ لے جائیں اور پرانے اس بات پر فخر کرتے رہیں کہ ہمارے باپ دادا صحابی تھے یا ہم پرانے احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کسی کے ساتھ کوئی رشتہ داری نہیں ہے۔ اگر پرانے اپنے آپ کو دور کریں گے تو پھر باپ دادا کے صحابی ہونے سے یا ان کے رشتہ دار ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ پس اس سے پہلے کہ پچھتاوا شروع ہو جائے اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ جوڑیں اور اس کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے دیا ہوا ہے اسے استعمال کریں۔ دوسرے بھی بے شمار اچھے پروگرام ایم ٹی اے پر آتے ہیں لیکن کم از کم خطبات تو ضرور سنا کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2016ء)

حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ قادیان 2015ء کے موقع پر خطاب میں جو یہ فرمایا کہ ''آج خلیفۂ وقت کی آواز وحدت کا نشان بن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ایک وقت میں ہر جگہ گونج رہی ہے''، یہ حقیقت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن روشن سے روشن تر ہوتی چلی جاتی ہے اور مومنین کی تقویت ایمان کا موجب ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ آج اگر خلیفۂ وقت کی آواز وحدت کا نشان بن کر ساری دنیا میں گونج رہی ہے تو اس لئے کہ یہ وہ آواز ہے جو خدائے ربّ العالمین، رحمان و رحیم و مالک یوم الدین سے مؤید و منصور ہے۔ آج اگر خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی آواز اکناف عالم میں گونج رہی ہے تو اس لئے کہ یہ وہ آواز ہے جو حقیقی اسلام کی نمائندہ اور خدا تعالیٰ کی کامل و مکمل شریعت اور ھُدًی لِّلنَّاس قرآن مجید، فرقان حمید کی سچی اور حقیقی تعلیمات پر مبنی آواز ہے۔ آج اگر دنیا بھر میں پھیلی ہوئی سعید روحیں اس آواز پر کان دھرتی اور اس کی اندرونی اور بیرونی، ظاہری و باطنی سچائی کی غیر معمولی کشش اور اس کی پاک تاثیرات کو محسوس کر رہی ہیں تو اس لئے کہ یہ وہ آواز ہے جو رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے فیض یافتہ آواز ہے۔ اور اس لئے کہ یہ وہ آواز ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور آپؐ کے غلام کامل اور عظیم روحانی فرزند مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کی نمائندہ آواز ہے جس کے تمام دنیا میں پھیلنے اور تمام ادیان پر غالب آنے کی بشارتیں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں پہلے سے دی جا چکی ہیں۔ ہاں یہ اسی مسیح و مہدی علیہ السلام کی نمائندہ آواز ہے جس کی سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں اور جس نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر آج سے ایک سو گیارہ سال قبل یہ تحریر فرمایا تھا کہ:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-306)

عالمی وحدت کا قیام ایک ایسی لیڈرشپ کے ذریعہ ہی ممکن ہے جو عالمی ہو، جو ہر قسم کی جانبداریوں سے منزہ، ہر قسم کے تعصّبات سے پاک، تقویٰ اور انصاف کے بلند میناروں پر مستحکم اور حَنِیفاً مُسلماً ہو۔ جو ہر قسم کی جغرافیائی حدود و قیود سے آزاد ہو، جس کا دل بلاتمیز مذہب و ملّت اور رنگ و نسل ساری انسانیت کی خیرخواہی اور بھلائی سے لبریز ہو اور جس کا ایک زندہ اور کامل تعلق توحید باری تعالیٰ سے ہو۔ اس لئے کہ توحید کے چشمہ سے سیراب ہوئے بغیر حقیقی معنوں میں کوئی وحدت قائم نہیں ہو سکتی۔ اور اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو دلوں میں باہمی الفت و محبت پیدا کرنے والا ہے۔ سفلی تدبیروں اور دنیوی اموال و خزائن سے دلوں میں مودّت و وحدت نہیں پیدا کی جا سکتی۔ اور آج رُوئے زمین پر خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت علیٰ منہاج نبوت یعنی خلافت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ پاک اور مقدس اور سراپا رحمت و شفقت اور خدا تعالیٰ کے نور سے منوّر اور اس سے تائید یافتہ، حکمت و فراست رکھنے والی وہ آسمانی قیادت و سیادت ہے جو توحید حقیقی سے وابستگی کے نتیجہ میں دنیا بھر میں حقیقی امن و انصاف کے قیام اور تمام بنی نوع انسان کو باہمی محبت و اخوت اور وحدت کی لڑی میں پرونے کے لئے کوشاں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں اسے ہر روز نئی کامیابیاں نصیب ہو رہی ہیں اور یہ آواز دن بدن اپنی طاقت اور تاثیر میں بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کے مختلف ممالک کے دورہ جات اور مختلف تقریبات میں حضور انور کے خطابات اور ان کی غیر معمولی تاثیرات کے ذکر پر مشتمل رپورٹس الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو رہی ہیں جو اس بات پر شاہد ہیں کہ کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح کی آواز ساری دنیا میں گونج رہی ہے۔ اللہ کے فضل سے وہ وقت دُور نہیں جب دنیا کی بھاری اکثریت اس حقیقت کو پہچان لے گی اور سعید فطرت لوگوں کے دلوں پر آسمان سے فرشتوں کی فوجیں اتر کر اس آواز کو سننے اور اسے قبول کرنے پر مستعد کریں گی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حسب ذیل بشارت بھی بڑی شان سے پوری ہوگی۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''مَیں آسمان سے اُترا ہوں اُن پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے اور اگر مَیں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اُترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے۔ ...... چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔''

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد سوم۔ صفحہ 11 تا 13، حاشیہ)

حضرتِ مسرور کے ہمراہ رہتا ہے خدا

غیر ممکن ہے کریں بارش کے قطروں کو شمار
آسماں کے تاروں اور مٹی کے ذروں کو شمار

ہیں جماعت پر خدا کے فضل اس سے بھی سِوا
ہم پہ رب کی رحمتوں کا مستقل دَر ہے کھلا

وہ جو آنحضرتؐ نے دی تھی اِک مسیحاؑ کی خبر
جس کی خاطر دیکھتے تھے راہ سب اہلِ نظر

قادیاں دارالاماں سے اک جری اللہ اُٹھا
اس مسیحؑ و مہدیؑ نے اسلام کا اِحیا کیا

پھر کیا قرآن کی دائم شریعت کا قیام
احمدیت میں ہوا جاری خلافت کا نظام

سربراہ اسلام کا ہے اب خلیفہ پانچواں
برق رفتاری سے شہراہِ ترقی پر رواں

کارناموں کی ہمہ جہتی سے روشن تر ہوا
حضرت مسرور کے ہمراہ رہتا ہے خدا

ہے مسیحائے زماں کے نام سب فتح و ظفر
ساتھ رہتی ہے سدا تائیدِ خدائے مقتدر

ہو رہا ہے آج مغرب سے طلوعِ آفتاب
ہر طرف ہے امن کی دعوت سے برپا انقلاب

مجلسیں بین المذاہب ہو رہی ہیں جابجا
اونچے ایوانوں میں گونجا ہے پیامِ مصطفیٰؐ

امن کے سمپوزیم ہیں امن کے انعام ہیں
بے غرض سب خدمتیں انسانیت کے نام ہیں

مقتدر لوگوں کو خط لکھے ہدایت کے لئے
دردمند دل سے بنی نوع کی محبت کے لئے

اپنے آقا کی یہ خواہش پوری کرتا ہے غلام
دوسروں سے جاکے انگریزی میں کرتا ہے کلام

شش جہت میں امن کا اب ایک ہی پیغام ہے
پانچوں برّاعظموں میں یہ صلائے عام ہے

اپنے خالق کی طرف آؤ ملے گی عافیت
ایک حل ہے سب مسائل کا فقط وحدانیت

کیا سیاستدان دے پائے ہیں انساں کو اماں؟
ایٹمی ٹکراؤ کی جانب ہے سب دنیا رواں

اس تباہی سے بچا سکتا ہے وہ قادر خدا
جس نے ہے اسلام کا سچا صحیح رستہ دیا

رعب سے نصرت ملی اتنی کہ سب پر چھا گئے
آپ کے افکار سارے میڈیا پر آ گئے

جس طرف دیکھیں ہے تازہ ولولہ ہر سُو رواں
اب تو گھر گھر میں پہنچتی ہے صدائے قادیاں

افتتاح ہے اور مساجد کی کہیں بنیاد ہے
ہر خدا کا گھر خدا کے ذکر سے آباد ہے

مشنری کا گھر، سرائے، گیسٹ ہاؤس، ہسپتال
ہر طرف پھیلا دیا ہے کالج اسکولوں کا جال

اب پریس اپنے ہیں چھپتی ہیں کتابیں بے شمار
ساری دنیا کھا رہی ہے باغِ احمدؑ کے ثمار

ہر صورتِ ابلاغ ہے اب خادمِ دینِ متیں
بٹ رہے ہیں خوب روحانی خزائن بالیقیں

سات دن چوبیس گھنٹے ساری دنیا کو پیام
خوب پھل لایا ہے ایم ٹی اے کا بابرکت نظام

اک نئی دنیا بنا دی عربی میں چینل کھول کر
ہو رہی ہے خوب ہی تبلیغ عربی بول کر

کرتے ہیں تلقین ہر لحہ دعا کرتے رہیں
عرش کے پائے ہلا دیں فضل و رحمت مانگ لیں

وہ زمیں جس پر گرا ہے احمدی لوگوں کا خوں
اس کی خاطر بھی دعا کرتے ہیں باصبر و سکوں

خالی ہے اب قرب کا میداں چلو آگے بڑھیں
اور مسیحائے زماں کی دعا کے ہم وارث بنیں

ہر گھڑی ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہیں
ہر قدم ہم نیکیوں میں آگے بڑھاتے رہیں

جو بھی اس آغوش میں آئے گا راحت پائے گا
یہ خدا کے ہاتھ کا پودا ہے بڑھتا جائے گا

کر عطا ہر خیر آقا کو الٰہ العالمیں
اپنے فضلوں سے بچا ہر شر سے ربّ عالمیں

(امۃ الباری ناصر)

☆Design 4 Build Services☆

تعمیرات کے شعبہ میں ماہرانہ خدمات

تجربہ کار انجینئرز، آرکیٹیکٹس اور بلڈرز کی ایک قابل اعتماد ٹیم جو آپ کے رہائشی، کمرشل اور انڈسٹریل پراجیکٹس کے علاوہ پرانے گھروں کی تعمیر و توسیع و آرائش میں بھی آپ کی مناسب رہنمائی کرتی ہے۔

ہماری خدمات: ☆ڈیزائننگ، پلاننگ، تعمیر اور سپرویژن ☆ پلاننگ پرمشن، درخواست و اپیل ☆سٹرکچرل انجینئر کی رپورٹ، مشورہ اور راہنمائی

We help to buy and sell properties for cash. We welcome builders and investors to join our team.

Contact: M: 0791 008 0278, **W:** design4build.com

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 4

اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

پھر سورۃ فرقان میں اللہ تعالیٰ رحمٰن خدا کے بندوں اور ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے والوں کی یہ نشانی بتاتا ہے کہ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں کرتے ہیں، عبادت کرتے ہیں۔ اب جو رات کو اُٹھ کر دعا کرے گا اور عبادت کرے گا وہ یقیناً فرض نمازوں کی طرف بھی توجہ دینے والا ہوگا، ان کی بھی حفاظت کرنے والا ہوگا۔

پس ہم میں سے ہر ایک بچے، جوان، بوڑھے کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایمان کی مضبوطی کا باعث بنتی ہے اور آپ جو احمدی عورتیں اور لڑکیاں ہیں جن کے ذمہ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا کام ہے۔ آپ کو اپنی نمازوں کی حفاظت، اپنی عبادتوں کی حفاظت کی طرف بھی اور اپنے بچوں کی عبادتوں کی حفاظت کی طرف بھی ہر لحہ نظر رکھتے ہوئے توجہ دینی چاہئے۔ اس مادی معاشرہ میں اس چیز کے لئے بہت گڑگڑا کر دُعا کرنی چاہئے، بہت گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر شیطان کے حملوں سے بچنا بہت مشکل ہے۔ ہمیشہ یہ دعا کرتی رہیں کہ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ (الفرقان:67) کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے سے جہنم کا عذاب ٹال دے۔

جہنم کا عذاب صرف مرنے کے بعد کا عذاب نہیں ہے۔ اُس سے بچنے کی دعا تو ہر مومن کو مانگنی ہی چاہئے لیکن بعض دفعہ ایسے حالات پیدا ہوجاتے ہیں، اپنے قریبیوں سے تکلیفیں پہنچتی ہیں، اپنے بچوں کی طرف سے بعض ایسی باتیں دیکھنے اور سننے کو ملتی ہیں جس سے زندگی جہنم بنی ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس کی عبادت کرتے ہوئے صرف ہر وقت اپنی دنیاوی ضروریات ہی سامنے نہ رکھیں بلکہ بہت بڑی دعا قناعت، سکونِ قلب اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کے ہر قسم کے انعاموں کے بڑھنے کی دعا ہے۔ بعض لوگوں کے پاس دنیا کی مادی نعمتوں میں سے سب کچھ ہوتا ہے مگر زندگی بے چین ہوتی ہے اور تکلیف دِہ ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے ہر وقت اس کا فضل مانگنا چاہئے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں اور نیک اعمال کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے یہ نشانی بتائی ہے کہ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا (الفرقان: 68) جب خرچ کرتے ہیں تو اِسراف نہیں کرتے اور وَلَمْ يَقْتُرُوْا (الفرقان:68) بخل سے کام نہیں لیتے ہیں۔ یعنی فضول خرچی بھی نہیں کرتے اور کنجوس بھی نہیں ہوتے۔ پس عورتوں میں بعض دفعہ دیکھا دیکھی ضرورت سے زیادہ اپنے پر یا اپنے کپڑوں پر یا زیور پر خرچ کرنے کا رجحان ہوجاتا ہے۔ زینت بڑی اچھی چیز ہے۔ صاف ستھرا لباس پہننا اور ایک حد تک سنگھار کرنا بڑا اچھا ہے۔ عورت کے لیے جائز ہے اور کرنا بھی چاہئے۔ لیکن فیشن میں اس قدر ڈوب جانا اور اس کے لیے بے انتہا خرچ کرنا اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور فرمایا نہ پھر ایسے بنو کہ بالکل ہی کنجوس بن جاؤ اور پیسے جوڑنے لگ جاؤ۔ نہ اپنے پر خرچ کرنے والی ہو، نہ دین پر خرچ کرنے والی ہو۔ چندہ دینے کا وقت آئے تو ایک مشکل پڑی ہو۔ بعض لوگوں کو پیسے جوڑنے کا بڑا شوق ہوتا ہے اور پیسے جوڑ جوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں۔ ان کا پیسہ نہ ان کے کسی کام آتا ہے اور نہ دین کے کام آتا ہے۔ اگر اولاد نیک ہے تو پھر کوئی امکان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پیسے میں سے اولاد کو ہی توفیق دیدے کہ وہ دین پر خرچ کردے۔ اگر اولاد دنیادار ہے تو وہ پیسے کو اس طرح اُڑاتی ہے کہ پتہ بھی نہیں لگتا کہ کہاں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جب فرمایا کہ تمہیں مَیں خلافت کے ذریعے تمکنت اور رعب عطا کروں گا تو یہ بھی فرمایا کہ میرے راستے میں خرچ کرو۔ کنجوس بن کر اپنے پیسے پر بیٹھے نہ رہو یا صرف یہی سوچ نہ ہو کہ اپنے اوپر ہی خرچ کرنا ہے۔ یہ مَیں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ مجھے آپ سے کوئی شکوہ ہے کہ خرچ نہیں کرتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں عورتیں اور بچیاں اس اصول کو بڑی اچھی طرح سمجھتی ہیں اور اس پر عمل بھی کرتی ہیں۔ بڑی قربانی کرنے والی عورتیں ہیں۔ یوکے (UK) کی لجنہ میں بھی انتہائی قربانی کرنے والی عورتیں ہیں۔ لیکن مَیں یاد دہانی اس لئے کروا رہا ہوں کہ نیک باتوں کو دہراتے رہنا چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے اور آئندہ نسلوں میں نیکیوں کو جاری کرنے کے لئے ضروری بھی ہے۔

پھر نیک لوگ جن کا رُعب ہمیشہ قائم رہتا ہے، جو رحمٰن خدا کے بندے ہوتے ہیں اُس کے انعامات سے فیض پانے والے ہیں اور فیض پاتے رہیں گے، اُن کے لئے یہ بھی حکم ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ پس اس بات کو بھی یاد رکھیں کہ جھوٹی گواہی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اسے شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ ایک طرف تو ہم یہ دعویٰ کریں کہ ہم نے مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کرکے شرک سے توبہ کرلی ہے اور عبادالرحمٰن بن گئے ہیں۔ دوسری طرف بعض معاملات میں سچائی سے کام نہ لیں۔ چھوٹی چھوٹی روزمرہ کی باتوں میں غلط بیانیاں کریں۔ بعض باتوں پر، بعض احکامات پر جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہیں، ان پر عمل نہیں ہو رہا ہوتا۔ اور کہہ دیتی ہیں کہ ہم کرتے ہیں۔ مثلاً بعض لڑکیوں کے بارہ میں شکایت آتی ہے اور عورتوں کے بارہ میں بھی کہ بازار میں اپنے سر کو ڈھانک کر نہیں رکھتیں یا لباس ایسا پہنا ہوتا ہے جس سے بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے۔ لیکن پوچھو تو یہی کہتی ہیں کہ ہم تو پردہ کرتی ہیں، ہمارے سر تو کبھی ننگے نہیں ہوئے۔ تو یہ جو چیزیں ہیں یہ جھوٹ میں شامل ہوتی ہیں۔ بعض عہدیدار، لجنہ کی جو کام کرنے والی عہدیدار ہیں، وہ بھی دوسروں کے بارہ میں پوچھنے پر صحیح رپورٹ نہیں دیتیں۔ ایک دوسری قسم کی عہدیدار بھی ہیں جو ایک دوسرے سے رنجشوں کی بناء پر غلط رپورٹ بھی کر دیتی ہیں۔ کسی حالت میں بھی غلط بیانی اور جھوٹ کی ایک مومن سے توقع نہیں کی جاسکتی۔ ہمیشہ یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اصلاح کا پہلو غالب رہے۔

اگر کسی کو دیکھیں کہ اس نے غلط انداز میں لباس پہنا ہوا ہے جس سے جماعتی روایات پر حرف آتا ہے تو اس کی اصلاح کی کوشش کریں۔ پیار سے سمجھائیں۔ نیک نیتی سے اصلاح کی کوشش ہونی چاہئے نہ کہ دوسروں کو ڈرانے کی۔ لیکن جب حد سے معاملہ بڑھ رہا ہو تو پھر صحیح رپورٹ بھی دینی چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا جھوٹ بولنا مومن نہ ہونے اور عبادالرحمٰن نہ ہونے کی نشانی ہے اس لئے ہمیشہ اس سے بچنا چاہئے۔

آگے اللہ تعالیٰ ایک جگہ پھر فرماتا ہے کہ لغویات سے مومن پرہیز کرتا ہے۔ ایک اور نشانی یہ ہے۔ لغویات کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنا وقار رکھتے ہوئے، یہ سمجھتے ہوئے کہ ہم احمدی ہیں، ہمارا کام نہیں کہ دنیا کی لغویات اور فضولیات میں پڑیں، اُن سے بچتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ مثلاً آج کل مختلف ٹیلیوژن چینل ہیں جن میں انتہائی لغو اور بیہودہ پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ بعض اچھے پروگرام بھی آرہے ہوتے ہیں لیکن ان کے درمیان میں انتہائی بیہودہ اور لغو اشتہارات شروع ہوجاتے ہیں۔ تو ہر احمدی کو چاہئے، چاہے وہ بچی ہے، لڑکی ہے یا عورت ہے یا مرد ہے، اُس کا یہ کام ہے کہ اگر ایسے پروگرام آرہے ہوں یا کسی بھی قسم کی ایسی تصویر نظر آئے تو فوراً اسے بند کردیں۔ اور جیسے مَیں بات کر رہا ہوں کہ اشتہار بیچ میں آجاتے ہیں تو اُن کو بھی نہیں دیکھنا چاہئے۔ اور جو بیہودہ پروگرام ہیں اُن کے تو قریب بھی ایک احمدی بچی کو، ایک احمدی لڑکی کو، ایک احمدی عورت کو نہیں جانا چاہئے۔

انٹرنیٹ پر بعض سائٹس (sites) ہیں۔ بڑے گندے پروگرام اُن میں آتے ہیں۔ اِن سب سے بچنا ہی حقیقی مومن کی نشانی ہے اور یہی ایک حقیقی احمدی کی نشانی ہے کہ ان سب لغویات سے، فضولیات سے بچیں۔ کیونکہ اللہ کے اس انعام سے جڑے رہنے کے لئے اور فیض پانے کے لئے یہ ضروری ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دعا بھی کیا کرو۔ اور ایسے لوگوں کی یہ نشانی ہے جو یہ دعا کرتے ہیں کہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان: 75) کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں سے اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔ پس یہ دعا جہاں خود آپ کو تقویٰ پر قائم رکھے گی، آپ کی اولاد کو بھی دنیا کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے تقویٰ پر چلائے گی۔ اور جو عورتیں یہ شکایت کرتی ہیں کہ ان کے خاوند دین سے رغبت نہیں رکھتے، نمازوں میں بے قاعدہ ہیں، ان کے حق میں بھی یہ دعا ہوگی۔ ہمارے دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ متقیوں کا امام صرف مرد ہے۔ ہر عورت جو اپنے بچے کے لئے دعا کرتی ہے اور آئندہ نسلوں میں اس روح کو پھونکنے کی کوشش کرتی ہے کہ اللہ سے دل لگاؤ، اس کے آگے جھکو، نیکیوں پر قائم ہو وہ متقیوں کا امام بننے کی کوشش کرتی ہے اور بنتی ہے۔ اپنے گھر کے نگران کی حیثیت سے وہ امام ہے۔

پس مختصراً مَیں نے یہ باتیں کی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بھرا پڑا ہے۔ اُسے پڑھیں اور سمجھیں اور اُن احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں تو یہی چیز ہے جو آپ کی نسلوں کو ہر شر سے بچنے کی ضمانت بنے گی۔ اور یہی چیز ہے جو آپ کو اُس نظام سے جوڑے رکھنے کا باعث بنے گی جس کے ساتھ تمکنت کا وعدہ ہے۔

بعض دفعہ ایک عمر کو پہنچ کر بعض نوجوان بچیاں جو ہیں اُن کو یہ خیال آتا ہے کہ شاید دین ہم پر بعض پابندیاں عائد کر رہا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض ٹی وی چینلز ہیں، ویب سائٹس ہیں جو فضول اور لغو ہیں ان کو نہ دیکھیں۔ لیکن غیروں کے زیر اثر یہ سوال اُٹھتے ہیں کہ اُنہیں دیکھنے میں کیا حرج ہے۔ ہم کون سا وہ حرکتیں کر رہی ہیں جو ٹی وی چینلز پر دکھائی جاتی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ دو چار چھ دفعہ دیکھنے کے بعد یہی حرکتیں پھر شروع بھی ہوجاتی ہیں۔ بعض گھر اس لئے تباہ ہوئے کہ وہ یہی کہتے رہے کہ کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ دین سے بھی گئے، دنیا سے بھی گئے، اپنے بچوں سے بھی گئے۔ تو یہ جو ہے کہ کیا فرق پڑتا ہے، کچھ آزادی ہونی چاہئے۔ یہ بڑی نقصان دِہ چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ لغو سے بچو تو اس لئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی فطرت کو جانتا ہے۔ اُسے پتہ ہے کہ آزادی کے نام پر کیا کچھ ہونا ہے اور ہوتا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کو یہی کہا تھا کہ میں ہر راستے سے ان بندوں کے پاس جو آدم کی یہ اولاد ہے انہیں ورغلانے آؤں گا اور سوائے عبادالرحمٰن کے سب کو مَیں قابو کرلوں گا۔ اُس نے بڑا کھل کے چیلنج دیا تھا۔

پس آج کل کی بعض ایجادوں کا جو غلط استعمال ہے یہ بھی شیطان کے حملوں میں سے ہی ہے۔ اس لئے ہر احمدی بچی کو اِن سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیشہ سوچیں کہ ہم احمدی ہیں اور اگر ہم نے احمدی رہنا ہے تو پھر اِن لغویات سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیشہ یہ سوچیں کہ اگر ہم نے احمدیت کو سچا سمجھ کر ماننا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا سمجھتے ہیں اور آپؑ کو سچا سمجھتے ہوئے آپؑ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں تو ہمیں تمام ان باتوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، تبھی ہم اُن انعاموں سے فیض اٹھا سکیں گے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ایک کو وہ مقام عطا فرمائے جہاں کھڑی ہو کر آپ دین کی مضبوطی اور اشاعت میں اہم کردار ادا کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ایمانوں کو وہ مضبوطی اور استقامت عطا فرمائے جو ہمیشہ تمکنتِ دین کا باعث بننے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی نسلوں کو خلافت سے مضبوط تعلق نبھانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

اب دعا سے پہلے مَیں یہ بھی اعلان کردوں کہ کل جو انتخاب ہوا تھا، اس میں سب سے زیادہ جن کے حق میں رائے تھی وہ آپ کی موجودہ صدر شمائلہ ناگی صاحبہ تھیں۔ تو وہی آئندہ دو سال کے لئے بھی صدر ہوں گی۔ لیکن یاد رکھیں کہ صدر اکیلی کچھ نہیں کرسکتی جب تک نچلی سے نچلی سطح پر جو چھوٹی سے چھوٹی مجلس ہے اس میں بھی صحیح طرح کام نہ ہو رہا ہو۔ اس لئے ہر مقامی مجلس کی صدر اور اس کی عاملہ کی ممبرات کو اپنے آپ کو جماعتی کام کے سلسلہ میں اتنا ہی اہم سمجھنا چاہئے، اتنا ہی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے جتنا کہ نیشنل صدر کو ہونا چاہئے اور نیشنل صدر کی عاملہ کو ہونا چاہئے۔ اگر یہ احساس ہر مجلس میں پیدا ہوجائے تو آج ہم ہی ہیں جنہوں نے جماعت کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ تبھی آپ اپنی نسلوں کی بھی صحیح تربیت کرسکتی ہیں، اپنی بھی صحیح تربیت کرسکتی ہیں۔ بچیاں بھی اپنے آپ کو سنبھال کر احمدیت کے لئے پوری وفا اور اخلاص کے ساتھ ہر قربانی کے لئے تیار کرسکتی ہیں اور پیش کرسکتی ہیں۔ آپ کے بچے بھی اسی وقت اخلاص و وفا کے ساتھ ہر قربانی پیش کرنے والے ہوں گے جب ہر سطح پر آپ لوگوں میں احساس پیدا ہوجائے گا۔ آپ جو یہاں میرے سامنے ناصرات سمیت اڑھائی ہزار بیٹھی ہیں، یہ لجنہ یوکے کی ٹوٹل تعداد تو نہیں۔ لندن کے قریبی علاقے سے زیادہ لجنات ہیں، باقی کافی مجالس کی قریباً نمائندگی ہے۔ اس کا مطلب ہے آپ میں سے اکثریت اُن کی ہے جن کو دین سے لگاؤ ہے۔ جن کو اس بات کی ہر وقت تڑپ رہتی ہے کہ ہم جمع ہوں اور دین کی باتیں سنیں۔ اجتماعات پر جائیں۔ جلسوں پر جائیں۔ آپ سب لوگوں کا کردار بہت اہم ہے۔ آپ جو یہاں بیٹھی ہیں یہ سب اپنی اپنی مجالس کے عہدیداران سے بھی اور مرکزی عہدیداران سے بھی اپنے تعاون میں مثالی بن جائیں تبھی ہر مجلس مثالی بنتی چلی جائے گی اور آپ کا کام آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اور استحکامِ دین کی جو کوشش، جو کام ہمارے سپرد ہوا ہے وہ آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پہلے سے بڑھ کر آپ قربانی کے ساتھ کام کرنے والی ہوں، اپنی تربیت کی طرف توجہ دینے والی ہوں، اللہ تعالیٰ سے لَو لگانے والی ہوں، اپنی نسلوں کو سنبھالنے والی ہوں۔

اب دعا کرلیں۔

☆......☆......☆

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2016ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر 202)

پاکستان میں ممبران جماعت احمدیہ کو شدّت پسند طبقہ کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ ایک عرصہ سے جاری رہنے والی اس مخالفت نے عوام الناس کو بھی متاثر کر چھوڑا ہے۔ چنانچہ پاکستان بھر میں احمدیوں کے ساتھ تیسرے درجے کے شہریوں والا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اور ان پر ہر قسم کا ظلم کرنا، ان کے اموال کو لوٹنا اور انہیں تکالیف پہنچانا عین 'اسلامی' کام سمجھا جانے لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ وطنِ عزیز میں بسنے والے احمدیوں کو ہر آن اپنی حفاظت میں رکھے اور شرّ پسند عناصر کا عبرت ناک انجام کرے۔ آمین

ذیل میں پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ہونے والے مظالم رمخالفت کے واقعات میں سے کچھ خلاصۃً پیش کیے جاتے ہیں۔

بعض مقدّمات پر اَپ ڈیٹ

ربوہ؛ پاکستان میں بعض معصوم احمدیوں کے خلاف قائم کیے جانے والے بعض مقدمات کی اَپ ڈیٹ یہاں تحریر ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ان مقدمات کے پسِ منظر کو بھی کسی حد تک قارئین کی سہولت کے لئے درج کیا جا رہا ہے۔ یہاں ان رپورٹس کو اس لئے درج کیا جا رہا ہے تا کہ قارئین کے علم میں یہ بات لائی جاسکے کہ کس طرح پاکستان کی عدالتوں میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف قائم کئے جانے والے مقدّمات پر کارروائی کی جاتی ہے اور احمدی اسیران کس قدر سخت حالات میں اپنے پیاروں سے دور رہتے ہوئے اپنے اوپر غلط طور پر قائم کئے جانے والے مقدّمات کے فیصلوں یا اپنی طرف سے دائر کی جانے والی ضمانت کی درخواستوں یا اپیلوں کے نتائج کے منتظر ہیں۔

مقدّمہ نمبر 1

16/اپریل 2014ء کو مجلس انصار اللہ پاکستان کے ترجمان رسالہ ماہنامہ انصار اللہ کے پرنٹر و پبلشر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کے خلاف لاہور کے علاقہ ملّت ٹاؤن کے تھانہ میں جھوٹے طور پر ایک مقدّمہ کا اندراج کروایا گیا۔ 30/مارچ 2015ء کو انہیں 'توہینِ رسالت' یعنی زیرِ تعزیراتِ پاکستان دفعہ 295-A اور 'امتناعِ قادیانیت آرڈیننس' یعنی زیرِ تعزیراتِ پاکستان دفعہ 298-C کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد ہائیکورٹ کے ایک جج نے کمرۂ عدالت میں ان کی ضمانت قبول کرنے کا عندیہ دے کر بعد ازاں اپنے ہی کئے جانے والے فیصلہ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ بعد ازاں لاہور ہائی کورٹ کے ججز پر مشتمل ایک دو رکنی بنچ نے ان کی ضمانت لینے سے انکار کرتے ہوئے انسدادِ دہشت گردی کی دفعہ 8-W کو بھی ان کی چارج شیٹ میں داخل کر دیا اور یہ فیصلہ سنایا کہ ان کے مقدمہ کی سماعت اب انسدادِ دہشتگردی کی عدالت میں ہوگی۔

طاہر مہدی اب تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ ان کی رہائی کے لئے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی گئی تھی جو کہ مسترد کی جا چکی ہے۔ ان کا مقدمہ اب انسدادِ دہشت گردی کی عدالت میں چلایا جا رہا ہے اور اب صورتحال کچھ اس طرح پر ہے کہ اس عدالت کے جج نے فیصلہ دے دیا ہے کہ ان کے مقدّمہ میں 'توہینِ رسالت' کی مزید خطرناک دفعات 295-C اور 295-B بھی شامل کر دی جائیں جن کے لاگو کئے جانے پر دی جانے والی سزا موت یا عمر قید سے کم نہیں۔

صورتحال کچھ اس طرح ہے کہ اپنے گھر کی کفالت کرنے والے طاہر مہدی کے خلاف جو کہ اپنے حلقۂ احباب میں صحافت اور پرنٹنگ کے شعبہ میں علم اور تجربہ کے لحاظ سے ایک نام رکھتے ہیں ملّاں نے جھوٹے اور غلط طریق پر ایک مقدّمہ قائم کروا دیا جس کی وجہ سے وہ بیس ماہ کے عرصہ سے اسیر ہیں۔ یہ بات بھی انتہائی افسوس کے ساتھ درج کرنا پڑ رہی ہے کہ اس موقعہ پر پولیس احمدیوں کے خلاف مقدّمات قائم کرنے میں ملّاں کی پوری پوری معاونت کرتی نظر آتی ہے۔ اور عدالتِ عالیہ کو بھی اغلبًا ایک معصوم 'احمدی' کو انصاف دلانے کی کوئی جلدی نہیں!

مقدّمہ نمبر 2

پنجاب کے انسدادِ دہشت گردی کے ادارہ (کاؤنٹر ٹیررزم ڈیپارٹمنٹ) کے اہلکاروں نے ایلیٹ فورس کی نفری کے ساتھ مل کر 2/دسمبر 2015ء کے روز ربوہ کے گولبازار میں واقع شکور بھائی کے بکڈپو پر چھاپہ مار کر انہیں اور ان کے شیعہ ملازم مظہر عبّاس کو گرفتار کر لیا۔ شکور بھائی کی اس دکان پر احمدیہ لٹریچر فروخت ہوتا تھا۔

بعد ازاں انسدادِ دہشت گردی کی عدالت میں ان پر مقدّمہ چلایا گیا اور چند ہی روز میں عبدالشکور المعروف شکور بھائی اور مظہر عباس کو پانچ پانچ سال قید بامشقّت کی سزا سنا دی گئی۔ جبکہ شکور بھائی کو جن کی عمر اسّی سال سے زائد ہے امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کے تحت مزید تین سال کی سزا کا بھی 'مستحق' قرار دیا گیا۔

اسّی سال سے زائد عمر کے عبدالشکور جماعتِ احمدیہ کی طرف سے شائع کی جانے والی کتب کو فروخت کرنے کا کاروبار کرتے ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے سلسلہ اور علمائے کرام کی یہ وہی کتب ہیں جن پر ایک صدی کے قریب عرصہ سے یہ الزام لگایا جاتا رہا ہے کہ ان میں 'جہاد' (بالسیف) کو منسوخ قرار دے دیا گیا ہے۔ گزشتہ سال ملّاں کے ایماء پر کاؤنٹر ٹیررزم ڈیپارٹمنٹ کے اہلکاروں نے اسلام کی امن پسند عالمگیر تعلیمات کو عام کرنے والی ان کتب کے رکھنے پر عبدالشکور کو گرفتار کرنے کے احکامات جاری کئے، جبکہ ان کے ساتھ شیعہ مسلک سے تعلق رکھنے والے ایک غیر احمدی مسلمان کو بھی گرفتار کیا گیا۔ اس سے بھی یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ اس دوکان سے اسلام یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا مواد رکھنے والا کوئی بھی مواد برآمد نہیں ہو سکا۔ اور ہوتا بھی کیسے! یہ ایک احمدی مسلمان کی دوکان تھی جس کو گھٹی سے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی غیرت اور ان سے وفا اور محبت کا درس دیا جاتا ہے۔

مقدمہ نمبر 3

بھوئیوال ضلع شیخوپورہ کے رہائشی چار احمدیوں خلیل احمد، غلام احمد، احسان احمد اور مبشر احمد کے خلاف تھانہ شرقپور میں تعزیراتِ پاکستان دفعات 295-A، 337-2 اور 427 کے تحت 13/مئی 2014ء کے دن جھوٹے طور پر ایک مقدمہ قائم کیا گیا۔ 16/مئی کے روز خلیل احمد کو مدرسّہ کے ایک شقی القلب طالبعلم نے پولیس کی 'حراست' میں گولی مار کر حوالات میں ہی شہید کر دیا تھا۔ دیگر تین احمدیوں کو 18/جولائی 2014ء کے روز گرفتار کر لیا گیا تھا جو کہ اب تک اسیرانِ راہِ مولیٰ ہی ہیں۔

ان احباب پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے ایک مخالفِ احمدیت پوسٹر پھاڑ کر توہینِ رسالت کی ہے۔ حالات کچھ اس طرح سے ہیں کہ ان لوگوں کو گرفتار ہوئے دو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے لیکن بعض اوقات مقدمہ کی تاریخ پر عدالت کی طرف سے کوئی کارروائی ہوئے بغیر اگلی تاریخ دے دی جاتی ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ انصاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے معصوم احمدیوں کو تکالیف دی جا رہی ہیں۔

مقدمہ نمبر 4

20/نومبر 2015ء کے روز جہلم میں قمر احمد کے خلاف تعزیراتِ پاکستان دفعہ 295-B کے تحت قرآنِ کریم کی بے حرمتی کا جھوٹا الزام لگا کر مقدمہ قائم کیا گیا اور انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ شرّ پسند عناصر نے ان کی گرفتاری کے بعد ایک احمدی کی ملکیتی فیکٹری اور اس میں موجود گھروں پر حملہ کر کے انہیں لوٹا اور پھر انہیں نذرِ آتش کر دیا۔ جن لوگوں نے اُس فیکٹری اور جماعتِ احمدیہ کی مسجد پر حملہ کیا تھا انہیں تو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے جبکہ قمر احمد ابھی تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔

جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے احمدیوں کے خلاف قائم ہونے والے مقدّمات میں کوشش کی جاتی ہے کہ تاریخوں پر تاریخیں ڈال کر ان کی تکلیف میں اضافہ کیا جائے اور جس حد تک ممکن ہو سکے احمدی ہونے کی پاداش میں انہیں سلاخوں کے پیچھے رکھا جائے۔ 18/جولائی کو قمر احمد کے مقدمہ کی تاریخ تھی لیکن کسی قسم کی کوئی بھی کارروائی کئے بغیر عدالتِ عالیہ نے 13/اگست کی تاریخ دے دی۔

ایک احمدی کے لئے ناممکن ہے کہ وہ قرآنِ کریم کی گستاخی کا سوچ بھی سکے۔ قمر احمد اپنے خلاف لگائے جانے والے اس افسوسناک الزام میں معصوم ہیں۔ اس کے باوجود دس ماہ سے قید ہیں۔

احمدیوں کو ایک احمدی کی تدفین کی اجازت نہ دی گئی

لاہور: 11/جولائی 2016ء کو ایک احمدی نور المصطفیٰ حادثہ میں انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی فیملی اور ملّاں نے احمدیوں کو انہیں دفن کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

نور المصطفیٰ نے اپنی اہلیہ اور بچوں کے ہمراہ نو سال قبل احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ ان کے بھائی اس امر کو اچھی طرح جانتے تھے۔ آپ ایک اسکول چلاتے تھے اور آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی ہونے کے ناطہ بصورتِ وفات بہشتی مقبرہ میں تدفین کی اہلیت رکھتے تھے۔

ان کی وفات کے بعد جماعتِ احمدیہ کے نمائندگان نے جب ان کے گھر والوں سے ملاقات کی تو ان کی اہلیہ نے کہا کہ نور المصطفیٰ مرحوم کی وصیّت کے مطابق انہیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپردِ خاک کیا جائے۔ جبکہ ان کے بھائیوں نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اس پر غیر احمدیوں کا ایک گروہ مرحوم کے بھائیوں کے مطالبہ کے حق میں گھر کے باہر آ کھڑا ہوا۔ احمدیوں کے وفد نے صورتحال کی پیچیدگی کو دیکھتے ہوئے نائب امیر جماعت احمدیہ سے رابطہ کر کے رہنمائی لی جس پر انہوں نے کہا کہ چونکہ احمدی کسی فتنہ وفساد میں نہیں پڑتے اس لئے بہتر ہے کہ آپ مرحوم کے غیر احمدی اعزّہ کو اپنی مرضی کے ساتھ تدفین وغیرہ کے انتظامات کر لینے دیں۔

فرقہ واریت کو ہوا دینے والا 'سپیشل کورس'

چنیوٹ: پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ کی جانب سے ملنے والے ٹکٹ پر پنجاب اسمبلی کی ممبرشپ حاصل کرنے والے ملّاں الیاس چنیوٹی کے زیرِ سرپرستی چلنے والے ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ کی جانب سے 'روزنامہ اسلام' کے شمارہ 18/جولائی 2016ء میں تحفّظِ ختمِ نبوّت کے لئے شروع کیے جانے والے ایک کورس کا اشتہار شائع کیا گیا۔

یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ یہ ختمِ نبوّت سے تعلّق رکھنے والے ملّاں ہی ہیں جو علی الاعلان اپنی تقاریر میں کہتے ہیں کہ احمدی واجب القتل ہیں۔ یہ لوگ فرقہ واریت کو ہوا دینے اور شدّت پسندی کی ترغیب دینے والے ہیں۔ ماضی میں یہ بات بھی ریکارڈ پر لائی جا چکی ہے کہ انہیں کے بعض جلسوں میں نوجوانوں کو احمدیوں کے خلاف ایکشن لینے کے لئے تربیت کی دعوت دی جاتی رہی اور انہیں باقاعدہ ریکروٹ کیا گیا۔

دہشت گردی اور شدّت پسندی کا جِن ایک جانب پاکستان کو ہر طرف سے نقصان پہنچا رہا ہے اور حکومتِ وقت بظاہر اس پر قابو پانے کے لئے ایک 'نیشنل ایکشن پلان' کا اعلان بھی کر چکی ہے۔ لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ معصوم اور امن پسند احمدیوں کے خلاف انسدادِ دہشت گردی کی عدالتوں میں کیس چلا کر دنوں میں انہیں سزا بھی دے دی جاتی ہے جبکہ ممبرانِ اسمبلی کے آشیرباد کے نیچے علی الاعلان احمدیوں کو واجب القتل قرار دینے والوں اور نوجوانوں میں نفرت کے جذبات بھڑکانے والوں کے خلاف انتظامیہ خاموش نظر آتی ہے۔

(باقی آئندہ)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم عزیز اللہ محمود معین الدین صاحب

جماعت احمدیہ امریکہ کے انگریزی ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ میں محترم عزیز اللہ معین الدین صاحب کا ذکرخیر مکرمہ عائشہ معین الدین صاحبہ کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

محترم عزیز اللہ محمود صاحب پٹنہ (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔قریباً دس سال کی عمر میں آپ والدہ کی شفقت سے محروم ہوئے تاہم والدہ نے آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایسا بیج بودیا تھا جو بعد میں پھلتا پھولتا رہا۔اپنے خاندان میں مختلف گھروں میں پرورش پاتے ہوئے آپ ہجرت کر کے پاکستان آگئے۔ یہاں 14 سال کی عمر میں پاکستان فضائیہ کا ایک سکالرشپ حاصل کیا اور بہت چھوٹی عمر میں مزید تعلیم کے لئے برطانیہ آنے کا موقع مل گیا۔ یہاں کے اجنبی ماحول اور ثقافت میں آپ کو بہت محنت سے اپنی زندگی کو پروان چڑھانا پڑا۔اس کے ساتھ ساتھ آپ کی خداتعالیٰ اور قرآن کریم سے محبت میں بھی عملاً اضافہ ہوتا چلا گیا۔لندن میں قیام کے دوران صرف 17 سال کی عمر میں آپ نے احمدیت قبول کرلی اور اس کے نتیجہ میں خاندانی مخالفت کا صبرواستقامت سے مقابلہ کیا۔ بعدازاں آپ کے بڑے بھائی بھی احمدی ہوگئے۔

محترم عزیز اللہ صاحب نے لمبا عرصہ ایک فضائی کمپنی میں ملازمت کی۔آپ سیروسیاحت کرتے ہوئے قدرت کے نظاروں کو دیکھ کر خالقِ حقیقی کو یاد کرنے کا لطف اٹھاتے تھے۔گھر میں بھی باغبانی کرتے اور بچوں کے ساتھ مختلف کھیل کھیلتے۔ بہت شفیق انسان تھے۔آپ کی شادی 36 سال کی عمر میں ہوئی جب آپ سعودی عرب میں ملازم تھے۔لیکن صرف تین سال بعد 1976ء میں احمدیوں کے لئے وہاں کے حالات ناموافق ہوجانے کے بعد آپ اپنی فیملی کو لے کر امریکہ (فلوریڈا) منتقل ہوگئے۔آپ کو میامی جماعت کا پہلا صدر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ دس سال تک آپ یہ خدمت بجالاتے رہے۔

عمر کے آخری سالوں میں آپ یادداشت ختم کرنے والی بیماری الزائمر (Alzheimer) کا شکار ہوگئے۔تاہم جب یادداشت بہت زیادہ خراب ہوچکی تھی تب بھی حیرت انگیز بات یہ تھی کہ آپ کو قرآن کریم کے لمبے حصے یاد تھے اور آپ انہیں دہرایا کرتے تھے۔

محترم سیّد مقبول شاہ خلیل صاحب

جماعت احمدیہ امریکہ کے انگریزی ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ میں محترم سیّد مقبول شاہ خلیل صاحب کا ذکرخیر اُن کے دو بیٹوں مکرم صابر احمد خلیل صاحب اور مکرم محمد اقبال ولی اللہ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

محترم سیّد مقبول شاہ خلیل صاحب 1916ء میں پشاور کے ایک قریبی گاؤں میں پیدا ہوئے۔آپ نے بڑی محنت سے ابتدائی تعلیم کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے گریجوایشن کی اور پھر ملازمت کے دوران پشاور یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری بھی لی۔آپ نے جنگ عظیم دوم کے دوران فوج میں شمولیت اختیار کرلی اور ایران، عراق اور مصر میں خدمات بجالائے۔فوج سے فراغت کے بعد آپ سول سروسز کے تحت ایک نیم فوجی ادارہ سے وابستہ ہوئے اور سینئر سپرنٹنڈنٹ کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ آپ کا احمدیت سے تعارف 13 سال کی عمر میں اُس وقت ہوا جب آپ کے اسلامیات کے استاد نے احمدیت کے بارہ میں منفی باتیں بیان کیں۔تاہم آپ نے اپنی تحقیق شروع کی اور ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کا مطالعہ کرنے کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے دست مبارک پر بیعت کرلی۔آپ تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین میں شامل تھے۔

قبول احمدیت کے بعد آپ کو اپنے خاندان کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔تاہم آپ کے اخلاق کی وجہ سے بعد میں یہی مخالفین آپ کے معترف بنتے چلے گئے کیونکہ آپ اپنے خاندان میں ایمانداری اور شرافت کا بہترین نمونہ تھے۔تبلیغ کرنے کا کوئی موقع ضائع نہ کرتے اور روزانہ رات کو عشاء کی نماز کے بعد اپنے حجرہ میں تبلیغی نشست کا انعقاد کرتے۔

محترم سیّد مقبول شاہ صاحب کو مقبول دعاؤں کی توفیق ملتی تھی۔ ایک بار آپ کے ایک بریگیڈیئر نے تبلیغ کرنے کے جرم میں آپ کو فوری طور پر طلب کیا۔ دراصل آپ کی ایمانداری کی وجہ سے بدعنوان ساتھیوں نے آپ کو راستہ سے ہٹانے کے لئے یہ شکایت کی تھی کہ آپ انہیں احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جب بریگیڈیئر نے آپ کو فوری طلبی کا نوٹس بھیجا تو آپ اُس وقت رخصت پر تھے اور اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے۔آپ نے کہا کہ رخصت ختم ہوکر ہی وہ بریگیڈیئر سے مل سکتے ہیں۔ اس پر پیغام لانے والے افسر نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح تو شاید آپ اپنی ملازمت سے محروم ہوجائیں۔لیکن آپ اپنی بات پر قائم رہے۔بعد میں علم ہوا کہ مذکورہ بریگیڈیئر کو GHQ کی طرف سے مشرقی پاکستان جانے کا فوری حکم ملا۔بعدازاں وہ بھارت کی قید میں چلا گیا اور چند سال بعد اُس کو رہائی ملی۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے محترم شاہ صاحب کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھا۔

محترم شاہ صاحب کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ یوں ہے کہ ایک روز جب آپ کام سے گھر پہنچے تو علم ہوا کہ آپ کی والدہ محترمہ (جن کی عمر اُس وقت 85 سال تھی) جان کنی کے عالم میں ہیں اور اُن کی تدفین وغیرہ کے انتظامات بھی شروع کئے جاچکے ہیں۔آپ نے یہ دیکھتے ہی فوراً جائے نماز بچھائی اور سجدہ میں گر گئے۔ کچھ دیر کے بعد سر اٹھایا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مزید چھ سال زندگی بڑھادی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔مریضہ کی حالت سنبھل گئی اور پھر 91 سال کی عمر میں اُن کی وفات ہوئی۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ میری زندگی میں اُن کی قبولیتِ دعا کے کئی واقعات میں سے ایک یہ ہے کہ جب تعلیم مکمل کرنے کے بعد مَیں نے ایک بینک میں مناسب ملازمت کے حصول کے لئے درخواست دی تو کئی امتحانات اور انٹرویوز سے گزرنے کے بعد ابھی مَیں بینک کے جواب کا انتظار کر رہا تھا کہ میرے والد نے دعا کر کے بتایا کہ انہوں نے بینک کی عمارت میں ساتویں منزل کے ایک کمرہ میں میرا نام اُسی عہدہ کے لئے لکھا ہوا دیکھا ہے جس کے لئے مَیں نے اپلائی کیا تھا۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ وہ افسر جس نے میری ملازمت کا فیصلہ کیا اُس کا دفتر ساتویں منزل پر ہے۔

محترم شاہ صاحب کے ایک دوسرے بیٹے نے امریکہ کے امیگرینٹ ویزا کے لئے درخواست دی تو شاہ صاحب نے دعا کے بعد بتایا کہ آپ نے خواب میں دیکھا ہے کہ اُسے ویزا دے دیا گیا ہے۔لیکن جب انٹرویو کے بعد سفارتخانہ میں بیٹے کو بتایا گیا کہ اُس کی درخواست ردّ کردی گئی ہے تو وہ بہت مایوس ہوا۔تاہم اُس نے قونصلر آفیسر سے ملنے کی درخواست کی جو منظور کرلی گئی۔ مذکورہ آفیسر نے میٹنگ کے دوران مطمئن ہونے کے بعد انٹرویو آفیسر کے فیصلہ کو ختم کر کے ویزا جاری کردیا۔

محترم سیّد مقبول شاہ خلیل صاحب کا اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق تھا جس کا اظہار اُن کی زندگی کے ہر پہلو سے ہوتا تھا۔آپ کی وفات 8/اکتوبر 1972ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے اُس وقت ہوئی جب آپ نماز فجر کے دوران سجدہ کی حالت میں تھے۔آپ کی اہلیہ محترمہ سلطانہ بیگم صاحبہ بھی بہت خداخوفی رکھنے والی خاتون تھیں۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔

صغیرہ گناہ، کبیرہ کس طرح بنتے ہیں؟

حضرت امام غزالیؒ کی تصنیف ’’احیائے علوم‘‘ میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر انسان خطا کا پُتلا ہے اور لغزش کا ارتکاب ہونے کے بعد دعا کا محتاج ہے۔کئی علماء نے گناہوں کو صغیرہ اور کبیرہ میں تقسیم کیا ہے۔مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کے ایک مضمون میں اُن اسباب پر روشنی ڈالی گئی ہے جن کے نتیجہ میں صغیرہ گناہ، کبیرہ میں بدل جاتے ہیں۔یعنی ہماری کم علمی یا غفلت سے کس طرح ہمارے صغیرہ گناہ کبیرہ بن سکتے ہیں۔ یہ مضمون جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ’’النور‘‘ نومبر و دسمبر 2011ء میں شامل اشاعت ہے۔

اس حوالہ سے پہلا سبب یہ بیان ہوا ہے کوئی شخص گناہ پر ڈٹ جائے اور اُسے بار بار کرے۔ دراصل کسی بھی گناہ کے بار بار کرنے کا مطلب یہی ہے کہ دل سے گناہ کا خوف ختم ہوگیا ہے اور اس طرح مزید بڑے گناہ کی طرف جانا آسان ہوتا جاتا ہے۔

صغیرہ گناہ کے کبیرہ بن جانے کا دوسرا سبب کسی گناہ کو معمولی اور چھوٹا سمجھنا ہے۔ جب انسان کسی گناہ کو چھوٹا سمجھتا ہے تو وہ گناہ اللہ تعالیٰ کے حضور بڑا ہوجاتا ہے۔اور جب انسان کسی گناہ کو بڑا سمجھ کر پشیمان ہوتا اور معافی مانگتا ہے تو وہ گناہ اللہ تعالیٰ کے حضور چھوٹا ہوجاتا ہے۔حدیث شریف میں بھی ہے کہ مومن اپنے گناہ کو پہاڑ کی طرح دیکھتا ہے جس کا اوپر گرنے کا ڈر ہو جبکہ منافق اپنے گناہ کو مکھی کی طرح دیکھتا ہے جو اُس کی ناک پر سے گزرتی ہے تو وہ اُسے اُڑا دیتا ہے۔ چنانچہ اسی اعتبار سے بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ دراصل صغیرہ گناہ کا وجود ہی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخالفت گناہِ کبیرہ ہے۔

کسی صغیرہ گناہ کے کبیرہ بننے کا تیسرا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اگر کسی کے گناہ کی پردہ پوشی فرمائی ہے اور اُسے ڈھیل دی ہے تو وہ اس گناہ کو معمولی سمجھ کر گناہوں پر دلیر ہوجائے اور یہ سمجھنے لگے کہ ان گناہوں پر اس کا قادر ہونا اللہ تعالیٰ کی اُس پر عنایت ہے۔

اس کا چوتھا سبب یہ ہے کہ انسان گناہ کر کے اُسے ظاہر کرے یعنی اللہ تعالیٰ نے اُس کے گناہ پر اپنی بُردباری کی وجہ سے جو پردہ ڈالا تھا یہ اس پردے کو اٹھادے اور دوسروں کو اپنے اس فعل پر گواہ بنائے۔حدیث شریف میں ہے کہ تمام لوگوں کے لئے معافی ہے لیکن گناہ ظاہر کرنے والوں کے لئے نہیں۔

یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور نعمتوں میں سے خوبصورت چیزوں کو ظاہر کرنا اور بری چیزوں کو چھپانا بھی ہے۔ پس گناہ کا اظہار اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری ہے۔جب انسان کسی گناہ پر خوشی اور فخر کا اظہار کرتا ہے تو وہ کبیرہ ہوجاتا ہے۔

صغیرہ گناہ کے کبیرہ ہونے کا پانچواں سبب یہ ہے کہ گناہ کرنے والا عالم ہو اور لوگ اس کی اقتدا کرتے ہوں۔ عالم کی لغزش کشتی کے ٹوٹنے کی طرح ہے وہ خود بھی ڈوبتی ہے اور اُس میں سوار بھی ڈوبتے ہیں۔اسی لئے کہا جاتا ہے کہ عالم کے پھسلنے سے ایک عالَم پھسل جاتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ عالم کے لئے خرابی اس کے اتباع کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس سے کوئی لغزش ہوجاتی ہے، پھر وہ اس سے رجوع بھی کرلیتا ہے لیکن لوگ اس کام کو کرنے لگتے ہیں اور زمانے بھر میں پھیلا دیتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ جس نے کوئی بُرا طریق جاری کیا اس پر اس کا گناہ ہوگا اور اُن لوگوں کا بھی جو اس پر عمل کریں گے۔

پس علماء کے لئے جہاں گناہ کی سزا زیادہ ہے وہاں اگر وہ شریعت کے مطابق چلیں تو ثواب بھی عام لوگوں سے زیادہ ہوگا۔

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ’’النور‘‘ مارچ 2011ء میں مکرم مرزا محمد افضل صاحب کا نعتیہ کلام شامل اشاعت ہے۔اس نعت میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہم نے ہر گل کا بانکپن دیکھا
کوئی تجھ سا نہ خوش بدن دیکھا
میرے غم کو جو ڈھانپ سکتا ہے
ایک تیرا ہی پیرہن دیکھا
خود کو تیری تلاش میں کھو کر
تجھ کو خود میں اے جانِ مَن دیکھا
تیرا ہر لفظ زندگی بخشے
کوئی تجھ سا نہ ہم سخن دیکھا

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ’’النور‘‘ مارچ 2011ء میں مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

میرے محبوب سے آتی ہے خدا کی خوشبو
اُس کے ہونٹوں پہ سدا حمد و ثنا کی خوشبو
اس کے ہر قول میں شاہِ دوسراؐ کا لہجہ
اس کے ہر فعل میں ہے صدق و صفا کی خوشبو
بولتا ہے یہ کوئی اور زباں سے اُس کی
اس سے مخصوص ہے اک طرزِ ادا کی خوشبو
جلوۂ یارِ نہاں سامنے آ جاتا ہے
پھیل جاتی ہے فضاؤں میں دعا کی خوشبو
وہ ہے ایک پیکرِ انوارِ سماوی جس کے
نقشِ پا عام لُٹاتے ہیں ہُدیٰ کی خوشبو
اپنی تائید سے نصرت کی چلائی ہے ہوا
ہر طرف دنیا میں پھیلائی وفا کی خوشبو

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
December 09, 2016 – December 15, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday December 09, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars Majmooa Ishteharaat
01:00	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 71.
01:20	Peace Conference: Recorded on March 20, 2010.
02:55	Spanish Service
03:40	Pushto Service
03:55	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Al-Maidah, verses 40 - 51 Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 68, rec. July 12, 1995.
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 324.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 72.
07:05	York University Address: Rec. October 28, 2016.
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on December 03, 2016.
10:00	Indonesian Service
11:00	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35	Tilawat: Surah Al Maa'idah verses 107-115.
11:50	Islami Mahino Ka Ta'aruf
12:30	Live Transmission From Baitul Futuh
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Transmission From Baitul Futuh
14:35	Shotter Shondane: Recorded on June 02, 2013.
15:45	In His Own Words
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	York University Address [R]
19:30	In His Own Words [R]
20:20	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday December 10, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
01:05	York University Address
02:10	Friday Sermon
03:30	Deeni-o-Fiqahi Masail
04:15	In His Own Words
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 325.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 10.
07:05	Jalsa Salana Germany Address From Ladies Jalsa Gah: Recorded on June 25, 2011.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 42.
09:00	Question And Answer Session: A question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on December 08, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on December 09, 2016.
12:15	Tilawat: Surah Al-Kahf, verses 36-50.
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Hamara Aaqa
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Germany Address From Ladies Jalsa Gah [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 184.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:30	Story Time [R]
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday December 11, 2016

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:35	In His Own Words
01:05	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Germany Address From Ladies Jalsa
02:50	Friday Sermon
04:00	Hamara Aaqa
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 326.
06:00	Tilawat
06:10	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:40	Khuddam Student Class Germany: Recorded on May 30, 2015.
08:05	Faith Matters: Programme no. 184.
09:10	Question And Answer Session
10:00	Indonesian service
11:00	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on June 26, 2015.
12:00	Tilawat: Surah Al-Kahf, verses 51-75.
12:15	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:35	Yassarnal Quran [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 9, 2016.
14:10	Shotter Shondhane: Recorded on June 02, 2013.
15:10	Khuddam Student Class Germany [R]
16:30	Quranic Archaeology
17:00	Kids Time: Programme no. 43.
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:25	Ashab-e-Ahmad
18:55	Shama'il-e-Nabwi
19:30	Live Beacon Of Truth
20:20	Khuddam Student Class Germany [R]
21:45	Friday Sermon [R]
23:00	Question And Answer Session [R]

Monday December 12, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55	Yassarnal Quran
01:25	Khuddam Student Class Germany
03:00	Ashab-e-Ahmad
03:30	Friday Sermon
04:50	In His Own Words
05:20	Liqa Ma'al Arab: Session no. 329.
06:00	Tilawat
06:20	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 10.
07:00	Jalsa Salana Germany Address To Tabligh Seminar: Recorded on June 26, 2010.
08:00	International Jama'at News
08:35	Introduction To The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw)
08:50	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on December 29, 1997.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on July 15, 2016.
11:15	Quran and Science
12:00	Tilawat: Surah Al-Kahf, verses 76-95.
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. January 21, 2011.
14:05	Bangla Shomprochar
15:05	Quran and Science [R]
15:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:00	Rah-e-Huda: Recorded on December 10, 2016.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Germany Address To Tabligh Seminar [R]
19:00	Aao Urdu Seekhein
19:30	Somali Service
20:05	Introduction To The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:00	Friday Sermon [R]
23:15	Quran and Science [R]

Tuesday December 13, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars-e-Hadith
00:40	Al-Tarteel
01:05	Introduction To The Life Of Holy Prophet Muhammad
01:20	Jalsa Salana Germany Address To Tabligh Seminar
02:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
02:30	Kids Time
03:00	Friday Sermon
04:05	Aao Urdu Seekhein
04:25	In His Own Words
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 333.
06:00	Tilawat
06:10	Darse Majmooa Ishtihirat
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 73.
07:00	Huzoor's Mulaqat With Students: Recorded on May 30, 2015.
08:25	Philosophy Of The Teachings Of Islam
08:45	Aadaab-e-Zindagi
09:20	Question & Answer Session
10:10	Indonesian Service
11:10	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on October 28, 2016.
12:15	Tilawat: Surah Al-Kahf, verses 96-111.
12:25	Dars-e-Majmooa Ishteharaat
12:55	Yassarnal Quran [R]
13:15	Faith Matters: Programme no. 185.
14:15	Bangla Shomprochar
15:15	Spanish Service
16:05	Philosophy Of The Teachings Of Islam
16:35	Noor-e-Mustafwi
16:50	Adaab-e-Zindagi [R]
17:30	Yassarnal Quran [R]
17:55	World News
18:15	Huzoor's Mulaqat With Students [R]
19:40	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on October 28, 2016.
20:45	The Bigger Picture
21:30	Australian Service
22:00	Faith Matters [R]
23:00	Question And Answer Session
23:55	World News

Wednesday December 14, 2016

00:15	Tilawat
00:25	Dars Majmooa Ishteharaat
00:55	Yassarnal Qur'an
01:15	Huzoor's Mulaqat With Students
02:35	Braheen -e- Ahmadiyya
03:50	Philosophy Of The Teachings Of Islam
04:10	Noor-e-Mustafwi
04:25	Australian Service
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 239.
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 10.
07:00	Jalsa Salana Germany Concluding Address: Rec. June 26, 2011.
08:00	The Bigger Picture: Rec. June 07, 2016.
08:45	Urdu Question And Answer Session: Recorded on December 08, 1996.
09:45	Indonesian Service
10:50	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on December 09, 2016.
12:00	Tilawat: Surah Maryam, verses 1-27.
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain [R]
12:35	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 3, 2010.
13:55	Bangla Shomprochar
15:00	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:35	Kids Time: Prog. no. 43.
16:05	Quiz Roohani Khazaa'in
16:30	Faith Matters: Programme no. 183.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Germany Concluding Address [R]
19:20	French Service
19:55	Shan-e-Muhammad (saw)
20:30	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:05	Kids Time [R]
21:35	Quiz Roohani Khazaa'in [R]
22:00	Friday Sermon [R]
22:55	Intikhab-e-Sukhan: Rec. December 10, 2016.

Thursday December 15, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain
00:55	Al-Tarteel
01:20	Jalsa Salana Germany Concluding Address
02:20	Deeni-o-Fiqahi Masail
02:55	Shan-e-Muhammad (saw)
03:25	In His Own Words
03:55	Faith Matters
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 333.
06:05	Tilawat
06:20	Dars Majmooa Ishteharaat
06:45	Yassarnal Quran: Lesson no. 73.
07:10	Waqf-e-Nau Ijtema Address: Recorded on February 26, 2011.
07:45	In His Own Words
08:35	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Al-Maaidah, verses 48 - 67 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Rec. July 13, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Japanese Service
12:00	Tilawat: Surah Maryam, verses 28-55.
12:10	Dars Majmooa Ishteharaat
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Beacon Of Truth: Rec. December 11, 2016.
13:50	Friday Sermon: Recorded on December 09, 2016.
15:00	Introduction To The Life Of Holy Prophet Muhammad
15:15	Hijrat
15:50	Persian Service
16:15	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:20	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Waqf-e-Nau Ijtema Address [R]
19:20	Faith Matters
20:25	Open Forum [R]
21:00	Hijrat [R]
21:35	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:50	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 | Friday 09 December , 2016 | Issue No. 50

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

خطبہ جمعہ۔ واقفاتِ نَو بچیوں اور واقفینِ نَو بچوں کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد اور مجالس سوال و جواب

دارالحکومت آٹوا کے لئے روانگی۔ کنگسٹن میں مختصر قیام۔ آٹوا میں ورود مسعود اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ کی کینیڈین پارلیمنٹ ہل میں تشریف آوری

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

14/اکتوبر 2016ء بروز جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ''مسجد بیت الاسلام'' کے دونوں ہال میں مرد احباب کے لئے مخصوص کئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ مرد احباب کے لئے دو مارکیز بھی لگائی گئی تھیں۔

خواتین کے لئے طاہر ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ طاہر ہال کے علاوہ خواتین کے لئے بھی دو مارکیز لگائی گئی تھیں۔ یہ سبھی جگہیں نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ اور آج حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد 7050 تھی۔

خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بج کر تیس منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ گزشتہ ہفتہ منعقد ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ظاہر کرتے ہوئے اختتام کو پہنچا۔ اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو ہمیں توفیق دیتا ہے کہ ہم باوجود محدود وسائل کے دنیا میں ہر جگہ جلسے منعقد کرتے ہیں اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے عمومی طور پر انتظامات بھی اچھے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان تین دنوں میں خاص طور پر لگتا ہے ہر ڈیوٹی دینے والے کے دماغ سے دنیا داری کی سوچ بالکل غائب ہوگئی ہے۔ صرف جلسہ اور بے نفس ہو کر کام کرنا اکثریت کی سوچ ہوتی ہے۔ یہ کام حقیقت میں ایک خاموش تبلیغ ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہر شعبہ کے کارکنان نے اپنے اپنے شعبہ میں جو کام کئے ہیں ان کا افراد جماعت کو شکرگزار ہونا چاہئے۔ اسی طرح کارکنان کو بھی شکرگزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جلسہ سالانہ جہاں اپنوں کے لئے روحانی بہتری کے سامان پیدا کرتا ہے وہاں غیروں کے لئے بھی جماعتی تعارف اور تعلقات کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو پتا چلتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میری تو یہ کوشش ہوتی ہے کہ حالات حاضرہ پر بات ہو یا جماعت احمدیہ پر جس طرح بھی ہو اس کو کسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے جوڑوں تا کہ اسلام کی حقیقت ان لوگوں کو پتا چلے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ڈیوٹیاں دینے والے کارکنان سے تشکر کا اظہار فرمایا اور جلسہ میں شامل ہونے والے احمدی و غیر احمدی معزز مہمانوں کے تأثرات کا تذکرہ فرمایا۔

خطبہ کے آخر پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے** اخبارات، ٹی وی چینلز و دیگر سوشل میڈیا پر جلسہ سالانہ کینیڈا کی بھرپور کوریج کا تذکرہ فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجکر تیس منٹ تک جاری رہا۔

(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل 4 نومبر 2016ء میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ ''مسجد بیت الاسلام'' ٹورانٹو (Toronto) سے MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست Live نشر ہوا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

واقفاتِ نَو بچیوں کے ساتھ کلاس کا انعقاد

اس کے بعد پروگرام کے مطابق چھ بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لے آئے جہاں واقفاتِ نَو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ناجیہ حسن نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ سدرہ سعید نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ باسمہ ساجد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا عربی متن پیش کیا جس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ صدف مرزا نے پڑھا۔

حضرت شہر بن حوشبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امّ سلمہؓ سے پوچھا کہ اے امّ المومنین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کون سی دعا کرتے تھے۔ اس پر حضرت امّ سلمہؓ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے ''یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ'' کہ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

حضرت امّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے امّ سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے اس کو ثابت قدم رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔

بعدازاں عزیزہ آنسہ نصیر مرزا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پڑھا:

''میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے ہے اور جب انسان کی محبت خدا کے ساتھ اس درجہ تک پہنچ جائے کہ اس کا مرنا اور اس کا جینا اپنے لئے نہیں بلکہ خدا ہی کے لئے ہو جائے۔ تب خدا جو ہمیشہ پیار کرنے والوں کے ساتھ پیار کرتا آیا ہے اپنی محبت کو اس پر اتارتا ہے اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے انسان کے اندر ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کو دنیا نہیں پہچانتی اور نہ سمجھ سکتی ہے اور ہزاروں صدیقوں اور برگزیدوں کا اسی لئے خون ہوا کہ دنیا نے ان کو نہیں پہچانا۔ وہ اسی لئے مکّار اور خودغرض کہلائے کہ دنیا ان کے نورانی چہرہ کو دیکھ نہ سکی۔''

(روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 384)

اس کے بعد عزیزہ عدیلہ مظفر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ اسمارا کائنات، عزیزہ لبنیٰ سلیم، عزیزہ ودیعہ شہزادی اور عزیزہ سائرہ شفیق نے ''استقامتِ دین ایک واقفۂ نَو کا بنیادی وصف'' پر پریزینٹیشن دی۔

اس پریزینٹیشن کے بعد حضور انور نے فرمایا:

قرآن شریف کیا ہے آپ میں سے کوئی بتائے۔

ایک واقفۂ نَو نے بتایا کہ قرآن کریم اللہ کی کتاب ہے۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب کیوں بھیجی ہے؟ اس پر بچّی نے جواب دیا کہ ہمیں ہدایت دینے کے لئے۔

پھر حضور انور نے ایک حدیث بیان فرمائی کہ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اٹھنا بیٹھنا کیسا تھا۔

بچی نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی قرآن شریف ہی تھی۔ دوسری بچی نے جواب دیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا تھا کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب تھا کہ جو کچھ قرآن کریم میں ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، اعمال اور اٹھنا بیٹھنا تھا۔

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں